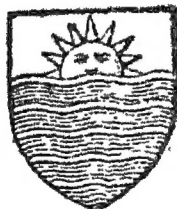


EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

PERSIAN SELECTIONS

۱۱۵
چراغ خرد

سید
محمد



RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

انحرافوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	تقدیر
۲	توڑن غنہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُٹھا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا +	رائد۔ جاں
۳	یا بے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ واہڑے کی لکھی گئی ہے +	کشتی
۴	یا بے معروف کے سوا باقی سب بے لمبی لکھی گئیں +	ملے۔ گئے۔ جائے۔ اڈنے۔
۵	جو واؤ، ہولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آرٹھی لکیر ہے +	خیر۔ خوش
۶	حزب مفتوح پر وہیں زبر لکھا ہے۔ ہماں واؤ یا بے کے معروف اور جھول ہونے کا شبہ پڑتا ہے +	ہمالیہ۔ زیور غور۔ سیر

لے باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

فہرست مضامین

نمبر صفحہ	مضمون
	منتخبات فارسی در گفتگوئے یورمییہ
۱	سواری
۷	سیر و گردش
۲۲	طلب
۲۳	جنگ و سپاس
	منتخبات رنگار وارش
۲۴	قواعد یلدی با دوستاں
۴۴	ایمن نمودن از فریب دشمنان
۶۸	دور اندیشی آزادی از دشمنان
۷۱	پادشاه کارما
۸۰	گزارش بارے پادشاہاں بکارما
	از انتخابات توڑک جہانگیری
۱۰۳	بشن ریست و یکمین نو روز از جلوس ہمایوں
۱۷۶	بشن ریست و دومین نو روز از جلوس ہمایوں
	منتخبات بوستاں
۱۵۱	باب چہارم در تواضع
۱۷۰	باب پنجم در ریضا
۱۷۵	باب ششم در فضیلت قنست
۱۸۱	باب ہفتم در تربیت

مضمون	نمبر صفحہ
باب ہشتم در شکر	۱۹۵
باب نهم در توبہ	۱۹۹
باب دهم در مناجات	۲۰۹
منتخبات شاہنامہ	
گفتار اندر فراہم آوردن شاہنامہ	۲۱۴
گفتار در سرگزشت دقتی شاعر	۲۱۵
گفتار اندر بقیاد نہادن کتاب و اندرز دوست دریں باب	۲۱۶
اندر ستایش منصور بن محمد	۲۱۶
در ستایش سلطان محمود	۲۱۷
بر تخت نشستن جمشید پسر ظہورث و پیدا کردن ک	۲۱۹
آلات جنگ و آموختن دیگر ہنر را بمزوم	
برگشتن جمشید از فرمان خدا و برگشتن روزگار اند	۲۲۲
داستان فریدوں	۲۲۳
ریشک بردن سلم بر ایرج و راسے ندن	۲۲۴
با تور در کار او	
پیغام فرستادن سلم و تور بہ فریدوں	۲۲۶
پیغام گزاردن فرستادہ سلم و تور بہ فریدوں	۲۲۸
سخن گفتن فریدوں با ایرج در بارہ پیغام سلم و تور	۲۲۹
رفتن ایرج با نامہ فریدوں نزد سلم و تور	۲۳۱
گشتہ شدن ایرج بدشت برادرانش	۲۳۳
آوردن تابوت ایرج نزد فریدوں	۲۳۵

منتخبات فارسی

در گفتگوئے یومیہ

در خصوص سواری

<p>زین سواری رویش بر گزارده کریم۔ او استہا را عرق گیری و قشورے کزد۔ حالا برای کارے رفتہ است + احمد بیگ۔ میر آخور مچا</p>	<p>احمد بیگ (پنژادہ)۔ کریم رپاکار! + کریم۔ بے آقا + احمد بیگ۔ ہنر بار ادا کن۔ کر اسب را بیروں بکشد</p>
--	--

لے پنژادہ۔ پگ سوار کو کہتے ہیں۔ یعنی سوار زادہ۔ خان زادہ۔
ہندی میں ٹھیک اس کا ترجمہ صاحب زادہ ہے + لے ہنر۔ سائیس +
لے محاورہ ہے کہ ہر چیز کے اوپر کو رو کہتے ہیں + لے استہا۔ اسب
کی جمع ہے۔ یعنی گھوڑے۔ انہی زبان کا محاورہ ہے کہ لے ہوز اور
لف سے جمع کرنے کی جگہ محض لاف سے جمع کر بیٹے ہیں۔ مثلاً
سر بازار۔ رفیقہ وغیرہ اور اسب میں باسے فارسی کی جگہ باسے مونو
بوتے ہیں + لے قشور۔ کھیرا + لے میر آخور۔ داروغہ اصطبل +

<p>رفعتہ است ؟ کریم - آقا! اوہم بہ سرکشی ایہی رفعتہ است ؟ احمد بیگ - چلو دارے ما بجا است ؟ کریم - عقیب نعلبند رفعتہ است ؟ احمد بیگ - تو خودت چہ مے گنی ؟ کریم - من پرشین را بہ پاڑو از زیر پائے قاطر ما دور</p>	<p>مے گنم ؟ احمد بیگ - تو ایس کارہ را بہ پا کارے دیگر بسیار خودت پیش من رہا ؟ کریم - پا کارے دیگر مطوڑے کاہ کشی بہ دوش رگرفتہ برائے آوردن کاہ بہ باغ رفعتہ است ؟ احمد بیگ - ریشہ آخوڑ ما چہ کار مے کند ؟ کریم - زین و تکتوشہ</p>
---	--

لہ سرکشی ایہی - گھوڑیوں کے گلے کو جہاں پھیرے
 پیدا ہوتے ہیں ایہی - اور اُس کے جائزہ یا ملاحظہ یا
 انتخاب اور بہداشت کو سرکشی کہتے ہیں + لہ چکو دار -
 گھوڑے پر سوار کرانے والا - کوتل گھوڑا تھانے والا + سوا
 سائیس کے رجس کو بہتر کہتے ہیں - ایک دوسرا شخص
 چکو دار ہوتا ہے - اُس کا کام یہ ہے - کہ گھوڑا تیار
 کرے - اور سواری کے واسطے حاضر کر کے باگ ڈور پکڑے
 کوڑا رہے + لہ پرشین - گھوڑوں کی بلید + لہ پاڑو -
 بھاڑو + لہ پاکار - سائیس + لہ طوڑے کا کشی - گھاس
 باندھنے کی جالی + لہ ریشہ آخوڑ - داروغہ ہتھی خانہ +
 لہ تکتوشہ - گھوڑے کا سامان چرمی +

<p>اِصلاح طلب بُود۔ آئرا پیش سراج بُزده است + اُحمَد بیگ۔ غیر۔ حال تو کارِ خودت را رُکُزار۔ واسب و زین سوارِ تے مارا بیار + کریم۔ کدام اسب را ؟ اُحمَد بیگ۔ نُقَرُو خُنگ مارا + کریم۔ آقا زاده سوارش شُدہ بگُردش رُفتہ است + اُحمَد بیگ۔ اگر نُقَرُو خُنگ ما مَوْجُود نیست۔ آں گُردِ کُہ را بیروں بکش + کریم۔ او بیمار شُدہ است + اُحمَد بیگ۔ چہ طور بیمار شُدہ است ؟</p>	<p>کریم۔ دیرِ دُز خواہر زادو شما او را بہ گُردش بُزده بُود۔ یُوَرتمہ مے تاخت پایش در گُردِ مَفتاد۔ ناخُلا بر زمینِ خُزودہ لُنگ شُدہ است + اُحمَد بیگ۔ پُرا او را یُوَرتمہ تاخت تا از اُفتادن مُحفوظ ماند ؟ کریم۔ آئنا ہمیشہ یُوَرتمہ مے تازند + اُحمَد بیگ۔ ربرو۔ تو آں گُردِ سُرکش مارا اگر مے توانی۔ بیروں بکش۔ و سائر اُملگریزی رُویش رُکُزار + کریم۔ او را برادر زادو</p>
---	---

لہ کھ۔ سُرنگ + تہ یُوَرتمہ۔ پیرِ دُور + واؤ اُطہارِ حرکت
کے واسطے ہے + تہ گُرد۔ گُڑھا۔ نَشیب۔ کھتہ۔ گُڑاؤ +
تہ ناخُلا۔ بے دُھب + تہ یُوَرتمہ۔ گھوڑے کی دُھ چال ہے۔
جس کو دُڑکی یا دُڑکی کہتے ہیں۔ واؤ اس میں صِرف اُطہارِ حرکت
کے واسطے ہے +

<p>شما بہ کلاشکے بشتہ بڑودہ اہستہ + احمد بیگ - آیا در اضطبل از براے سوارے ما بیچ اسب باقی نمائندہ اہستہ ۹</p> <p>کریم - یک قاطر ماچگی در طویلہ باقی است - مگر خیلے چموش لہ و بد رگ اہستہ - اگر بفرمائید - آں اُلاغ را پالان سواری بر رویش بگزارم - بزرگ خودم کہ در رفتن خیلے رہوار اہستہ - من ہر روز سوارش</p>	<p>شدہ ام + احمد بیگ - ربرو از طویلہ آقا داخے ما یک اسب براے زین سوارے ما بیار +</p> <p>کریم - انتہائے شان امروز بہ اسب دوانی سہ رفتہ اند +</p> <p>احمد بیگ - ربرو - از اضطبل عمومے ما اسب شترنگ دیروز را بیار + کریم - آقا! ایں اسب سواری حاضر اہستہ +</p>
---	---

لہ کارلس بر وژن نالیش - آور کاف بحسب محاورہ تصغیر کا
 کاف ہے - جیسے مزد - مزدک + زن - زنک + یہ لفظ عام طور
 پر بگھی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے - خواہ کسی قسم
 کی بگھی ہو - یعنی ایشم بکرہ ہے - کہ بگھی کے کل انواع پر بولا
 جاتا ہے - آور اس کا ماخذ انگریزی لفظ کالیش (Calash) ہے -
 کالیش کو کالیس مفسر کر کے آخر میں تصغیر کا کاف لگا دیا ہے -
 بعض اہل زبان بجائے کاف کے گاف لگا کر کالنگہ بولتے ہیں - یہ
 صحت انجام کا نتیجہ ہے + لہ چموش - سرکش + بد رگ - بد ذات +
 لہ اُلاغ - ڈاک کا گھوڑا + لہ اسب دوانی - گھڑ دوڑ +

<p>سجّا ائدائتہ است + احمد بیگ - تو چچا برو سوار شدہ جودی ؟ کریبم - مے خواستم - رقارش را بہ رہیم + احمد بیگ - راین خیلے بد رگ است - برو - راین را پس دادہ رہیا + کریبم - باز از براے شما الارغ خود را پالاں رہیندازم + احمد بیگ - نفستہ رہگیر - و برو - ماچہ قاطر مایے ما را بہ</p>	<p>احمد بیگ - زینش را درشت کن - رہیں قارش زین کج بنظر مے آید + کریبم - آقا! راین اسب لگام و پار دم نہارد + احمد بیگ - لگام و پار دمش را نتچا گم کردہ ؟ کریبم - در بین راہ برو سوار شدہ جودم - ہمہینکہ پا بہ رکاب آوزدم - راین شروع بہ گھنگیری نہاد - شلاق زد - کلدہ پرانید - رکاب کردم - سیخ شد - از زین پرست شدم - لجام از دستم گسیخت و گز سخت - زین و بزگ سے دانم -</p>
--	--

لہ پار دم - دُچی + لہ گھنگیری - اڑی سونا + لہ شلاق -
 فچی - تازیانہ + لہ پرست شدم - کوٹ پڑا + لہ زین و
 بزگ - زین تو معروف چیز ہے - اور بزگ گھوڑے کے
 تمام ساز و سامان چڑھی کو کہتے ہیں + لہ نفستہ رہگیر -
 یعنی چُپ رہ +

<p>دُرُنگہ سر باز مارے بند + کریم - آقا! بنگر عراوہ اش از دیروز شیشہ شدہ است + احمد بیگ - گارے مارا کہ بڑوہ است ؟ کریم - پسر آقا دایے شہا بڑوہ است + احمد بیگ - ریس بول</p>	<p>برنگیر و از رادارے ترن وائی یک ریلیت براے من پیار کہ تا استایون ریل برسم + کریم - بے ترن وائی - خیلے آرام و سگیں حرکت مے کند +</p>
--	---

لہ دُرُنگہ - ہلکی سیک بگھی - یعنی زربیں دوز گاڑی - مچھلہ
 بگھی کے اقسام کے یہ بھی ایک رنچم کی گاڑی ہے - کسی قدر
 بچی اور رنج سٹف دار اور بلا سٹف دونو طرح کی ہوتی ہے -
 یہ لفظ انگریزی دو اسموں سے مرکب ہے - یعنی ڈرائی چیس
 (Dry chase) سے مفہوس ہوا ہے - فارسی میں سی اتھج کا بڑا
 شین ہے - آخر میں کاف بحسب محاورہ اہل ایران تفسیر کا
 ہے + لہ بنگر عراوہ - عراوہ چرخ اور گاڑی کے پیٹے کو کہتے ہیں -
 تکر اس کے دھرے کو کہتے ہیں + لہ گاری - چار پیٹے کی گاڑی -
 پچھپے بگھی - چھت دار گاڑی + لہ رادارہ - دفتر - محکمہ -
 کارخانہ + لہ ترن وائی - ٹریسوی (Tramway) کا مفہوس ہے -
 یعنی گھوڑوں کی ریل + لہ ریلیت - سند - رٹھ - ٹریکٹ + یہ
 لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفہوس ہے + لہ استایون -
 ریل کا سٹیشن + لہ آرام و سگیں حرکت کردن - بے تکان
 اور آہستہ چلنا +

سیر و گردش

گود کزودہ است +	مرستم خاں - حاتم خاں
حاتم خاں - حالا ما از	آقا! بیائید - یک دقیقه سیر
گدام راہ برویم؟	و گردش یکنیم +
الماس بیگ - از راہے	حاتم خاں - یک خورده
کہ چلو شتاہست +	صبر کنید - تا الماس بیگ
حاتم خاں - راییں راو	را صدا زخم - کہ او ہم ہمراہ
سڑہ بالا بکچا مے رود؟	ما بیاید +
الماس بیگ - یک رات	مرستم خاں - وا ایشیدہ
بسمت ریشستاں مے رسد +	راہ عبور نیچے بہ است +
مرستم خاں - راییں راہ	الماس بیگ - بے -
ہمتوار بہ نظر نمی آید +	در بین راہ نیچے رگل و شل
الماس بیگ - خیر -	بہ نظر مے آید +
راییں راہ ہمہ جا ناقلہ و	حاتم خاں - متجاوز از
پشت و بلند است +	یک فرو سنگ رگل است +
حاتم خاں - راییں کوہ	مرستم خاں - معاوم
بالترہ پکلہ است +	میشود کہ سیلاب راییں زیریں را

لہ گود - گرڈھا - رنشیب + مے سر بالا - چڑھائی - ڈھواں -
 بلندی + مے ناقلہ - بے ڈھب - ہمتوار + مے بالترہ - رانگل -
 تمام + مے پکل - گنجا + کوہ پکل - گنجا پہاڑ جس پر درخت
 آور گھاس نہ ہو +

<p>خر پُشتہ ایست۔ کہ راہش بہ آں دماغہ کوہ است + حاتم خاں۔ آخر مایں رشتہ کوہ راہچہ مے نامند ؟ الماس بیگ۔ شہا در نقشہ مے بھغرافی کوہ سیمان را نچاندہ اید ؟ راییں ہماں کوہ سیمان است + حاتم خاں۔ در پس راییں بغلہ کوہ چہ چیز است ؟ الماس بیگ۔ انویں بغلہ کوہ کہ محبوبہ گنبد۔</p>	<p>الماس بیگ۔ چو نکہ از گریاہ اثر مے ندارد۔ خاکش ہمہ دگر است + رستم خاں۔ شاید انویں گردنہ بہ آں دماغہ کوہ مے توان رفت + الماس بیگ۔ نہ خیر۔ انویں گردنہ کہ بالا تر رفتید۔ گردنہ مسطح مے آید ۔ پھوں از پڑنگاہش سرا زیر مے نشوید۔ در و گودشت۔ و در دست راستش</p>
--	--

۱۔ خاکہ دگر۔ مٹی بھیانک شکل۔ وحشت ناک پہاڑ + دگر۔
 وحشت ناک + ۲۔ گردنہ۔ پہاڑ کی گھاٹی۔ بیچ دار اور تنگ راستہ
 چڑھاٹی کا + ۳۔ دماغہ کوہ۔ پہاڑ کی باریک چٹان جو سیدھی اور
 لہی ناک کی چوٹی کی طرح سے آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہے +
 ۴۔ گدوک۔ پہاڑ کی گھاٹی سے اوپر چڑھ کر چوٹی پر جو کسی قدر
 مسطح جگہ ہوتی ہے۔ اسے گدوک کہتے ہیں + ۵۔ پڑنگاہ۔ پھسلاں
 جگہ + ۶۔ سرا زیر شدن۔ نیچے اترنا + ۷۔ گود۔ گڑھا۔ گڑھا۔
 مفاک + ۸۔ خر پشتہ۔ زمین کا ایسا ٹیلا جو ہر طرف سے
 سلامی ہو + ۹۔ نقشہ لا جنس ہے۔ نقشہ جغرافیہ کو کہتے ہیں +
 نقشجات۔ جغرافیہ + ۱۰۔ بغلہ کوہ۔ پہاڑ کی ڈھلوان۔ یک طرفی نعل +

رُو نشسته است +
 رستم خاں - متردین
 کہ ازین راه آمد و شد
 مے کنند - کجا منزل
 مے کنند +
 الماس بیگ - دم پل
 منزل مے کنند +
 رستم خاں - زین پل
 چند چشمه دارد +
 الماس بیگ - دوازده
 چشمه دارد +
 رستم خاں - دریاچه امرو
 خیلے بر سر مٹھانی است +
 الماس بیگ - پلے -
 موسم باران است - دریاچه
 دیریں روزها بیفتیت عجیبے

ماہور بیست بر لب درہ مے
 عمیق کہ آدم آنها را دیده
 دہرہ نزدیک مے شود +
 حاتم خاں - زین شکاف
 کوہ نیز چہ قدر محبوب است -
 کہ آدم بے خطر از زیر آں
 نئے تواند بگذرد +
 الماس بیگ - ریائیہ -
 کہ بریں خر پشته برابیم +
 حاتم خاں - شکش را
 گم کنید - ریائیہ - زین
 لعل مے بر آں رہ مگزشتہ
 تماشا سو آں دریاچہ را
 بکنیم +
 الماس بیگ - پانٹاش
 را نگاہ کنید - کہ خرتابہ کفل

لے ماہور - طیلہ - طیبہ - خر پشته + لے نفل بر آن رہ -
 ایسا راستہ جو زمین کھود کہ گھرا بنایا جائے - اور اُس کے
 بغلی کنارے بلٹ ہوں + لے دریاچہ - رحیل - تالاب +
 لے رالملاق - دلدل - یکچوڑ - دھسن + لے متردین -
 آنے جانے والے + لے چشمہ پل - پل کا درجن میں
 مے پانی ہو کر گزرتا ہے +

دارد +
 رستم خاں - ایں مزدوم
 کہ در کوٹلہ رشتہ اند -
 کیستند ؟
 الماس بیگ - اینہا
 راہ گذر تہ ہشتند +
 رستم خاں - بیایید -
 یک دقیقہ یا ایشان دوستانہ
 گفتگو کنیم +
 حاتم خاں - ایں پیرہ مزد
 مختصرے بہ نظر مے آید - بایست
 کہ ما خود را باو معرفی تہ کنیم +
 رستم خاں - سلام علیک
 آقا !
 حاجی صالح - وعلیکم السلام

رستم خاں - آقا ! ایشم
 مبارک تان چیست ؟
 حاجی صالح - بندہ
 حاجی صالح نام دارم +
 رستم خاں - مبارک
 ایشم است - از عجب میرسید ؟
 حاجی صالح - از قندھارہ
 رستم خاں - عجب تشریف
 مے برید ؟
 حاجی صالح - بہ لاہور +
 رستم خاں - چرا از راہ
 آہن تہ تشریف نیاوردید ؟

لہ کوٹلہ - سواری کی چھوٹی کشتی + لہ راہ گزر - مسافر + تلہ معرفتی
 کزدن انطوڈیوس - جان پہچان کزنا - صاحب سلامت - شناسائی کزنا +
 تلہ آغور - حرکت کزنا + ملک ایدان میں رشم ہے - جب کوئی شخص سفر
 کر جاتا ہے یا سفر تہ آتا ہے - تو دوست احباب اُسے راستہ میں
 پا برکاب دیکھ کر بطور تعادل کہتے ہیں - آغور بخیر یعنی تمہاری حرکت
 نہ مبارک ہو - مسافر جواب دیتا ہے - کہ آغور شما نیز بخیر یعنی
 تمہاری حرکت بھی بخیر ہو + لہ راہ آہن - ریل +

حاجی صالح - دُشتم کرائی

راہ آہن نہ اُشتم +

رُشتم خاں - قنڈھار

اُزبک جا پاٹڑوہ رُوز راہ

ہشت +

حاجی صالح - خیر - کتر

اُست - اگر از راو آہن بہ گیرید

فقط دو رُوزہ راہ اُست - و

اگر منزل بہ منزل بہ گیرید -

دو رُوز اُست +

رُشتم خاں - باز از

لاہور رد شدہ بہ بجا تشریف

مے برید ؟

حاجی صالح - بہ وہی -

از آن جا بہ کھنڈ - از آن جا

بہ بنارس - بعد بہ ممبئی +

حاتم خاں - از قنڈھار -

آن طرف - متردین را

کسے از آمد و شد متع

نمے کند ؟

حاجی صالح - از

حارب امیر صاحب کاہل

قدغن اُست - کہ تا کسے تذکرہ

نہ اُشتہ باشد - آن طرف پا

نگزارد +

رُشتم خاں - ایں سکیست

کہ ہمزہ شہا مے آید ؟

حاجی صالح - رفیق راہ اُست

و ہمشہری ماست +

رُشتم خاں - بہ کارہ

اُست ؟

حاجی صالح - ہر جور

میوہ آورده اُست +

رُشتم خاں - بخیاں من

در بین راہ از دُرد و دلہ

خطرے نباشد +

حاتم خاں - انتظام -

دولت انگلیس اُست - کسے

بہ بال کسے دشت دُرد

نمے تواند بکشد +

لہ قدغن - ترکیہ - ممانعت + لہ تذکرہ - راہداری کی سند -

چٹھی - پڑوانہ + لہ ہمشہری - ہم وطن + لہ دُرد و دلہ - ہمدردی -

بد معاش +

راہ گم کردہ اید۔ مگر بلدیّت
نے دارید ؟

حاجی صالح۔ اگر ماہدیّت
مے داشتیم۔ ایں قدر ول
نے رفتیم +

رستم خاں۔ رفیق شما
حالا در کجا رفته است ؟

حاجی صالح۔ در بین
از ما سوا شدہ است +

رستم خاں۔ آیا او بہ لائو
نخواہد رفت ؟

حاجی صالح۔ او در عقب
ما بہ چا پاری مے آید +

رستم خاں۔ الان شما
تنہا مے روید ؟

حاجی صالح۔ من غریب
اہیں دیار ہستم۔ بلدیّت ندارم۔

مے ترسم کہ راہ گم کنم +

الماس بیگ۔ بلے۔ در
شہر ہر کجا کہ آپاڑوی بزدار و

بزو بڑوہ است۔ قراولان
اورا گرفتہ دستاق کردہ اند +

حاجی صالح۔ حالا شہر
نزدیک رسیدہ است ؟

رستم خاں۔ بلے۔ ایں
کوہ کہ سلا زبر مے شوید۔

شہر است +
حاجی صالح۔ ہمہ صحرا

سبز و نحوتم بہ نظر مے آید +
الماس بیگ۔ قریب

کوہ جملکہ ایستہ پر از گل
و لالہ +

حاجی صالح۔ سیاحتی جاہ
بہ نظر مے آید۔ شاید کہ ما

راو اشتباہ کردہ ایم +
الماس بیگ۔ بلے۔ شما

لہ آپاڑوی بزدار و بزو۔ اٹھائی گبرا + لہ قراول۔ چوکیدار۔

پہرہ دار۔ پولیس مین + لہ سلا زبر شدن۔ نیچے اترنا +
لہ جملکہ۔ میدان مسطح۔ ہموار زمین۔ تاہل زراعت + لہ ول راہ

رفتہ۔ بہرہ راہ چلنا۔ بھٹک جانا + لہ چا پار۔ ڈاک۔ گھوڑے
کی ہر ایک کسی طرح کی سواری کے لئے +

مرستم خاں - بندہ کلاں تر
 ریں وہ ہفتقم +

حاجی صالح - ریں آقا کر
 جلو شما اشتادہ است - رچ
 نام دارو ؟

مرستم خاں - حاتم خاں
 نام دارد +

حاجی صالح - رچ کارہ
 است ؟

مرستم خاں - کہ خداے
 شہر است +

حاجی صالح - ریں بزرگ
 کہ در دست راست شما راہ

مے رود - رچ کس است ؟
 مرستم خاں - نامش

الماس بیگ است - از باب
 دو ما باو تعلق دارد +

حاجی صالح - ریں مرزم
 ویریں سبزہ زار - رچ میکشد ؟

الماس بیگ - زبیں را

الماس بیگ - شما ہزارہ ما
 دیا شید - با شما را رہبری
 مے گنیم +

حاجی صالح - کمال
 مرحمت است - شاید کہ
 ازیں جا مشعل شما نزدیک
 باشد ؟

مرستم خاں - بے - نزدیک
 است +

حاجی صالح - ازیں جا
 رچ قدر مسافت دارد ؟

مرستم خاں - چنداں مسافت
 ندارد - فقط پنج میل راہ

است +
 حاجی صالح - آقا ! رشم

مبارک تاں چہشت ؟
 مرستم خاں - مرا مرستم خاں

مے گویند +
 حاجی صالح - شما رچ کار

مے گنید ؟

لہ کلاں تر - چوکڑات + سہ کہ خدا - میر محلہ -
 مقدم - رشی ستر شلٹ + سہ از باب - زمیندار - مالگزار -
 تعلقہ دار +

جاں (آبی) نہری است۔ و
 پارو یا چاہی است۔ و
 دریکے ایک جاں دیی است۔
 شلتوک^۱ و زرت^۲ دریں جا
 - زحمت^۳ عمل مے آید +
 حاجی صالح - بیامید۔
 ازیں حاصل دو تا خوشتر زرت
 شیرہ دار بزچینیم +
 ترشتم خاں - پگوارید۔ از
 بازار مے گیریم +
 حاجی صالح - آپ ریں
 رود خانہ گل آلود و پُر بون است +

از سگود^۴ دادہ شیار^۵ کردہ از
 برائے سبزی کاری گزردہ بندی
 مے کنند +
 حاجی صالح - معلوم میشود۔
 کہ خاک ریں سرزین بہ اش
 پوکشہ است +
 انماس بیگ - نیلے نرم
 و حاصل خیز است +
 حاجی صالح - دریں جا
 آیا زراعت دیی^۶ ہم مے کارند
 یا ہمہ آئی است +
 انماس بیگ - در اکثر

لہ سگود - کھاد + لہ شیار کردن - ہل چلانا + لہ سبزی کاری -
 ترکاری ہونا + لہ گزردہ بندی - کیاریاں بنانا + اس تمام فقرے
 کے پہ معنی ہیں۔ کہ زمین میں کھاد ڈال کر اور ہل چلا کر ترکاری
 ہونے کے لئے کیاریاں بنا رہے ہیں + لہ پوک - نرم۔ پوری زمین +
 لہ حاصل خیز۔ زراعت کے قابل زمین + لہ دیی - بارانی + لہ آبی -
 چاہی یا نہری + لہ ایک ایک جاں - کہیں کہیں - متفرق
 مقامات + لہ شلتوک - دھان - جھونڈ + لہ زرت - مکئی -
 بھار + لہ بہ زحمت - محاورو^۷ حالی اہل دنیاں میں بھینٹے اچھی طرح
 سے - بھناؤ بھناؤ کا شتن کے معنی ہیں - اچھی طرح سے بنا۔
 اور بزحمت عمل آمدن - اچھی طرح سے پیدا ہونا + لہ خوشتر
 زرت شیرہ - دودھیا مکئی کے بھجے + لہ بون گاد -
 گڈلا - پیچھٹ +

مرستم خاں - منارہ
ساعت است +
حاجی صالح - ایس رہنا
را کہ سافٹہ است ؟

مرستم خاں - ایس رہنا از
مال خزانہ دولت سافٹہ اند +
حاجی صالح - چشم انداز
ایس بروج بدم طرف است ؟
حاتم خاں - بہ طرف
دو رہا است +

حاجی صالح - ایس منارہ
چند پتہ دارد ؟
حاتم خاں - دویست پتہ
کے خورد +

حاجی صالح - در مقام پیش
ایس تالار بزرگ چہ چیز
است ؟

الماس بیگ - شما را
از دور بپنجرہ بنظر مے آید -
ورنہ نیلے تمیز و صاف
است +

حاجی صالح - ایس باغ
کہ بہ نظر مے آید - باغ
گلکاری است - یا باغ
سبزی کاری +

الماس بیگ - در دست
راست ما باغ گل کاری
است - و پس تر اند آں
باغ مشجرہی است - و
در میان آں باغ وحش
است +

حاجی صالح - ایس
بناسہ یلقد نوک دار کہ از خورد
بنظر مے آید - چہ چیز است ؟

لہ آپ تمیز - صاف پانی - بومل جل + لہ باغ گلکاری -
پھول باغ - پھولوں کے بونے کی جگہ + لہ باغ سبزی کاری - سبزیوں
یا ترکاریوں کے بونے کا باغ + لہ باغ مشجرہی - درختوں کا باغ +
لہ باغ وحش - چڑیا خانہ زندہ جانوروں کا محراب خانہ + لہ منارہ
ساعت - گھنٹہ گھر + لہ چشم انداز - جھروکا + لہ پتہ -
زمینہ - سیڑھیاں + لہ دویست - دو صد - دو سو +
لہ پتہ خوردوں - سیڑھیاں گنا + لہ تالار - مال - بڑا کمرہ - کمرہ +

<p>شُدہ اُند + حاجی صالح - راین رینا نیلے مُستحکم بنظر مے آید + مُرستم خاں - راین عمارت تمام از شک و آبرجہ و گج اُست + حاجی صالح - راین رینا گلہ فرنگی چہ چیز اُست ؟ مُرستم خاں - کلیسیا انگلیس اُست + حاجی صالح - راین جُستہ نیم تنہ از رکیشت ؟ مُرستم خاں - راین جُستہ اعلیٰ حضرت قیصرہ</p>	<p>حاکم خاں - راین گزوک خانہ اُست + حاجی صالح - در دست راستش راین رینا بے بلند کہ دور اُطافش را بارسیم شبکہ کردہ اُند - از براے چیست ؟ حاکم خاں - دیوان خانہ عدلیہ اُست + حاجی صالح - راین مزدوم رکیشتند کہ دور اُطافش گزود آیدہ اُند + حاکم خاں - راین عارضین ہشتند - کہ از براے اصلاح مُرافعہ جات اینجا حاضر</p>
--	---

۱۔ گزوک خانہ - چنگی کا محکمہ - ٹاؤن ڈیوٹی - موصول لینے کا مقام +
 ۲۔ اُطاف - کمرہ + ۳۔ سیم - تار - لوہے کا ہو یا پیتل کا یا چاندی
 کا + ۴۔ شبکہ - جالی - جال - سوراخ دار ٹیٹی + ۵۔ دیوان خانہ - کچری +
 ۶۔ دیوان خانہ عدلیہ - بیج کی کچری - ججی + ۷۔ عارضین - اہل مقدمہ +
 ۸۔ اصلاح مُرافعہ جات - مُقررات کا فیصلہ + ۹۔ آجر - پکی اینٹ +
 ۱۰۔ اہل زباں - کچھی اینٹ کو خشک اور پکی اینٹ کو آجر کہتے ہیں -
 ۱۱۔ لفظ در اصل عربی ہے + ۱۲۔ جُستہ - پتھر کی مورت - جُستہ
 نصف تنہ - آدھے دھڑ کی مورت +

حاجی صالح - ریں
 آدم ہا کہ سبیل پہ سبیل
 بافتہ تپتہ بشتہ اند - رچ
 مے گنتہ ؟
 رستم خاں - امروز
 نقشون را سان دادہ اند
 ریں دشتہ سر باز مے
 نظامی اشت - کہ گاہے
 قطار بشتہ مے روند - و
 گاہے پارا محفت برداشتن
 و جستن مے روند - و گاہے
 مدور گشت مے گنتہ +

رہند اشت +
 حاجی صالح - ریں
 عمارت پشت ماچے کہ دُخان
 از آں متصاعد اشت - رچہ
 چیز اشت ؟
 رستم خاں - استایون
 راہ آہن اشت +
 حاجی صالح - ریں
 جمعیت زیاد از براے
 چیست ؟
 رستم خاں - اینجا اردو
 زدہ اند +

لہ استایون - ٹیشن + لہ اردو - چھاؤنی - پڑاؤ +
 لہ سبیل بہ سبیل بافتہ - موٹھوں سے موٹھیں جوڑے ہوئے
 یا ملائے ہوئے یعنی قریب قریب کھڑے ہوئے + لہ تپتہ -
 پیادوں کی صف + لہ نقشون - لشکر - فوج - سپاہ + لہ سان -
 چارڑہ - ملاحظہ + لہ سر باز - پلٹن کے سپاہی + نظامی - فوجی +
 سر باز نظامی - فوجی سپاہی + لہ پارا محفت برداشتن و جستن -
 پاؤں کی تھپکی جو ایک ساتھ دوڑ پاؤں سے ہو + لہ مدور -
 چکر کا گشت - صف بصف ایک خط یعنی ایک ڈنڈی پر آگے
 پیچھے ہو کر چلنا اور دائرے کے طور پر چکر کھانا + یہ
 صورت جنگی پلٹن کی رفتار کی ہے +

حاجی صالح - نام

رہیں جا چشت؟

رستم خاں - ریں را

پاراوے مے گویند - واز برے

مشق جنگ ساخته اند +

حاجی صالح - آیا ریں

عمارت ما داخل بدستہ شہر

است +

رستم خاں - - خیر -

رہیں امنیہ ہمہ اش خارج

از دائرہ شہر است +

حاجی صالح - ریں شہر

شما چند خانہ توار دارد؟

رستم خاں - آہنہ

ممتجاوز از وہ ہزار ہائے خانہ

دارد +

حاجی صالح - خیلے

پُر یورت است +

رستم خاں - بے -

نوب آبادان است +

حاجی صالح - تک تک جاؤ

گمہ و الاچیق ہم بہ نظر

مے افتد +

رستم خاں - آری -

مزدوم کم مایہ در الاچیق و

کپڑہ زندگانی بسر میکنند +

حاجی صالح - ریں

قرار داد معلوم شد کہ ریں

عمارت ما خارج از شہر

است۔ پس شہر در سجا است؟

سہ پاراد - فوج کے جائزہ دینے کی جگہ - صف بندی کا مقام -

قواعد کا مبدان + یہ لفظ بریڈ (Parade) سے مفہوم ہے +

سہ بدستہ شہر - شہر کا جسم - ہیئت مجموعی + سہ دائرہ شہر -

آبادی + سہ خانوار - گھر - مکان - عیالی + سہ باب خانہ -

دہلیز خانہ - چوکھٹ - دہ ہزار باب خانہ - دس ہزار چوکھٹ گھر +

سہ یورت - منابیل - پُر یورت - آباو - پُر منازل - تعمیرات

سے آباد + سہ گمہ - ٹیٹیوں کا گھر - چھپرہ + الاچیق - چھپرہ - ٹی -

گھانٹس پگھونٹس کی ٹیٹیاں + شد کپر - چھپرہ +

حاجی صالح - در بین
 راه خیلے جنجال ۛ و جمعیّت
 است - کہ مغبور و مردور
 دشوار است +

مُشتَم خاں - بلے - خیلے
 شلغ است - سر حساب - تنہ
 نخرید +

حاجی صالح - بیایید
 ازیں پس کوچہ بگوریم کہ راہ
 خلوت است +

مُشتَم خاں - راہ آمد و
 شد ایں پس کوچہ بند است +
 حاجی صالح - پس از

گدام راہ برویم ؟
 مُشتَم خاں - ازیں راہ
 کج کردہ باید - کہ بدشت
 چپ بگزدیم +

مُشتَم خاں - آن رہنای
 بلندے کہ پیش روے شما
 ست - دروازہ شہر است و
 دور آن قلعہ او ست +

حاجی صالح - بیایید -
 یک دقیقہ در بازار گردش
 کنیم - تا خوب بلدیت
 ہم رسانیم +

مُشتَم خاں - خیلے خوب !
 بیایید - ازیں دہستہ چار سون
 بگوریم +

حاجی صالح - شما
 پیش پیش بروید - من پشت
 سر شما ے آیم +

مُشتَم خاں - خیر - بیاید -
 ما با ہم سجا برویم - کہ
 از ہم سوا نشویم +

ۛ بلدیت - واقفیت + ۛ چار سون - چار سو - چوک -
 چاندنی چوک + ۛ از ہم سوا شدن - ایک دوسرے سے علحدہ
 ہو جانا + ۛ جنجال - ریل - ریل + ۛ شلغ - جھگڑا +
 ۛ سر حساب - آگاہ رہو - ہوشیار رہو + ۛ تنہ خوردن - دھکا
 کھانا + ۛ پس کوچہ - گلی + ۛ راہ خلوت - خالی راستہ + ۛ راہ
 کج کردن - راستہ کثرا جانا +

رشتہ خاں - رایش
 گزیمہ ہائیک شہر است +
 حاجی صالح - رایش محلہ
 چہ نام دارد؟
 رشتہ خاں - رایش را
 چار سوئی وزیر خاں میگوشہ
 حاجی صالح - حالا وقت
 تنگ شدہ است - مے خواہم -
 بہ کارواں سرا بروم +
 رشتہ خاں - کارواں سرا
 بیرون شہر عقپ گروک خانہ
 واقع است +
 حاجی صالح - راہش
 از کدام طرف است +
 رشتہ خاں - راہش بدست
 چپ شما واقع است +
 حاجی صالح - رایش چہ
 چیز است - کہ مزدوم رایش را

حاجی صالح - رایش راہ
 رنجائے رود؟
 رشتہ خاں - یک رشتہ
 بہ منجہ جامع مے رسد +
 حاجی صالح - پائے
 منجہ جامع رایش چہ عمارت
 است؟
 رشتہ خاں - رایش
 قراول خانہ است +
 حاجی صالح - دریں
 شہر ہر روز چہ قدر مال
 بہ فروش مے رسد؟
 رشتہ خاں - روزے
 دو بیست ہزار قران مال
 بفروش مے رسد +
 حاجی صالح - رایش مزد
 کہ روے صندلی رشتہ است
 کیست؟

لہ قراول خانہ - پولیس سٹیشن + قراول پولیس مین کہنتے ہیں +
 لہ گزیمہ - پولیس + گزیمہ ہاشی (داروغہ) - پولیس افسر -
 کوٹوال - تھانہ دا - + لہ چار سوئی وزیر خاں - وزیر خاں
 کا چوک +

کشاں کشاں مے برند ؟
 رُشتم خاں - ایں طوَلتَبہ
 است - معلوم مے شود - کہ
 جائے آتش گرفت است -
 کہ طوَلتَبہا دواں دواں
 مے روند +

حاجی صالح - حالا
 بندہ مُرخص مے شوم - شُما را
 بخُدا مے سپارم +
 رُشتم خاں - فی امانِ اللہ!
 بروید +

رُشتم خاں - حاتم خاں آقا!
 شُما استادہ رچہ مے گنید ؟
 دیائید - بہ اُطارق گارِ زشتہ

اِنتظارِ آمدنِ شمشد فر
 بکشیم +
 حاتم خاں - من و
 الداس بیگ ایں جا حُرف
 مے زَنیم - شُما اُمدروں رُفتہ
 ریلیت رگیرید +

رُشتم خاں - تلگرافچی
 مے گوید - کہ نزون از مقام
 اِلت براہ یُفتادہ است -
 وثبتیکہ نزون از مقام اِلت
 رایتجا مے رسد - نزون رایتجا
 ویل مے گنند +

حاتم خاں - شاید نزون
 بمقام ب رِعوض مے شود ؟

لہ طوَلتَبہ - مَبہ - پانی پھیٹک کر آگ بچھانے کا آد - یہ آد
 ہر ایک بڑے شہر میں میٹروپولیٹن کی طرف سے آگ بچھانے
 کے لئے رہتا ہے - یہ لفظ انگریزی ٹول پمپ (Tollpump)
 سے مفہوم ہے + لہ گار - سٹیشن + اُطارق گار - سٹیشن کا
 کمرہ + لہ شمشد فر - ریل + یہ لفظ تڑکی ہے + لہ ریلیت -
 ٹریکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفہوم ہے +
 لہ تلگرافچی - ٹیلیگراف ماسٹر - تلگراف ٹیلیگراف (Telegraph) سے
 مفہوم ہے + لہ نزون - ٹرین (Train) +

<p>سے رسد۔ و آں خطِ دیگر بجانبِ ک سے رُود + الماس بیگ۔ دریں خطِ راہِ آہن جائے تونل ہم سے اُفتد یا خیر ؟ رُشتم خاں۔ در بیچِ جا نے اُفتد + حارم خاں۔ ایں کارشک چہ قدر آرام و سنگین حرکت سے کُند +</p>	<p>رُشتم خاں۔ نہ خیر۔ ہمہ تزنِ عوض نے شود۔ نقط کا لشکرِ بخار را عوض سے کُند + الماس بیگ۔ شاید کہ راہِ آہن مقامِ د آسجا مُقتدی سے شود۔ و از آسجا خطِ راہِ آہن و را بنیاد سے شود + رُشتم خاں۔ ایں خط آہن جنوب یک راست مقام</p>
---	--

طلب

<p>کرم پکُنید (رعنایت و فرمائید)۔ (موجمت پکُنید) + انور۔ چشم (بہ چشم)۔ (بالا سے چشم)۔ (از جان و دل)۔ (بہ کمال فحش و شہوی)۔ (اطاعت و بندگی) +</p>	<p>اشرف۔ من از شما یک رجا دارم (من از شما یک اُمید واری دارم) + انور۔ من در خدمتِ تال حاضرَم (من آمادہٗ رخصتِ جناب ہستم) + اشرف۔ ایں را بمن</p>
--	---

لہ کا لشکرِ بخار۔ ریل کا انجن + لہ تونل (Tunnel) سوراخ
جو ریل کے گزرنے کے لئے پہاڑ میں بنایا جاتا
ہے +

شکر و سپاس

را بسیار) زحمت داده ام +
 افور - بیج زحمت
 نیست +

اشرف - از زحمتی که
 به شما داده ام - شکر کرده ام -
 مراحم سزکار بنده را مستغفری
 نجات می کند +
 افور - ایس را گوئید
 (مغفرائید) +

اشرف - از لطف و
 کرمی که در حق بنده
 شایان فرمودید (مستدول
 کردید) - خجلی خوشنود
 شدیم +

اشرف - من شما را بسیار
 تشکر میکنم (من تشکر گزار
 لطف بزرگانیه جناب هستم) -
 (من از جناب خجلی ممنونم) -
 (از اینفاتی که در حق حقیر
 [بنده] - [من] - [مشکین]
 فرمودید - جناب [سزکار] -
 [شما] را تشکر می کنم) -
 (بنده خوشنود لطف و کرم
 سزکار هستم) +

افور - چیزی که باعث
 تشکر باشد - نیست +
 اشرف - بنده (من)
 جناب (سزکار) را خجلی

منتخباتِ نگار دانش

فوائدِ یکدلی با دوستان

راے داؤ شلیم با بید پائے حکیم گفت۔ کہ از داستان
 دوستانے کہ دوستی ایشان از کمر و سخن چینی بد گویان
 بہ دشمنی انجاسید۔ روشن شد۔ کہ در دوستی کردن و دوستان
 ہم رساندن فائده نیست + برہمن گفت۔ اے ملک !
 نزدِ خردمندان هیچ نقدے گراں مایہ تر از دوستانِ مختلص
 نیست + پداں کہ دانایان پیشین گفتہ اند۔ کہ اگر پادشاہ
 را ہفت راقلیم بہ دشت افتد۔ و دوست یک رحمت
 ہم نرسد۔ ذوقِ فرمانروائی ندارد۔ و از محتاجِ قصہ مایہ
 یارانِ یکدل قصہ زاغ و موش و کبوتر و سگ پشت
 و آہو ست + راے پڑسید۔ چگونہ ؟
 حکایت۔ برہمن گفت۔ کہ در مرغزارے زاغے بر
 بالائے درختِ زیر و بالا مے زنگریشت + ناگاہ مزدے

دید - دای بر گردن و تو بزم بر پشت و چوبے در دست
 گرفته بجانب درخت می آمد + ناخ در اندیشه شد - که
 مگر قصد من دارد یا دیگرے + خود در زیر بزمگے پنهان
 شد - و دیده بر آن گماشت - که آن صیاد چه خواهد کرد +
 صیاد به پای درخت آمده دایم تکرار کشید - و دایم چند
 بالای آن پاشید - و در کیس رنجهشت + زمانے نگزشت - بود - که
 خیل کبوتران در رسید - و سردار ایشان کبوترے بود - که
 او را مطلقه گفتند - زیر یکے تمام داشت + کبوتران بچون
 دایم دیدند - از گزسگی بے اختیار بسوی دایم تیل کردند +
 مطلقه گفت - که اندیشه کردن ضرور است - نه بود که در زیر
 دایم دام باشد + کبوتران را از بسیاری گزسگی حذر بیشتر شد +
 مطلقه اندیشید - که اگر همراهی را بگزارد - بے وفائی می شود -
 و اگر موافقت نکند - دیده و دارشته خود را در بلا می اندازد +
 آخر مطلقه عیب بیوفائی بر خود نه پسندید - و مزدون خود را
 اختیار کرد + انقضه همه کبوتران فرود آمدند - دایم چیدن جان
 بود - و در دام افتادن همان + صیاد از کیس بر آمده
 شادی گناں به سوی دایم دوید + کبوتران را که چشم بر
 صیاد افتاد - سرایسمه شده پر و بال می زدند + مطلقه گفت -
 ای یاراں! سخن من گوش نکردید - و الحال هر یکے در خلاص
 خود می کوشید - خود را در نظر نیاد زده اگر هر گدام در خلاص
 دیگرے کوشد - از برکت دل سوزی کار بشتی شما بکشاید -
 همه یک دل و یک رو شده زورے گنبد - و به پرواز آید -
 شاید که دام برداشته شود - و پیریدن صورت بشود

آخر از دولت اتفاق دام را از جلے برگرفته در پرواز آمدند -
 و صباد از عقب مے دوید + زاغ با خود گفت - که
 ایس چنیں واقع بعد دیرے واقع مے شود - ہاں بہتر -
 کہ برائے تجربہ خود تا آخر کار ایشان شتافتہ بروم +
 ایس اندیشید - و از پئے ایشان رفت + تا بہ آبادانی رُو
 نہادند - چوں از چشم صباد ایمن شدند - از خلاصی
 خود بہ مٹوقہ سخن کردند + آں خردمند بعد از آمدن بشیر
 بشیر گفت - دریں نزدیکی موشے است - زیرک نام - از
 دوستان من - کار بشتہ من ازو گشودہ شود + پس بہ
 ویرانے کہ موش در آں نزدیکی خانہ داشت - فرود آمدند +
 چوں آواز مٹوقہ بہ گوش موش رسید - ہماں ساعت از
 خانہ بیرون آمد - یار خود را بستہ بندہ بلا دید - بے آرام
 شد - و پس از سخنان تسلی بخش بہ جردین بندے کہ ہاں
 مٹوقہ بشتہ شدہ بود - آغاز کرد + مٹوقہ گفت - اے
 دوست رہزباں ! محنت بختہ بے یاراں بکشتے - پس
 بہ گشادین بندہ من پرداز + موش گفت - چگونہ نرا کہ
 بہترین رائیہائی - گواشتہ بہ دیگران پردازتہ شود ؟ مٹوقہ
 گفت - مے ترمسم - کہ اگر از گشادین من آغاز کنی و ملول
 شوی - یاراں در بند مانند - اما چوں بستہ باشم - ہر چند کہ
 ملال تو بہ کمال رسیدہ باشد - مرا در بند نخواہی گراشت +
 موش آفریں بر مزد مٹوقہ کردہ بندہ بے یاراں بہرید -
 و در آخر گزدین مٹوقہ را از بند آزاد کرد + بکوتران
 دل شاد آزادی برگرفته باشیانہ خود رفتند + چوں زاغ

دشمنگیر می موش و بریدن بند های کبوتران دید - به دوستی
او میل کرد - و با خود گفت - آنچه کبوتران را افتاد - ازاں
ایمن نتوان بود - و از دوستی چنین گزیدر نباشد + پس
آهسته به در سوراخ موش آمد - و آواز داد + موش پز رسید -
رکبست ؟ گفت - منم زارغ - ها تو کار می دارم + موش زیرک
گرم و سرد روزگار چشیده برآه روز بد چندین سوراخ
پنهانی که ازاں بدر توان رفت - داشت کرده داشت +
چون آواز زارغ شنید - بر خود به پیچید - و گفت - ترا با من
چه کار ؟ و مرا با تو چه آشنائی ؟ و خواست - که از راه دیگر
بدر رود + زارغ سرگرفت کبوتران و وفادارگی او به نسبت
کبوتران باز نمود و گفت - بعد از آنکه که این حال را دیده ام -
دل بر دوستی تو بسته ام - می خواهم که مرا به بندگی خود
قبول کنی + موش جواب داد - که آرزوی دوستی ما کردن
کشتی بر خشکی راندن است و انسب بر روی دریا تاخیر
زارغ گفت - به نیت درشت خواجش نموده ام - مرا محروم
نگزار - که هر که بزرگوار کم پیش رو نهد - به هر بهی که باشد -
قبول افتد + موش گفت - آه زارغ ! جیلد زار - که هر که
شما را نیک دانم - هیچ صورت از تو در اماں نشوم - و هر که
با کسی دوستی کند - که از وزیرم و توس باشد - بدو آں رسد -
که به کبک رسید + زارغ پز رسید - که چگونه ؟

حکایت - زیرک گفت - که کتیک در دامن کوه می خرابید
ناگاه باز را چشم برو افتاد + نیکوئی رفتار و نیکو
رخصا او در دل باز جا گرفت - و بخود اندیشید - که حکما

گفتہ اند - ہر کہ بے یار بود - پیوستہ بیمار بود - ہماں ہاتر کہ
 راہیں خنداں رُوے سبک رُوح را بیاری پگزیبم - پس آہستہ
 رُوے بجانب کتبک زہاد - تا او را بہ دوستی گزیند + کتبک
 سبیل باز بخود دیدہ تزیید - و مضطرب خود را بہ شگاف
 شکے رسانید + باز پیش آں شگاف آمد - و گفت - اے کتبک !
 پیش ازین من از ہنرمایے تو غافل بودم - الحال دوستی تو
 در دل من جا گرفتہ است + مے خواہم - کہ مہس ازین
 بہ من دوست شوی + کتبک آواز داد - کہ اے بہلولان
 کاہگار ! دست ازین بے چارہ باز دار - خاک را بہ آتش
 پاک چہ نسبت ؟ اگر میان آب و آتش آشتی شود - مرا
 در کارگاہ تو امیدگانی خواہد شد + باز گفت - اے
 عزیز ! من بہیر و ناتوان نشدہ ام - کہ از ہم رسانیدن
 طعمہ عاجز شدہ باشم - و بہ رجیلہ تُو در دام آورم - خیر
 از ہنربانی و آرزوئے ہمنیشینی چہ تواند بود - کہ مرا بر
 در تو بہ نیاز آورده است ؟ اندکے چشم پکشاے - و از کمر
 تا دوستی شناس + تُو چندیں فائدہ از دوستی من
 حاصل مے شود + یکے آنکہ از آسیب روزگار ایمن باشی +
 و دیگر آنکہ چوں دوستی من با تو معلوم ہوندا شود - ہر آئینہ
 در میان ایشان تُو آبروے ہم رسد - و اگر سبیل بہ
 جفت داری - بہ خوب تریں وجہ صورت مے بندد +
 کتبک را اندک دل بجای آمد - گفت - تو امیر مرغانی - و
 من از خراج گزاران تو - و از مانند ما ہمنوارہ سہوے
 سر بر مے زند - کہ ملائیم طبع بزرگاں نباشد - از آں

مے تزیسم۔ کہ روزگار سے از گُلف تو اُمیدوار باشم۔ و
 ناگاہ بہ خطائے دمار از روزگار من بر آید + باز گفت۔
 چوں ترا بہ دوستی گزیدہ باشم۔ اگر بر عیب تو نظر اُفتد۔
 آں را ز پوشم۔ و اصلاح کنم۔ نہ آنکہ آں را سبب آزار
 تو کنم + کبک ہر چند عذر مایے پسندیدہ نمود۔ باز
 جواب مایے دلپذیر گفتہ کبک را از سوراخ بیرون
 آورده با یک دگر پیماں بستہ بہ آشیانہ نمود آورد +
 روزے چند بریس گزشت + کبک بہ خاطر جمع سخن
 بے تقریب گفت۔ و شکوہ جنیس زگاہ نداشتہ خندہ و
 تہقہ زدے + تا آنکہ باز را ضغیفہ پدید آمد۔ کہ جہت
 رشکار جھیش نتوانستہ نمود۔ و گزشتی نے گزاشت۔ کہ
 عند و پیماں در نظر آرد۔ برائے خوردن کبک
 بہانہ مے طلبید + کبک ایں را دانستہ اشک پشیمانی
 از دیدہ مے ریخت۔ و مے گفت۔ ہر کہ دانستہ در
 بلا اُفتد۔ سزای او ہمیں باشد + ہموارہ بہ پاس
 خاطر باز جھیش مے کرد۔ کہ مبادا خاطر بہانہ طلب
 او بہ اندک بے ادبی بہ خوردن من مشغول شود۔ باز
 ہر چند بہانہ طلبید۔ نیافت + شبے کبک را گفت۔ روا
 باشد۔ کہ من در آفتاب باشم۔ و تو در سایہ گوارہ مئی؟
 کبک گفت۔ آے میر جہاں! حالا شب است۔ ایں
 چگونہ صورت بشود؟ باز گفت۔ آے بے ادب! مرا
 دروغ گوے مے سازی؟ سزای تو بدنام؟ گفتن
 ہماں نمود۔ و او را از ہم درین ہماں + زیرک گفت۔

اے زارغ! ریس داشتاں براسے آں آوزوم - کہ باکسے کہ
ازو امین نثواں بود - دوستی کز دین از خود مندی نیست -
و هر که افسون و افسانہ دشمن را ریشخود - او را ہماں
پیش آید - کہ آں شتر سوار را + زارغ پھر رسید - کہ آں
چگونه بود ؟

حکایت - زیرک گفت - کہ شتر سوار سے در بہا ہائے
رسید - کہ آنجا کاڑواٹھا فرود آمدہ بودند - و پارو آتش در
دیگداں ماندہ بود - بہ دشیارے باد تہام آں صحرا آتش گرفتہ
و در میان آتش مارے بزرگ ماندہ کہ نہ روئے ماندن نہ راہ
گرفتہ داشتن + چمن از دور شتر سوار را دید - بہ زبان
نیاز مندی گفت - چہ شود - اگر از راہ رنزدانی گریزہ از کار
بشتہ من پگشائی + آں شتر سوار زارغے او دیدہ با خود
گفت - اگرچہ مار دشمن آدمیان است - حالا کہ در ماندہ و
خیران است - بچہ ازین نیست - کہ مویشی را بکشند -
و نیکی کنم + پس تو برہ برداشت و بر سر نیزہ بشتہ بجای
مار فرستاد + مار غنیمت دانستہ در تو برہ در آمد + پس شتر سوار
سر تو برہ کشادہ گفت - بہ شکوائے آنکہ اینس بلا رستی - گوشہ
گیر - و از مردم آزادی پگشیر + مار گفت - آہ ہواں ابراہیم سخن
گو - تا من ترا و شتر ترا زخم نزخم - تو ہم + شتر سوار گفت -
پاداش نیکی ہدی باشد ؟ مار گفت - دیس کار بہ آیین شما
پیش آیم - کہ عادت آدمی چنین باشد - کہ در برابر نیکی
ہدی کند - و آں را عقل و تدبیر نام نہند + اگرچہ
در بازار شما خریدہ ام - بشما سے فروشم + شتر سوار جواب

داد۔ آسے مار اریں روش حاشا کہ در آذمیاں باشد۔ اگر
در پیٹ جان من ہستی۔ ایں چنیں عیبے بزرگ بہ ٹہمت برہ
مبندہ + مار گفٹ۔ من راست گفتم۔ نہ ٹہمت گزار۔ اگر
بادر گنتی۔ پیا۔ تا انداں گاڈیش کہ میرود۔ پیرسم۔ کہ پاداش
نیکی چہ باشد؟ پس رفتند۔ و پیرسیدند۔ کہ پاداش نیکی
چہیست؟ گاڈیش گفٹ۔ بہ مذہب آدمی بدی است +
من زمانے دراز بنزویک ایشان بودم۔ و ہر سال ہچہ
ہرنامے۔ و خانہ پُر از شیر و روغن ساخته + چوں پیر
شدم۔ از دادن و شیر دادن باز ماندم۔ آب و دانہ
پر من رگڑتہ و تیمار مرا گزارشتہ دیریں صحرا بغریبی
سردادند۔ و خداے تعالیٰ بر من در روزی کشاد +
دیر روز صاحب من بتقریبے را بجا گور کردہ بود۔ در من
فرہی دید۔ با خود گفٹ۔ بہ قصایے باید فروخت + حالا
چشم در فروختن و گشتن من بستہ است + مار گفٹ۔
را بیک شنیدی۔ زود تر زخم را آمادہ شو + شتر سوار
گفٹ کہ سخن گاڈیش کہ از صاحب خود رنجے کشیدہ
است۔ سودمند نیست + مار گفٹ۔ پیا تا ازیں درخت
پیرسیم + پس باز اتفاق بیایے درخت آمادہ۔ د پیرسیدند۔
کہ ممکنات نیکی چہ باشد؟ گفٹ بآدین آذمیاں بدی۔
نئے دینی؟ کہ من در بیاباں رشتہ۔ و در خدمت آیدندہ و روئندہ
بیک پلے ایشادہ۔ و چوں آدمی زادو گزما زدہ و مانندہ
از بیاباں بیاید۔ در سایہ من بیاساید۔ آنگار گوید۔ فلان
شاخ دستہ بر را لائق است۔ و فلان شاخ براسے بیل

مناسب - و از تنه راین تختی پوج توان برید - و چند در
 زبیا توان ساخت + و اگر اردو یا تبرے داشته باشد -
 آنچه او را از شاخ و تنه من خوش آید - می برد + با آنکه
 از من مجز راحت نیافته است - راین همه سخت بر من می پسندد +
 مار گفت - راینک دو گواه گزشت - تن در ده - تا زخمی نرم +
 مرد گفت - در گواه اول شبه دارم - اگر گواه دیگر
 هم بگزانی - تن بهی بلا در دهم + اتفاقاً روباه میستاده
 راین سرگزشت میدید + مار گفت - راین روباه پڑس -
 پیش از آنکه شتر سوار ازو پڑسید - روباه بانگ زد - که
 آے مرد! نمی دانی - که پاداش نیکی بدی باشد ؟ تو در
 حق راین مار چه نیکی کردی که چنین دماندم ؟ جوا صورت
 حال باز نمود + روباه گفت - دروغ چرا می گویی ؟ مار
 گفت - راست می گوید - تو بری که مرا بدان از آتش بیرون
 آورده بر فشاراک بسته دارد + روباه گفت - چگونه مارے
 بدین جزئی در تو بره بدین خودی عجب ؟ مار گفت - اگر باور
 نمکنی - باز درین تو بره در آیم + پس چوں سر تو بره بکشد -
 و مار به فریب روباه در تو بره رفت - روباه گفت - آے
 جوا! دشمن را در بند یافتی - مجال دم زدن مده + مزد
 سر تو بره بر بشت - و بر زمین میزد - تا مار کشته شد +
 مقصود راین داستان آنست - که خردمند احتیاط از دشت
 نبرد + زارع گفت - که به هیچ روهی از در تو باز نه روم -
 و آب و دانه نخورم - و آرام نه گیرم - تا مرا به دوستی خود
 سرفراز نه سازی + زیرک نزدیک سوراخ آمده بایستاد - و

بروی گشاده سخن دوستی با زارع در میان آورد. و گفت -
 آه زارع! مرا بپ دوستی اگر چه بسیار است. اما خردمند من
 به سه قسم در آورده اند + اول اینکه در مال مضایقه
 نه داشته باشد + دوم آنکه در کار دوست جان فدا کردن
 آسان داند + سوم آنکه اگر در راه دوستی ناموس بر باد دهد -
 نمیگین نشود + آه زارع! اگر چه در زمانه کسانه هستند -
 که از پیشتر همت مال را از همه چیز عزیز تر می دانند - اما
 راین سخن به آنها نیست - بلکه با خوش طبع بلند فطرت است +
 زارع سه مرتبه دوستی را شنیده خوش حال شد - و عهد
 استوار بست - و دل زیرک را از اندیشه خلاص ساخت -
 و بایکدیگر بسر می نمودند + چهل روزی چند برین
 حال بهرشت + موش گفت - آه برادر! اگر تو هم راینجا
 خانه کنی - و اهل و عیال خود را بیاری - از دوستی دور
 نباشد - که راین جا جائی است دل گشا + زارع گفت -
 در نموش جا شک ندارم - لیکن بسر راه از آمد و شد
 رهگذران اندیشه آسیب باشد + در قلا جا مزاحم ارے
 است و لکش - سنگ پیشته از دوستان من آغها خانه دارد -
 و طقمه در آن نزدیکی بسیار بهترسد - و از آسیب حوادث
 روزگار ایمن توان بود - اگر بفرمائی - به اتفاق تو آغها
 رویم - و زندگانی باقی مانده را با هم خوش بگذرانیم + موش
 گفت - هیچ نعمت را برابر همراهی تو نمیدانم - و هر جا که
 میروی جدائی ندارم - سخن برین قرار گرفت + زارع دوم موش
 برگرفته روی به آشیانه سنگ پیشته نهاد + زارع موش را

همیشه از هوا بر زمین رها - و سنگ پشت را آواز
 داد + سنگ پشت آواز آشنا شنید و از آب بر آمد + نارغ
 قصه خویش بیان کرد - و گفت گوئی خود را که در آرزو
 دو هفته زیر یک گزاشته بود - باز گفت + سنگ پشت حقیقت
 حال دانسته شرایط رحمان داری بجا آورد - و محوش را منزل
 مناسب تعیین نمود + هر کدام به آشیانه خود رفته به شادکامی
 مشغول شدند + چهل ناندگی سفر انداختند - و در آنجا
 در کشتای آلوده شدند - روزی نارغ به دیدن زیرک آمده
 گفت - اگر سر و بزرگ سخن داری - سرگزشت خود با
 سنگ پشت بازگوئی - تا سخن پردازی و خردمند شو
 + او معلوم کرد - و رابطی دوستی و یک روحی آشنوار
 شود + محوش با سنگ پشت سخن آغاز کرد - و گفت که برادر
 وطن اخیل من کازوپا بوده است - که شهره است از
 همه دستان - و من در آن شهر بگوشه زایدی جا گرفته بودم -
 و موشی چند در گود من فراهم آمده بودند + یکی از خیر اندیشان
 هر صبح برای من بخوردن زاید بخوردنی آرزو می - زاید پارچه
 از آن بچاشت بکار میبرد - و باقی را برای طعام شام دهنو
 رها می - من منتظر آن می - بودم - که او که از خانه
 بیرون رفت - تا فوراً خود را در سفره افکند - و
 به نارغ دل کچه بایست - بخورد - و دیگر به هر موشی پشت
 کرد - به زاید هر چند برای دفع من میبایست - انگشت -
 نموده نیاورد - تا شب بماند بخانه زاید آمد - و پس از
 زاید بخانه زاید رسید - از عجا می آئی ؟ و می - به کدام

جانب داری ؟ رہماں آریچہ در خاطر داشت۔ جواب گُفت۔ و
 آریچہ نہاید مے پُرسید۔ بہ تفریر و لذتِ یک یک را جواب
 پستندیدہ مے گُفت۔ و من وقت را غنیت دارنشتہ با گم و
 نحو در کار خودنی مشغول بودم۔ و نہاید بہمت آنکہ موشاں
 دور شد۔ در میان سخن او دست برہم مے زد۔ رہماں
 بہتر آں نہرسیدہ آں را نشان بے خودتی و بے ادبی فرمودہ
 خشمناک گُفت۔ اے نہاید ! در میان سخن دست برہم کوften
 گویندہ را بہ مشرہ گرفتن باشد۔ و ایں روش نا پستندیدہ
 نہ از آدین درویشی است ؟ نہاید عذر خواست۔ و گُفت۔
 حاشاکہ مشرگی از من ظاہر شود۔ و ایں دست زدن برائے
 رہانیدین موشاں است کہ دریں کاشانہ ہجوم کردہ اند۔
 ہرچہ از خوردنی بہرسد۔ در نہاید۔ رہماں را تیسرے خاطر
 شد۔ پُرسید۔ کہ ہمہ موشاں خیرہ اند۔ یا بعضے از آنہا بیشتر
 دلیر اند ؟ نہاید گُفت۔ یکے از ایشان را شیار دلیر است کہ
 زور و بے اندیشہ مے آید۔ و خوردنی از دشمنوخواں مے نہاید ؟
 رہماں گُفت۔ دلیری از کسے بے سببہ نخواہد بود ؟ و بعضے
 او ہماں حال دارد۔ کہ مودے با زین میرباں مبالغہ میکند۔
 کہ آخر سببہ ہست۔ کہ گنجیدہ متقشر را با غیر متقشر برابر
 مے فروشی ؟ نہاید گُفت چگونہ ؟

رحکایت۔ گُفت۔ دریں راہ مے آدم۔ شبانگاہ بہ مٹاں
 وہ بہ خانے آشنائے فرد آدم ؟ پچوں وقت خواب شد۔
 برائے من جائے خواب فروش گشت۔ و بر آں دراز کشیدیم ؟
 میرباں با زین نحو در سخن درآمد۔ آریچہ مے گُفت۔

مے شنیدیم + مزد گفت - آے زن ! مے خواہم - کہ فردا
چندے از بزرگان رایی دہ را بخوانم - و رہمانی سگم - کہ
بزرگے بہ خانہ من آمدہ است + زن گفت - کہ در خانہ
آں قدر چیزے کہ بہ رعیل تو وفا کند - نہ داری - و با
چنین دشمنکای اندیشہ رہمانی مے غمی + اگر چیزے داری -
آں را ذخیرہ کن - کہ پس از تو زن و فرزند تو بہ کسے
محتاج نشوند + مزد گفت - ہر کہ دیں سراے فانی ذخیرہ
نہاد - آخر سرمایہ وبال و ہلاک او گشت - چنانچہ قصہ
گزگ انیس نشان مے دہد + زن پڑ رسید - کہ چگڑہ ؟
چکا بیت - گفت - کہ صیادے تیرے بجانب آہوئے افگند -

و آں را از پایے در آوردہ برداشت - و بہ خانہ خود رواں
شد + در میان راہ ٹوکے دو چار شد + صیاد تیر چگڑہ دوز
بر ٹوک زد - ٹوک از قعر زخم نبش خود را بر سینہ صیاد
زد - و ہر دو در جای خود سرد شدہ بزمزدند + دیں آشنا
گڑگے گڑسنہ بدانجا رسید + مردے و ٹوکے و آہوئے گشتہ
دید - بر بشبارے نعمت شاو شد - و با خود گفت -
خردمندی آن است - کہ امروز نعمت بے پایاں صرف
نہ کنم - بہ زہ کماں بگزانم - و رایی گوشت کماں تازہ را
در گوشہ نہادہ روز بروز بہ اندازہ حاجت بکار برم +
گڑگ از بشبارے حوص بہ زہ کماں میل کردہ آغاز
خوردن کرد - و بہ یک ضرب دندان او زہ کماں گشتہ
شد - بمحض گسیختن زہ کماں گوشت کماں بہ دل او
رسید - و بے الحال جان داد + فائدہ رایی داشت

آنست کہ بر فراہم آوردن مال حریص بودند و بہ اُمید
دوسری ذخیرہ نہادن ایمنی ندارد و بہیت
آنچہ داری بخور امروز غم دہر بخور
چوں بہ فردا برسی موزے فردا برسد
زن چوں سخنان دانش نشان از شوہر خود شنید - گفت -
بخشنہ باد بر تو رہائی ! چوں روز شد - زن گفت - پوست
برکنده در آفتاب نہاد - و خود در کار دیگر مشغول شد و
سگے بیامد - و دکان خود بر آن گفتہ رسانید و زن آن
حالت را دید - و سخاوت - کہ از آن خودنی سازد و
آن را برداشت - و روئے بہ بازار آورد - و مرا
نیز در بازار کارے نمود - رفتہ بودم - کہ بہ دکان
گفتہ فروشی در آمد - آن را با گفتہ غیر پوست کنده
برابر مے فروخت و مزدے فریاد برآورد - کہ آئے زن !
مگر ایں جا رازے است سر بسته کہ گفتہ سفید کزودہ را
با گفتہ پاپوست برابر مے فروشی و چوں حکایت بہ آخر
رسید - رہماں بزاہد گفت - کہ بہ خاطر مے رسد کہ دلیر
آن عموں بے سببے نخواہد بود و نقدے بہ خانہ دارد -
کہ بہ پشت گزیمے آن ایں ہمہ دلیری و تیزی مے نماید -
دیا - تا سوراخ زیر و زبر کزودہ بشکریم - کہ سرانجام کار
بہ سچا مے کشد و زاہد مے الحال تبرے حاضر گردانید -
و من آن ساعت در سوراخ دیگر بودم - و آنچہ با یکدیگر
مے گفتند - مے شنیدم - و در کاشانی من ہزار دینار
بود - کہ من بر آن غلطیدم - و بہ تماشای آن مرا

خوش حالی رُوسے سے داد و آخر الزمان رحمان خانہ مرا
 بشکافت۔ و ہرچہ سرمایہ شادمانی بود۔ ہمہ بر گرفت
 بر در سوراخ رشتاقتم۔ دیدم۔ کہ زرب را زاهد و رمان
 با یکدیگر رقت کزدند و زاهد رشتہ خود را در خریطہ کزدہ
 بزیر بالین نہاد و طمع شوم مرا باز در بھیش آورد و
 با خود گفت۔ کہ اگر از آں زر چیزے بدست آید۔
 سرمایہ شادمانی و پیرایہ کامرانی گردد و دریں اثنا۔ بیشہ
 چندان سہر کزدم۔ کہ رشتہ و آنگاہ آہستہ آہستہ
 بالین زاهد شدم۔ و رمان کار دیدہ خود را در
 غیب انداختہ از من با خبر بود۔ ہمیں کہ نزد یک
 بالین زاهد شدم۔ چوبے بر پایے من زد۔ کہ از آں
 رنجہ شدم۔ و پایے کشاں در سوراخ رفتہ در پیچ
 و تمان خود شدم و پٹوں دزد آرامش یافت۔ بار دیگر
 طمع شوم مرا از خانہ خود بر آورد و لیس بار رحمان
 زاهد بر تارکب من چوبے زد۔ کہ بہ حیل بسیار خود
 را در سوراخ انگندم۔ و بیہوش افتادم۔ و از دزد
 زخمی لذت مال فراموش شد و آخر دانستم۔ کہ سرمایہ ہمہ
 بلا طمع است و بعد ازین واقعہ از خانہ زاهد بہ صحرا
 در آدم۔ و در گوشہ قناعت بسرے بردم تا بہ فقر و
 دوستی بہ کبوتر با زان آشنائی دست داد۔ و ہمراہ
 زان بہ آشیانہ تو آدم و این است سرگزشت من و
 سبک پشت چوں بشنید۔ گفت۔ کہ از تحریک تو فائدہ ما
 بر گرفت۔ و روشن شد۔ کہ خردمند را دریں جہاں

ہر اٹھ کے شرسند باید ہو۔ و دوست خواہش پیش برکس
 دراز نباید کرد۔ و ہرگز بگوشہ و توشہ قناعت نہ کند۔
 بدو آں رسد کہ ہر آن گزیر حریص رسید و عیوش گفت۔
 چگونه؟

حکایت۔ گفت کہ شفعہ گزیر داشت۔ و ہر روز یک
 مقدار گوشت کہ تسلی بخش گزیر آو۔ آو۔ ہر اسے او
 سے آورد۔ لیکن بہ آں قناعت نچوہہ تمام طبعی ہا سے چوہہ
 روز سے از نزدیک بہوتر خانہ بگزشت۔ از آوارہ کبوتر آں
 حریص گزیر در مجتہش آمد۔ و خود را در آں بجزج افکند۔
 رنگا بہانان از آمدن گزیر خبردار شدند۔ و آپہنجان زدند۔
 کہ در حال جان داد۔ و پوست ازو برکنده در راہ
 افکندند۔ ناگاہ چوہو آو را گزیر بر آں افتاد۔ و گزیر
 خود را بدان حال دید۔ گفت۔ آے شوخ چشیم از پرست
 اگر بدان گوشت پارو قناعت سے کردی۔ پوست از تو
 در نمی کشیدند۔ ایں داستان ہر اسے آں آورد۔ کہ آے
 زیرک! پس ازیں بہ اندک و بیش کہ رسد۔ قناعت گنی۔
 امروز تو دوست و برادر مالی۔ و قرار داد خاطر چنان است۔
 کہ اگر از جانب تو در دوستی قصائل رود۔ از جانب ما
 غیر ہر افزائی و محبت چیز سے دیگر نخواہد ہو۔ و زان
 چوں محسن سلوک سنگ نشست دید۔ دلش تازہ شد۔ گفت۔
 آے برادر سخوران راست گزار چہنیں سے نمایند۔ کہ
 در زمان پیشین ہرگز گے دوستے داشت۔ و شبے آں دوست
 بہ در خانہ کے آمد و حلقہ در زد۔ آں بزرگ دانست۔

کہ دوست دوست + در اندیشہ دور و دراز افتاد - کہ آیا
 سبب بناگماں آمدن او چہ خواهد بود + بعد از فکر بسیار
 یکسہ زر برداشت - و شمشیر حاصل کرد - و کنیز را فرمود -
 تا شمع روشن کرده در پیش درواں شد + پچوں در باز کردند -
 دوست خود را دہربانی نموده پڑسید کہ اسے برادر ! در آمدن
 تو بناگماں خیال سے چیز کردہ ام + یکے آنکہ شاید حادثہ
 واقع شدہ باشد - و بہ ملے اختیاج رومے نمودہ + دوم
 آنکہ دشمنی بہ قصد تو برخاستہ باشد - و تیرا در دفع آن
 مددگارے باید + سوم آنکہ از تنہائی بہ تنگ آمدہ باشی - و
 کسے خواہی کہ در گاہ و بیگاہ بہ کار تو پردازد - و من
 ہمہ اسرا ختام نمودہ آمدہ ام + اگر مال مے باید - رایتک
 یکسہ زر - و اگر ملک مے خواہی - رایتک من با شمشیر آہل
 حاضر - و اگر خدمتگار مے طلبی - رایتک کنیوک + دوست
 از رومے عذر خواست و گفت - ہزار آفریں بر دوست تو!
 کہ از من مال و جاں و ناموس دریغ نہ داشتی + اسے
 سنگ پشت ! آنچه با موش گفتی - باید کہ ریس را بسربری - و
 قرار دہی کہ اگر از موش رخصتہ رسد - آزرده نشوی + زارغ
 دریں سخن بود - کہ آہوئے از دور نمودار شد - سنگ پشت
 او ما دہربانی پڑسید - از گچا مے آئی ؟ آہو گفت - امروز
 پیرے در کین من بود - بہر طرف کہ مے رقت - قصد من
 مے نمود - کہ بختہ بدینچا آدم - سنگ پشت گفت -
 منروس - کہ ہرگز صیادے نزدیک تو درینچا نرسد + اگر
 بہ صحبت ما تیرا تمیل باشد - ازین چہ بہتر کہ دوستی ما

سه يار بيارے تو قوت يابد - چه خردمندان گفتند - اگر دوست هزار باشد - کم بايد شمرد - و اگر دشمن يک باشد - بسيار بايد دانشت + موش نيز از دفتر دانایي خود حریف چند که دليزير آهيو باشد - باز گفت - و زانغ نيز سخنان دوستانه ادا کرد + آهيو از گفتار رايها سبيل صحبت ايشان نمود - و بخود قرار همنامي داد + ياراں به نصيحت يارے دوستانه گفتند - که از بين چراگاه قدم بيروں مينه + آهيو قبول نموده در آن مرغزار مقام گرفت - و با يکديگر بسر ميروند - و پشتير نمود - که آنجا جمع شدند + روزی زانغ و موش و سنگ پشت بچاي مذکور فراهم آمدند - و انتظار آهيو می کشيدند + چوں زمانه گزشت - که آهيو نيامد - اندوهناک گفتند + آخر بر آن قرار يافت - که زانغ پرواز نمائد - و از احوال يار غائب خبری آورد + انديک زمانه نه گزشت - نور - که زانغ سر اسيمه و پریشان آمد باز نمود - که آهيو را بشتير دام بلا دیدم + سنگ پشت موش را گفت - که کار از من و زانغ گزشت است خلاصی او مجز بيارے تو اُميد نتوان داشت - ريشتاب - که وقت می گزرد + موش به رهنموي زانغ نزديک آهيو شد - و به برديدن بند آهيو مشغول شد + دريس مياں سنگ پشت رسيد - و از گرفتاري يار اظهار تنگدلي نمود + آهيو گفت - آس يار! آمدن تو در اینجا دشوار تر از واقع من است + اگر حبيب رسد - و موش بند را بریده باشد - من بیک پا جان دبرم - و زانغ پيرد - و موش در صحنه سوراخ پنهان شود - اما

شرا نه دشت پریدن نه پاسه گر بختن + رابن چه تعارف
 نمود که کردی ؟ سنگ پشت گفت - آه رفیق ! نیامدن را
 چگونگی روا داشتی - و زندگانی بے دوشان چه کار آمد ؟
 درین سخن نمودند که صیاد از دور پدید آمد - و موش از
 بند مجرین فارغ شد - آهوی بخت - و زارع پرید - و
 موش به شور و رخ و فرو رفت - و سنگ پشت هماغجا بماند +
 صیاد رسیده دام آهوی بریده یافت - و چپ و راست
 نگریستن گرفت - که آیا رابن دام را که مجرید ! نظرش
 بر سنگ پشت افتاد - با خود گفت - اگر چه رابن منار
 مضیر عوض آهوی بخت نمیشد - اما تری دست
 باز گشتن ناموس صیادی را زیان دارد - بی الحال او را
 برگرفت - و در توبره افکنده روی به شهر نهاد + رفیقان
 بعد از رفتن صیاد جمع شدند - و معلوم شد که سنگ پشت
 بشیر بشو صیاد است + فریاد از نهاد ایشان برآمد - و
 هر کدام در ماتم جدائی سخنان درد آمیز می گفتند - تا
 آنکه آهوی روی به زارع کرده گفت - آه برادر ! گروه
 و زاری بکار نیاید + سزاوار آنست که چاره اندیشیم -
 که بدال یار خود را خلاص کنیم + موش گفت - آه
 آهوی ! مرا حیل به خاطر رسیده است - که تو از
 پیش صیاد در آئی - و خود را مست و امدو بگی
 و انبائی که گویا بتو رسیده است - و زارع باید
 که بر پشت تو نشسته چنان وانماید که قصد چشیم
 تو دارد + ناچار چون چشیم صیاد بر تو افتد - دل بر گرفتار

تو خوش کند - سنگ پشت را مع رخت بر زمین نهاده
 روزه بر تو آورد + هرگاه که به نزد یک تو آید -
 لشکرها لشکرها از روزه دور می رود - نه آشنایان که
 از تو نا امید شود - و نه آشنایان که بر تو دشت یابد -
 زمانه دراز او را بخود مشغول گردانی + شاید که من
 سنگ پشت را خلاص داده گریزانیدن توانم + یا را
 بر تندیبر او آفرین کردند + آه و زاری به همان نوع
 که قرار یافته بود - خود را به صیاد نمودند + صیاد خام طبع
 بچون آه را دید - که لشکرها لشکرها می رود - و زاری
 تقدیر چشمش می کند - گرفتار آه را بخود قرار داده
 تو بره از پشت خود زهد - و در پی او شد + موش
 در ساعت بشد تو بره بریده سنگ پشت را خلاص نمود -
 و پس از زمانه دراز که صیاد از محشر می آید
 بنگ آمد مانده شده بر سر تو بره آمد و سنگ پشت
 را ندید - و بنگ آمد تو بره بریده یافت - اندیشه و فکر
 برو غالب آمد - که آنچه من می بینم - اگر با کسی بگویم -
 باور نکند + مگر آنچه در افسانه ها از رح و پری نشان
 می دادند - راست بوده است - این زمین پریا و آرمگاه
 دیوان است - به طبع جانوران این صحرا دیگر خود را
 نباید آورد + پس صیاد تو بره پاره پاره و دارم
 تمسک بر داشت - و روزه بگریز نهاد - و نذر کرد -
 که اگر سلامت از آن بیابان بیرون رود - دیگر شبانی
 صحرا پیرانین خاطر خود نگذارد - و دیگر صیادان را نیز

اڑ آمد و شد آں دشت باز داشت + چوں صیاد برگزشت -
 یاران اجمع آمدند - و لشکر را الٰہی سجا آورده بخش دفت
 بہ آرام آگاه خود رشتاقتند - و بہ برکت یک رخصتی روزگار
 بہ آسایش گزشت +

ایمن نہ ہون از فریب دشمنان

راے دایر شلیم بید پایے برہمن را گفت - کہ شنیدم
 داستان دوستان یکل + اکٹوں مے خواہم - کہ باز گوئی از
 حال دشمنان دوست رُوے و آشنایان بیگانہ ٹوے +
 برہمن گفت :-

حکایت - در ولایت اُجین بہ کوپہ بلند درختے بزرگ
 بود پُر شاخ و برگ - ہزار زاغ میش در آں آشیانہ
 داشتند - و آں زاغان را یکے بود رفیروز نام + شبے
 پادشاہ بومیں کہ او را شب آہنگ گفتندے - ہا لشکرے
 افبہ شبچوں بر زاغان زد - و بہ رفیروزی بر گشت +
 رُوے دیگر ملک زاغان لشکر خود را فراہم آورده گفت -
 شتخون بوماں و دلیرے رہیں شوماں دیدید ؟ و ازیں
 دشوار تر آن است - کہ چوں راہ خانہ ما و رفیروزے خود
 را دانستہ اند - باز دشت بزدے اُسٹوار تر نمابند +
 در میان ایشان چہار زاغ بودند - یکے زاغان را حتماد
 پایشاں مے کرد + پڑ رسید - کہ دریں کار رچہ اندیشہ
 باید کرد ؟ یکے گفت - اے یک ! پیش از ما دانشوراں
 گفتہ اند - کہ چوں کسے برابرے دشمنے نتواند کرد - از

خان و ماں دل باید برداشت۔ کہ ہر جاے خود ماندن
 خطرے است بزرگ۔ خاصہ بعد از ہزیمت و یک دوسے
 بہ دیگرے آورد۔ کہ تو دیس کار چہ اندیشید؟ گفت۔
 بہ یک حملہ دشمن از جاے رفتن و وطن چہیں سالہ
 گزاشتن از مردانگی نباشد۔ سزاوار چنان است۔ کہ
 استغداد جنگ نمائیم و یک خردمند سوم را پُر رسید۔ کہ
 راے تو چیست؟ او گفت۔ اگر بہ خراج برگرفتن از ما
 خوشنود شوند۔ قرار صلح دایم۔ و خراج فرستیم۔ و از
 دیم ایشان لین گردیم و پچوں قوت بہ ہوشمند چہارم
 رسید۔ او وزیرے بود دانا و کار شناس نام داشت و
 یک بہ او گفت۔ کہ مرا ہر خصم تو اعتماد تمام است۔
 بگوئے تا چہ کنیم۔ تا آنکہ کار بہ طریق دیگر ساماں رگید و
 زیر کہ ایشان پُر زور تر اند و دلیر و توانا۔ اکنون
 بہ آزمستگی چارہ کار باید جست و بہت

بہ شمشیرے یکے تا صد توان کشت
 بہ راستے لشکرے را بشکنی پشت

گفت۔ مے خیر اہم۔ کہ بعضے از سخاں در خلوت بہ عرض
 رسانم و یکے از اہل مجلس گفت۔ اے دانا! فائدہ مشورت
 آن است۔ کہ ہر کس از خردمنداں سخنے گوید۔ باشد
 کہ تیر فکر یکے بر نشانہ افتد۔ و مشورت جمع کردن
 دانش داشت۔ پس سبب آنکہ سخن را خلوت خانہ حوالہ
 مے عینی۔ چیست؟ گفت۔ راز مایے سلطنت پچوں
 کار مایے عوفی و معاملہ مایے رسمی نیست۔ کہ با ہر کس

تو اس گفت + گرفتہ۔ کہ اہل مشورت ہمہ خیر اندیش و
 دوستخواہ اند۔ از دوستان دوستان چگونہ خاطر جمع گردد و
 بر تقدیرے کہ خاطر ہم از ایشان جمع شود۔ تو چہ
 دانی۔ کہ دریں نزدیکی مجلس سخن چینی کہ گوش بر آواز
 یاشد۔ نیست و تا ہرچہ رہشود۔ بہ دشمن رساند +
 بسیار بوءہ۔ کہ ملک و پادشاہی بل حیات و زندگانی
 بہ آشکارا کردن رازے دادہ اند + پس راز خود را
 با بیچ کس نہ باید گفت + امیر پڑسید۔ کہ زہاں داشتن
 راز بہ چہ نوع باید و کار شناس گفت۔ کہ در پینہاں
 داشتن چنداں مبالغہ نماید۔ کہ گویا خود مخیرم آن نیست +
 ملک انہیں سخن روءے بخاتمت نہاد۔ و کار شناس را
 طنبیدہ اول پڑسید کہ سبب دشمنی در میان ما و ہوم
 چہ بوءہ است و گفت۔ در روزگار خودیم زانے حرفے
 گفتہ بوء۔ و ہومان را کینہ او ہنوز در دل است +
 امیر پڑسید۔ کہ چگونہ ؟

حکایت۔ گفت۔ کہ گروہے از پرندهاں فراہم آمدہ
 اتفاق نمودند۔ بریکے ما را پیشواے و امیرے باید۔ نا در
 روز ماندگی امداد نماید + کیے نام براسے پادشاہے مے بوء۔
 و دیگرے روسے ساخت۔ تا توبت بہ ہوم رسید + جمعے
 اتفاق کردند بر آن کہ او را امیر گردانند۔ در رد و
 قبولی ایں سخن در میان یک دیگر نزاع شد۔ تا آنکہ قرار
 یافت بر آنکہ دیگرے را کہ دیوں مشورت نعل نباشد۔
 از و پڑسید۔ ہرچہ گوید۔ بہ قبول شدہ و انکاہ از دور

زاغے پیدا شد + گفتند - اینک شخصی کہ دریں مجلس
 نبود - از وزیرِ سیم + صورت حال گفتند - و صلاح کار
 طلبیدند + زاغ جواب داد - کہ میں چہ اندیشہ نا دروست
 و سوداے مجال است + بوم شوم را با حکومت و
 سزوری چہ نسبت - باز بلند پرواز را چہ افتاده ؟
 و طاؤس رعنا را چہ شدہ ؟ و ہماے سعادت سایہ را
 چہ پیش آمدہ ؟ و عقاب والا شکوہ را چہ بلانہ ؟
 اگر تمامی این مرغان ہلاک مے شدند - شائشہ آں بود -
 کہ مرغان بے ملک روزگار را مے گزرانیدند - و بیگ
 اطاعت بوم را بر خود مے پسندیدند - کہ او باوجودیکہ روی
 زشت - و دانش کوتاہ دارد - صفت تکبر را مے گزارد +
 گرفتہ - کہ اینہا را چارے کواں ساخت - میں را چہ علاج ؟
 کہ از کوی بزر اعظم کہ حیات بخش عالم است - محروم
 گشتہ + زہار ! کہ میں اندیشہ نا دروست در گزیدہ -
 شما را در میان خود امیرے معین باید کردہ - کہ ہر مے و
 حادثہ کہ مے نماید - از مے خردمندی سرانجام
 نماید - چنانچہ آں خرگوش کہ خود را ایلچی ماہ ساخت - و
 بہ تہریر دروشت بلاے عظیم را از خود رفع کردہ + مرغان
 پز رسیدند - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - سالے در ولایت فیلاں در جزائر
 زیر باد باران نہ بارید + فیلاں از رنج تشنگی بے تاب
 شدہ پیش ملک خود بنالیدند + ملک حکم کرد - تا کار آگاہان
 از برائے آب بہر جائے شناختند + ناگاہاں بہ سر چشمہ

رسیدند۔ کہ آل را چشمہ ماہ سے گفتند + جلسہ شرف
 بود۔ آجے بے نہایت داشت۔ و بر بنموئے ایہنا ملک
 فیلاں با مجملہ چشم و شکریاں بہ آب خوردن شوے
 چشمہ رفت + بر حوالے آل چشمہ خود گوشے چند خانہ
 کردہ بودند۔ از آمد و شد پیلاں زخمی بہ ایشان رسیدن
 گرفت۔ و پائمال فیلاں شدن گرفتند + روزے بہ
 خود گوشاں بہ اتفاق پیش ملک خود رفتند۔ و گفتند۔
 تخت نشینی از بہر داد دادن است۔ نہ از براے
 شاد زیستن + آے ملک داد ماریدہ۔ و انصاف ما از
 پیلاں بسنان + ملک گفت۔ کہ این آساں کاے نیست۔
 کہ سوسری در آل آخانہ کنند + باید کہ ہر کہ در میان
 شما دانستہ دارد۔ حاضر شود۔ تا مشورتے کردہ شود +
 در میان خود گوشاں تیز ہوشے بود و ہر روز نام + چرخ دید۔
 کہ کار بہ این جا رسید۔ پیش آمد۔ و گفت۔ مرا بہ ایچی گری
 نزد یک فیلاں فرستید + ملک فرمود۔ بہ مبارکی باید رفت۔
 و خود مے دانی۔ کہ ایچی پاوشہ زبان او باشد + پس
 ہر روز از بازگاہ ملک بیرون آمد و صبر کرد۔ تا آنکہ
 شب شد۔ و ماو جہاں آرا عالم نملانی را نورانی ساخت۔
 گوے یہ جزیرہ فیلاں آوود + اندیشہ کرد۔ کہ در
 نزدیکی آل سنگاراں مرا بنیم جان است + با رای
 کوہ پیکراں ملاقات نہ باید کرد۔ بہجت آنکہ غور در سر
 دارند۔ پڑوائے دشکیناں نمایند بہتر آل مے نماید
 کہ بر بلندی بر آیم۔ و پیغامے کہ دارم۔ از دور

پمنازم + اگر در محل قبول افتد - زہے دولت - و اگر کارگر
 نباید - بارے جان سلامت بخودہ باشم + پس بر بلندی
 رفت - و از دور آواز داد - کہ من فرستادہ ام + چوں
 ملک فیلاں آگاہ شد - ازو سخن پرسید + بہروز جواب
 داد - کہ ایچھی ہزچہ گوید - برو گرفت نیست + آئے ملک
 فیلاں ! تو سے دانی - کہ ماہ میر بازار شب است - و
 نائب شہریار روز + اگر کسی خلاف او اندیشد - و
 پیغام او بگوش ہوش نشنود - تیشہ بہ پاس خود زدہ باشد -
 و در ہلاک خود بہ دست خود کوشیدہ + ملک فیلاں از
 جا در آمدہ پرسید - کہ مضمون پیغام چیست + بہروز
 گفت - ماہ فرمودہ است - ہر کہ بر توانائی و زبردستی
 خود مغرور شود - و زبردستان را بہ ہجر و ستم از پاس
 در آرد - خود را در گرداب ہلاک افکند - و تو بہ این
 غرور کہ از دیگر بہارم روزگاریکی - فصد چشمہ من
 کردہ - و لشکر خود را بدیں موضع آوندہ - و تیرگی
 تمام بہ آن آب رسانیدہ - آیا تو ندانستہ ؟ کہ ہر کہ
 این جا آید - جان سلامت نبرد + من غمزدانی در
 حق تو خیال کردہ بہ پیغام آگاہ ساختہ ام - اگر سر
 خود گیری - بہتر - و گرنہ خود بیاہیم - و اذارت ہمیشہ -
 و اگر دریں پیغام شک داری - ہمیں ساعت بیا - کہ
 من در چشمہ خود حاضریم + ملک فیلاں را انہیں سخن
 عجب آمد - و بسوے چشمہ رفت + عکس ماہ در آب دید +
 بہروز گفت - آئے ملک ! قدرے آب بردار - و روے -

سُشتہ سجدہ بجا آر + باشند۔ کہ ماہ در مقامِ ترحم
آمدہ از تو راضی گردد + رفیل خُرموم دراز کرد + پچوں
بآب رسید۔ محفشی در آب پدید آمد۔ و رفیل را چُناں
نمود۔ کہ ماہ سے جُنبہ۔ آواز داد۔ کہ اے ایلمچی! پچوں
خُرموم در آب کردم۔ ماہ از جلے رفت + بہر روز گفت۔
آرے زود تر سجدہ کن۔ تا قرار گیرد + ملک فیلاں قبول
کرد۔ کہ دیگر آٹھا نیاید۔ و فیلاں را بہ خواستہ آں چٹمہ
نیارد + بہر روز رابیں مژدہ بہ شاہ خردگوشاں ہزد۔ و از
بلایہ سیاه ایمن ساخت + رابیں دانستان برائے آں آورد۔
کہ در میان شہا زیر کے باید۔ کہ کارے تواند ساخت۔ اگر
در رابیں وقت زیر کے در مشاوریٹ شہا جودے۔ کہے
گذاشتے۔ کہ رقم شاہی بر نام جوم شوم کشیدہ شدے +
پس پاؤشاہ باید۔ کہ وفادار جودے۔ و اگر نہ بہ رعایا
بیچارہ آں رسد۔ کہ از آں گڑ بہ بہ کنیک و تہہو رسید +
مردغاں پڑ رسیدند۔ کہ چگونہ ؟

حکایت۔ زانغ گفت۔ من در دامن کوہے بر درخت
آشیاں داشتم۔ و در ہمسایگی من کبکے وطن داشت۔
و مرا بہ دیدار او خرمی حاصل جود + ناگاہ غائب شد
و بر آں زمانے دراز گزشت۔ پختانیکہ گماں جردم۔ کہ او
ہلاک شد + بعد ازاں تہہوے آمد۔ و در آشیاں او
قرار گرفت + پچوں یک چندے بر آں حال بگزشت۔
کبک باز آمد۔ دیگرے را دید۔ گفت۔ جاے من
خالی کن + تہہو گفت۔ حالا خانہ در تصرف من است۔

اگر حقّ داری۔ ثابت کن + کار بہ ستیزہ افشامید + چند امر کہ
 من استیاب. صلح انجیختہ۔ بجائے نہ رسید۔ و مقرر شد۔
 کہ رُجوع بہ حالکے عادل نمایند + کتبک گفت۔ دیس نزدیک
 گزیدہ ایست ہر ہیزگار۔ خدا نرس۔ آزار جاندار کے اندر
 ہرگز نہ آید۔ نزدیک او باید رفت۔ تا کار بہ آخر
 رساند + ہر دو راضی شدہ پیش او رفتند۔ و من
 در پلے ایشان روان گشتہ خواستم۔ کہ احوال را نظارہ کنم +
 گزیدہ را چوں چشم بر ایشان افتاد۔ چوں سالوساں سر
 بہ سجہ زیادہ ماند + کتبک و نیہو از کردار او در تعجب
 شدہ در توقف ماندند۔ تا آنکہ سر از سجہ برداشت۔
 کتبک و نیہو دعوئے بعرض رسانیدند + گزیدہ گفت۔ اے
 جواناں! پیری در من اثر کردہ است۔ و چشم و
 گوش و دیگر حواس را ضعیف تمام پیدا شد۔ نزدیک تر
 آئید۔ تا من از سخن ہر دو آگاہ شدہ محکم توانم کرد۔
 تا غایغ اقبال پیشتر آمدند۔ بہ یک حملہ ہر دو را گرفت۔
 و مقدمہ را از گوشت لذیذ ایشان بزرگ و نوا داد +
 راین داشتن برائے آں آوردند۔ تا معلوم شود۔ کہ
 بر بے وفایاں اعتماد نشاید + کار۔ بوم شوم ہمنوارہ
 فریب و اتفاق است۔ و بر عیبہای او ہمہ عالم را
 اتفاق + مغان از شنیدن راین سخن یک بار از آں کار
 باز آمدہ عزمست برداشتند۔ بوم را با پیری فسخ کردند۔
 و آں بوم خاکسار راغ را گفت۔ کہ اے سیاہ بے شرم!
 مرا بہ سر رسیدی + بعد ازین در میان ما و تو

تنہم دشمنی کا شتہ شد۔ کہ بیخ او از زیریں گزشت۔ و
 شلیخ او بہ آسمان رسید + زاغ از گفتہ خود پیشیاں
 شدہ با خود مے گفت۔ عجب کارے نا دانستہ پیش کر گفتم۔
 و براے خود دشمنان ستیزہ خوے بر انگیزتم۔ مرا با نصیحت
 مرغیاں رچہ کار بود + زباں را بہ شکل تیغ آفریدہ اند۔
 بے ضرورتے از نیام کام بر آوردن گلوے خود بریدن
 است۔ و سر خود با حقن + راس خود باعث دشمنی میان
 ما و ہوم + ملک گفت۔ اے کار شناس! اکنون اندیشہ
 کار لشکر بیان ما کہ سوختہ نار بر سر ہومماں شدہ اند۔
 رچوئے خیال کردہ؟ کار شناس گفت۔ آریچہ وزیر این
 روشن راے از جنگ و صلح و گزاشتن وطن و قبول
 کردن باج و خراج گفتہ۔ بیچ گدام پسندیدہ نیست۔
 کار را کہ بہ راستی سائنہ نشود۔ بہ حیلہ پیش باید برد۔
 چنانچہ بعضے دزدان گوسفندے از دست زاہدے بہ حیلہ
 ہیروں آوردند۔ ملک پوچسید۔ کہ چگونہ؟
 حکایت۔ گفت زاہدے گوسفندے فرو بہ خریدہ رستے
 در گردن او ہشتہ بجانب صومعہ خود مے کشید۔ و در
 راہ طائفہ دزدان گوسفند را دیدہ چشم طمع بر گشادند۔
 ہر چند دہ باپ گرفتہ آں صفحہ نمودند۔ صورت نہ ہشت +
 آخر راے ہمہ بہ حیلہ قرار یافت + پس یک کس از آنرا
 پیش آہ۔ و گفت۔ اے پیر! راس سگ را از سنجی
 آوردی؟ دیگرے برو گزشت۔ و گفت۔ راس سگ را سنجی
 مے۔ ہی؟ سو م گفت۔ اے پیر! مگر سبیل شکار داری۔

کہ سگ بدست گرفتہ ؟ دیگرے از عقب آمدہ پُرسید۔
 کہ ایں سگ را بچند خریدم ؟ یکے مے گفت - ایں
 سگ شبان است + یکے طعنہ مے زد۔ کہ ایں مزدور
 لباس پزہیز گاران است - چرا دست و جامہ بدیں سگ
 آلودہ مے سازد۔ دیگرے مے گفت۔ کہ زاہد ایں سگ را
 برائے خدا پرورش خواہد کرد + از بسیارے سخن شنیدے
 در ویں زاہد پدید آمد۔ گفت۔ کہ رفوشندہ ایں جانور
 چادو گرے بودہ۔ کہ بہ چشم بندی سگ را در نظر من
 گوشفند نمودہ + ہماں دم زاہد دست از گوشفند باز داشت۔
 و جانب فروشنده رواں شد + دُرُداں گوشفند را گرفتہ
 بہ خانہ بُزدند۔ و کارڈ بر گلوے او راندند + زاہد را
 از فریب ایشاں ہم گوشفند از دست رفت و ہم زر +
 ایں داستاں برائے آن آوژدم۔ کہ ما را نیز طریق
 حیلہ گری پیش باید گرفت + ملک زاغاں گفت۔ ہیار۔
 آچہ داری۔ تا بدار عمل کنم + کار شناس جواب داد۔
 کہ من خود را فداے ایں کار خواہم کرد + ہلاک یک کس
 کہ مروجہ بقایے خشمے کثیر باشد۔ بحین صلاح است +
 مضاحت در آن مے بینم۔ کہ ملک در مجلس عام بر من خشم
 کند۔ و پندارم۔ تا پر و بال من بکنند۔ و خون آلودہ
 و زخم زده در سیر ہمایں درخت کہ آشپاژ ما است۔
 بیفکنند۔ و ملک با تمامی لشکر برود۔ و قلاں جا مقام
 فرمودہ منتظر آمدن من باشد۔ تا من دام حیلہ در راہ
 ایشاں انداختہ بیایم + پس ملک از خلوت خشم آلودہ

بیرون آمد + تمام لشکر انتظار داشت - تا از خلوت شاه
 و وزیر چه جلوه دهد + چوں ملک را خشمگین یافتند -
 سرها در پیش افکندند اندیشناک شدند + ملک فرمود -
 تا کار شناس را پر و بال بر کنند - و سر و پایش خویش
 ساخته در زیر انداختند - و خود به لشکر و حشم از موضعی
 که قرار یافته بود - روان شد + تا هنگام شام ملک بومان
 دیس اندیشه که چوں زاغان را شکسته بال ساخته ام -
 اگر امشب دیگر شبخون ما بر ایشان می رسد - کار تمام
 می شود - بر شبخون قرار داده به وطن گاه زاغان روان
 شدند + چوں لشکر بومان رسید - نه از زاغان اثری بود و
 نه خبری + کار شناس زیر درخت بر خود می پیچید - و
 نرم نرم ناله می کرد + بومی آواز ناله او شنیده
 به ملک باز گفت - ملک با محرمی چند که مقرربان درگاه او
 بودند - بر سر او آمده پرسید - که کیستی ؟ و حال تو
 چیست ؟ کار شناس نام خود و نام پدر باز گفت - و
 منصب وزارت خود عرض نمود + ملک بومان پرسید - که
 وزیر با تدبیر تو بودی - به چه گناه خراب شدی ؟
 کار شناس گفت - صاحب در حق من بدگمان شد - و
 حایذال وقت یافتند - به محنت مرا بدین حال رسانیدند +
 ملک پرسید - که موجب بدگمانی چه بود ؟ گفت - ملک ما
 بعد از شبخون شما وزیران را طلبیده - و چاره کار
 پرسید - و بدین من رسید - گفتیم - ما را به لشکر بوم
 نایب براری نیست - و به سخت بلنداں در افتادن از

پایہ خود بر اُفتادون است۔ صلاح کار آن است۔ کہ
 ایچی فرستیم۔ و در صلح ز نیم + ملک ما معتبر شد و
 گفت۔ ایس چہ سخن است۔ کہ مے گوئی؟ مرا از جنگ
 بوماں مے ترسانی۔ من بار دیگر زباں بہ خیر خواہی
 کشادم و گفتم آے ملک! از شاہراہ صلح باز گرد۔
 دشمن قوی حال را بہ چاہلوسی رام توں کرد۔ مے زینی۔ کہ بگاہ
 ضعیف۔ بواسطہ ملایمت از باد برفتہ بہ سلامت رسید۔ و درخت
 بسیار شاخ۔ بواسطہ سخت رُوئی از بیخ برکنده شود؟ زباں
 از نصیحت من در خشم شدہ مرا تہمت کردند۔ کہ تو بہ طرف
 نوم تمیل داری + ملک بہ قول دشمنان از من رُو گردانید۔
 و بہ ایس حال کہ مے زینی۔ گرفتار ساخت + ملک پُرسید۔
 بیچ فرستیدی۔ کہ ایشان چہ مے گفتند؟ و بچہ قرار داد
 رفتند؟ کار شناس گفت۔ در خیال ایشان چنان دیدہ ام۔
 کہ اندیشہ جنگ بہ خاطر دارند۔ و کار ساز گئے ہزد
 مے نمایند + ملک بوماں بہ یکے از موزرا پُرسید۔
 کہ کار زباں چگونہ مے زینی؟ گفت۔ قتل او را
 غنیمت باید شمرد۔ کہ دیس اگلہ نیم افسردہ آنتے مے بہنم۔
 کہ فرو رفتاندن شغل آں از محالات است + کار شناس
 بہ دزد دل رسانید و گفت۔ بہیت

مرا خود دل دزد مند است و ریش

تو نیزم نمک بر جراحت مریش

ایس سخن در باب بوماں اثر مے کرد۔ و رُوے ارد
 باز گردانید۔ و دیسے را پُرسید۔ کہ تو چہ مے گوئی؟

گفت۔ من در ششتن او هیچ نگویم۔ کہ اہل مروت چوں
دشمن را شکستہ و بے چارہ بینند۔ احسان نمایند۔ بہ زہار
آمدہ را اماں باید داد۔ و از پا افتادہ را دست باید گرفت۔
و بسا کارها مرسوم را بر دشمن رہزواں گزداند + بعضے
صورتها باشد۔ کہ بدیدن آن بر دشمن بجز بخشایش سزاوار
نباشد۔ حال این ناغ ہم از آن قبیل است + ملک وزیر
سوم را پڑسید۔ کہ راسے تو دریں قضیہ چہ حکم مے کند؟
گفت۔ بہتر آن است۔ کہ ملک لباس زندگانی ازو
بر نکشد۔ خلعت اماں دادہ تربیت او نماید۔ تا او نیز
قدر جان بخشی شناختہ طریق اخلاص پیش گیرد۔ و
خردمندان در آن کوشیدہ اند۔ کہ گروہی را از میان
دشمن بیرون آرند۔ و سنگ تفرقہ در جمعیت ایشان
انداختہ بہ ہر حیلہ کہ توانند۔ دو گروہ سازند۔ کہ
تخالف سخن دشمنان موجب فراغ خاطر دوستان باشد۔
چنانکہ خلافت دُرُود و دیو سبب جمعیت خاطر زاید شد۔
ملک پڑسید۔ کہ چگونه؟

حکایت۔ گفت۔ کہ پازساٹے پاک سیرت صبح و شام
عبادت مے گزرانید۔ یکے از مريدان صادق گاؤ میشنے
جہاں و فزیر و شیردار بر سبیل نذر پیش شیخ آورہ
دُرُودے از آل آگاہ شدہ رُودے بہ عبادت خانہ پازسا
پہاد۔ و با دیوے دو چار شد + دُرُود پڑسید۔ کہ تو کیستی؟
و سچا میروی؟ جواب داد۔ کہ دیوم۔ و پیش فلاں
پازسا مے روم۔ کہ دکان ما شکستہ و بازار نمود را گرم

کرده است + می خواهم - که اگر فرصتی یابم - او را
 هلاک کنم - اکنون باز گوی - که تو کیستی ؟ دُرُود گفت -
 من مرد عیار پیشه ام + و شب و روز در آن اندیشه که
 بازی کسے ببرم + حالا می روم - که همان پازسا گاؤ بیشه
 فریب دارد - آن را دُرُودیده بکار برم + پس با یکدیگر
 شبانگاه - بخانه زاهد رسیدند + پازسا و گاؤ بیشه قدری
 چشم گرم کرده بودند - دُرُود اندیشه کرد - که اگر دیو قصد
 گشتن او کند - شاید فریاد برکشد - و مردم آگاه شوند -
 گاؤ بیشه از دست رود + دیو نیز در فکر افتاده - که
 اگر دُرُود گاؤ را از خانه بیرون کند - تواند نمود - که
 پازسا از آواز دُرُود بیدار شود - و گشتن او در توقف
 افتد + پس دُرُود را گفت - که میخواهی ده تاج پازسا را بکنم -
 آنگاه تو گاؤ را ببر + دُرُود گفت - تو توقف کن - تا من
 گاؤ را ببرم - آنگاه تو او را بکش + این خلاف در میان
 ایشان بجنگ کشید + دُرُود آواز داد - که اینجا دیو است -
 می خواهد که ترا بکشد + دیو نیز فریاد برداشت - که
 اینجا دُرُود است - می خواهد - که گاؤ ترا برود + پازسا
 بیدار شده - و خروش در گرفت + همسایگان در آمدند -
 آن هر دو را بگریختند - و نفس و مالی پازسا بسبب خلاف
 دشمنان بسلامت ماند + **پیوست**

چو در لشکر دشمن افتد خلاف

چرا تنب باید کشید از غلاف

چون وزیر مسلم سخن به آذر رسانید - وزیر اول

بر آشفت و گفت - من می بینم - که راین زاغ شما را
به افسوس فریفته کرده است + مبادا که از سخن راین
مکار فریب بخورید - و به شقیدو او که موای خول ازو
می آید - از راه بروید + هر دشمن که بسبب دوری راه
قصد او نتواند کرد - اول خود را نزدیک گرداند - و
بلا تفاق و مدارا غیبتش را محرم نماید - و چون از کانه
آگاه شد - فرصتی طلبد - و کیست خود بکشد + زاغ گفت
اے پادشاه دل آزار چچین رستمی که بمن رسیده و بخیله چه
مناصبت دارد ؟ همه کس می داند - که راین رخنه بخور
پادشاه مخالفت من با زاغان نبوده است + وزیر گفت -
که دیده و دانسته به راین حال خود را در دادم +
پشیمانی کسی نبوده - که رجعت هلاک دشمن خود را در گرداب
هلاک انداخته اند - چنانکه آل بوزینه خود را بکشتن داد -
۱۱ انتقام یاران حاصل کرد + ملک بوماں پسر رسید -
که بچینه و ...

حکایت - گفت - که جمعی از بوزینه ها در جزیره وطن
داشتند - که میوه های تر و خشک درو بسیار بود + یک روز
خزسه بر ایشان گروشت - و با خود گفت - روا باشد که
من به صد هزار رخنه سر خارای با پنج گیاه به بدست آورم -
و این بوزینه ها در بین گوشه میوه های تازه و سخورند پس قصد
کرد - که در میان بوزینه ها در آمده جمعیت ایشان را برهم
زند + بوزینه ها فریاد بر کشیدند - و هزار بوزینه هجوم آورد
خزسه را به ضرب پراکنده ساختند + خزس خام جمع

بز صحت تمام از میان بُوزینه با دجست - و خود را بکوچستان
 رسانید + و نعره و شروش بر آورد - آنچنان او گرو آمدند -
 و واقعه حال پُرسیدند + و خبرش در مَشهد و ارقعه خود را باز
 راند - و گفت زبته بے ناموسی - که خبرش قوی تبیل را
 بُوزینه ضعیف پیکر به این حال رساند ! صلاح آن است -
 که همدانستان شده ارتفاق نمائید - تا به یک ششخو رُوزگار
 زندگانی ایشان تیره سازیم + آخر شبه رخوساں از کوه
 فرود آمدند - و رُوس به جزیره بُوزینه با نهادند + قضا را
 ملک بُوزینه با با جمعی از اعیان دولت به تفریب شکار آن
 شب در صحرا مانده بود - و بُوزینه با به دیگر از مجوم دشمن
 غافل + هر یک در منزل خود آرمیده - که رخوساں یکنبار
 بر آنها ریختند - تا بُوزینه با را خبر شود - ایشان با آن
 گشته شدند - و اندک خسته و مجروح جاں از آن و رطبه
 خونخوار بر کنار میزدند - رخوساں پُحویش به بر نعمت را
 از دشمن خالی دیدند - طرح اقامت انداختند - و آن خبر
 بستموده را بر خود امیر ساختند - و هر رفته که بُوزینه با
 در چندین سال ذخیره نهاده بودند - به تصرف خود آوردند +
 رُوز دیگر ملک بُوزینه با که ازین حال غافل رُوس به جزیره
 نهاد - در میان راه گرو به بر زمین خورده رسیده آغاز
 داد خرابی کرد + ملک از شنیدن این واقعه انگشت
 خیرت به دندان گزیدن گرفت - و در میان ایشان یک بود
 میمون نام به عقل و فراست آراسته - پُحویش ملک را
 حیران و سرگردان دید - زبان نصیحت بر گشود - که

بے صبری در بلایان شائسته دانشوران است و چاره درین
 کار آن است که صبر باید کرد - و به تدریج در دست علاج
 واقع باید نمود و ملک بوزینه پیوستید - که چاره را پس کار
 چگونه توان کرد ؟ میموی خلوت طلبید - و محفت - میخواهم -
 که جان خود را باخته و انتقامی برای دوستان گرامی که از
 جان گرامی ترند از دشمن بکشتم - ملک بر قوت من در پیج بخورد -
 و از وفاداری یاد آورد و ملک محفت - را پس کار را چگونه می کشی ؟
 میموی محفت که تدریجی اندیشیده ام - که ایشان را در میان
 مزد آزمای به آتش سموم بسوزم و صلاح آن است - که
 بفرمائی تا گوشه ای مرا به دندان بر کنند - و دست و
 پای من در هم شکنند - و شب به کنای گوشه که آرامگاه من
 بود - پیفکنند - و ملک با جمیع ملازمان در اطراف این صخره
 پراکنده شود - تا دو روز بگذرد - و صبح رسوم روز برپایند -
 و در منزهات خود بفرغت بنشینند - که از دشمنان اثری
 نخواهد بود و ملک فرمود - تا گوشه ای او را بر کنند و دست
 و پایش در هم شکسته به کنای بپندارند و میموی همه شب
 ناله می کرد و ملک خراسان به سیر بیرون آمده بود - ناله و
 زاری او شنید - و دنبال آواز رفت و میموی را بدان
 حال دید - باوجود سخت روی بر دے - رحم کرد - و پیوستید و
 میموی بفرست در یافت - که پادشاه آن قوم است و
 آغاز بر ما و شنا کرد - و محفت - که من وزیر پادشاه
 بوزینگانم - و به اتفاق به شکار رفته و شب بچون درین
 مغر که حاضر بودم - روز دیگر خبر مقدم ملک یافتم و ملک

یوزبینه بوا برسطر اعتماده که بر تدبیر من داشت - ایتنا
 چاه را بر کار نمود - و من او را از روستای نیکو خوانی
 گرفتم - صلاح آن است - که مکر ملازمت ملک بندیم - و
 در سایر دولت او بگوشه و گوشه بسازیم + ملک از سخن
 من بر آشفت + چون دوم بار نصیحت کردم - بفرمود - تا
 من این بمنه خواری آید - و بقوم نمود گفت که این از
 اوداران پادشاه خوس است - حکم کرد - که در همان جزیره اش
 دینفکنید - تا به زمین - که چگونگی آنها رعایت او خواهند نمود +
 این گفت - و چنان از دزد گریخت - که ملک خراسان را
 نیز فطرای اشک بر زمین افتاد + ملک گفت - حالا
 یوزبینه ما گجا هستند ؟ جواب داد - که بیابانی است - که آن را
 مرد آزما می گویند - آنگاه از هر طرف لشکر جمع
 می کنند + زود باشد - که با سپاه خود خوار شوم آرد +
 ملک خراسان از جا می در آمد - و گفت - آه میموم !
 مصلحت چیست ؟ میموم گفت - اگر مرا پاسبان بودی -
 من را به خبر بر ایشان می بردم + چه کنم - که رفیق
 برین دست و پای میبستر نیست + ملک گفت - من ترا
 سجد می توانم برد - پس آواز داد - تا خیل سپاه
 حاضر شدند + گفت - آماده باشید - که امشب بر دشمن
 می زنم + همه سواران آماده کردند - و میموم را بر
 پشت خرس بسته روستی براه آوردند - تا بسیر بیابان
 مزد آزما می رسیدند + میموم گفت - زود بشتابید - که
 پیش از رسیدن میموم روزگار را بر ایشان سپاه کنم +

خوشنای بشوق تمام قدم در آں ریاباں نهادند -
 و بپایے خود بہ میدان اجل در آمدند و روز روشن
 شد - و از بوزینگان اثرے پیدا نگشت + بمیوں
 پنچناں برفتن شتاب مے کرد - و بہ افسوں و افسانہ
 ایشان را مے فریفت - تا وقتے کہ ہوا گرم شد - و
 ریک تفسیدن گرفت و سموم سوزندہ وزیدن + ملک
 رُوسے بہ بمیوں کرد - کہ رابں رچہ ریابان است -
 کہ از ہیبت آں دہا در تاب و چکر کباب مے شود ؟
 بمیوں گفت - اے سنگار دل آزار ! رابں ریابان اجل
 است + دل خوش دار - کہ ہمیں سموم شہا را خاکستر
 سازد + دریں سخن بُوَدند - کہ نفی سموم رسید + ملک
 خوشاں را با تمام سپاہ و بوزینہ را بر جاسے خود
 بگذاخت - و یکے زندہ بیروں نیاد + روزِ رسوم کہ
 وفدہ بُوَد - چوں ملک بوزینہ با لشکر خود بحیرہ آمد -
 مملکت را از غبارِ اغیار پاک دید + رابں داشتاں
 ہاں آورد - تا ملک محکوم کند - کہ رکیہ داراں
 بہ رحمتِ لَدُنِ انتقام از سر جاں برخاستہ اند +
 ملک بوماں گفت - رابں چہ بے مہری است - کہ
 دزد مہرے را کہ بہ ہوا داریے ما چنیں آزار
 رسیدہ باشد - ما نیز در آزار او یکوشیم ؟ پس
 بفرمود تا آں زاغ را بعزت برداشتند + وزیر گفت -
 اے ملک ! چوں بہ سخن من انتفات نکزدی - بارے
 زندگانی با او چوں دشمنان باید کرد - و یک

چشم زدن از فریب او اسیرن نباید بود + ملک ایزدیں
نصیحت اغراض نمود - و زانغ در خدمت او بعزیزت تمام
مے زیرست + زورے در مجلس عام گفت - ملک زانغان مرا
بے موجب آزارے رسانیده است - تا کہینہ خویش ازو
نخاہم - قرار نگیرم - و تا من در صورت زانغان ام بدیں مراد
نخواہم رسید - و از اہل زورگار شنیدہ ام - چوں مطلوبے
در آتش بسوزد - ہر دوائے کہ در آن حالت کند - مستجاب
گردد + اگر راسے ملک پستہ کند - فرماید - کہ مرا بسوزند +
در آن لحظہ کہ گریخت آتش بہ من رسد - از پروردگار
نمود و خواہم - کہ مرا بومے گردانہ - مگر بدیں وسیدہ ہر آن
شہنشاہ دست یابم + دریں مجمع آں بوم کہ در شکتین
کار شناس راہنہ تمام داشت - حاضر بود + ملک ازو پوچسید -
کہ دریں سخن چہ مے گوئی ؟ وزیر جواب داد - کہ شعبہ باز
است - فریب اینکجہ + ملک بوماں پچنانکہ قاعدہ دولت
برگشتہا باشد - نصیحت وزیر دانا نشنید + زانغ ہر روز
جکاپتے دلیہیر و ہر شب افسانے بے نظیر مے آورد - تا
محرم خاص شد + ناگاہ فوجتے نگاہ داشتہ پیش زانغان رفت +
فیروزہ شکستہ خاطر شدہ پوچسید - کہ اے کار شناس ! چہ
ساختی ؟ گفت در مہلاں کوہ غارے است نہ زورما بوماں
در آن جمع مے شوند + در آن نزدیکی ہیرم جھک بسیار
است - ملک فرماید - تا قدرے از آن برداشتہ بر دیہ غار
جمع کنند - ذمن از منزل شایاں کہ در آن نزدیکی است -
قدرے آتش پیارم - و بر ہیرم انگنم - و ملک فرماید -

تا راغایاں پر ما را در جیش آرشد۔ تا آرتش افرودہ گزرد۔
 ہر بوم کہ از آں بیرون آید۔ بسوزد۔ و ہر کہ بیرون
 نیاید۔ از دود خفہ شود۔ و زہرید۔ و یک را راہیں
 تدریر بخش آمد۔ و بہ راہیں تدریر بومان را سوختند۔
 و راغایاں را فنج مکرر دست داد۔ و روزے بر زبان
 یک گزشت۔ کہ آے کار شناس! در صحبت بومان مدت
 دراز چگونہ صبر کردی؟ کار شناس گفت۔ مزد اگر صلاح
 کار در آن بیند۔ کہ خدمت فرو فرے از خود باید
 بسر برد۔ بہاں راے پیش گیرد۔ تا بمقصود رسد۔
 چنانکہ مارے مصلحت خود در آن دید۔ کہ خدمت خو کے
 اختیار کند۔ و یک پوسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ گفت۔ کہ ضعف پیری در مارے اثر کردہ
 بود۔ بواسطہ نا توانی بان خود گفت۔ کہ حالا ہناسے کار
 بر کم آزاری باید رہاد۔ و ہر خواری کہ انہیں رہگذر
 رسد۔ بہ آن باید ساخت۔ پس بکنار چشم رفت۔ کہ
 در آن خوکاں بسیار بودند۔ و یکے در کار داشتند۔ و مار
 خود را اندوہناک بر خاک راہ انداخت۔ و خو کے بسر داشت
 او رسیدہ پوسید۔ کہ ترا بغایت غمگین مے بینم۔ سبب
 چیست؟ جواب داد۔ کہ سبب زندگانی من شکار خوگ
 بودہ است۔ و امروز واقعہ پیش آمدہ کہ صید کردن
 ایشان بر من حرام است۔ اگر بمقتضی خواہم۔ کہ یکے
 از ایشان بگیرم۔ نتوانم۔ آں خوگ رفت۔ و یک خود
 را خنجر کرد۔ و پادشاہ خوگاں منتخب شدہ نزدیک مار آمدہ

پُرسید۔ کہ بچہ سبب میں حادثہ ہو تو رسید؟ مار گشت۔ کہ
 قصہ غوکے سرورم۔ او از ترس من گریخته خود را در خانه
 پائسائی افکند۔ از عقب وے بخانه درآمد۔ خانه نزدیک
 بود۔ و پس پائسائی افکند + انگشت بزرگ پای او بمن رسید۔
 بدست هشتم غوک است۔ از حرص و نهانے برو فرو بردم۔
 و او بر جاسی خود سرور شد + پائسائی یافت۔ از شوز
 فوزه قصہ من کرد + من روے بصورتی بخدمت + شتابان
 میرقم۔ و پائسائی عقب نفیس می کرد و می گفت۔
 کہ از پزور و کار می خواهم۔ کہ مرا بخوار و بے مقدار
 گرداند۔ و مرکب ملک غوکاں ساند۔ و هرگز قادر
 نشوی بر خور و غوکاں۔ مگر یہ رنیم تصدق آنچه ملک
 بتورده + اکنون دعا می او مستجاب شده است۔
 یہ ضرورت راں جا آمده ام۔ تا ملک بر من سوار گردد۔
 و حکیم آسمانی راضی شده ام + ملک غوکاں شرف و بزرگواری
 خود داراست + همواره برو می نشست۔ و فخر می کرد۔
 و بر اینایه رخت بزرگی می جُشت + پشوی یک چاندی
 بروں گزشت۔ مار بعض رسائی۔ کہ زندگانی ملک دراز
 باد! مرا از قوت طعمه چاره نیست۔ تا بدال زندہ مانم۔
 و این خدمت را بپایاں برم + ملک گفت۔ بچنین است۔
 کہ می گوئی۔ مرا از مرکب گردیر نیست۔ و مرکب را
 بے قوت قوت نتواند بود۔ پس هر روز دو غوک براسے
 رانده مقرر ساخت۔ کہ چاشت و شام بکار برد۔ و
 چوں در آن زبونی مینفتے بود۔ از آن عار نمی داشت +

توانیم - در هلاک تو بگوئیم + مار رخنه‌یید و گفت -

بیت

دلیرے رک او شیر را پئے گند

رہ ہچوں توئے عاجزی کئے گند

آں بیداد گر پچھایے مرا بخورده است - وہم در آشیانہ محنتہ +
 ششک نہ راہیں سخن شنید - و دود از رہادش ہر آمد - و
 از فراق فزونندان آتش حسرت در جانش افتادہ - دریں
 محل خداوند خانہ برائے سوختن چراغ فتیدہ را بہ روغن
 پترب کزودہ روشن ساخت + مے خواست - کہ در چراغداں
 رہد - ششک برید - و آں فتیلہ را از دشت او برگرفتہ
 برداشت - و بہ درون آشیانہ آگندہ + صاحب خانہ از
 بیم آتکہ مبادا آتش در سقف خانہ رگیرد - دود بر بالایے
 بام برآمد - و آشیانہ را خالی مے ساخت - تا آتش را
 فرو نشاند + مار از پیش شرارہ آتش دیدہ - و از بالایے بام
 آواز آدمی شنید - سر از سوراخ کہ جانب بام داشت -
 بیرون کرد + مطن سر بر آوردن و ششک بر سرش خوردن +
 راہیں داشتہاں را فائزہ آن است - کہ مار دشمن خود را بخوار
 داشت - و ازو حسابے نہ ہرود - عاقبت سرش بشکاف انتقام
 کوفتہ شد + ہلاک گفت - کہ سیرت بوناں را در رزم و
 بزم چگونہ دیدی + گفت - نہ اندیشہ راست داشتند - نہ
 رائے دُرست - مگر آں یک تن - کہ رائے او بر شکستن
 من دُرست بود - اما ایشان از صاحب خود نصیحت باز
 نہ گرفتند +

دور اندیشی آزادی از دشمنان

راے دار بشلیم به بید پائے برهن برمود - که آنکس
 باز نمائے - که هر که به دام دشمنان گرفتار گردد - چگونه
 زیست نماید - برهن گفت - اگر بجای دوست گرفتار
 گم از دشمنان خلاص شود داند - فرد گرفتار شد نه نماید - مگر
 اعتماد فراوان روا ندارد - چنانکه موش و گربه + راے
 پز سید - که چگونه ؟

حکایت - برهن گفت - که در زیر درختی در سوراخ
 موشی بود تیز ذهن زود فهم - و در نزدیکی آن درخت
 گزبیر نیز خانه داشت + روزی صیاد اندکی از گوشت
 بر روی دام بسته باز کشید + گزبیر حریص را بوی
 گوشت گرفتار دام ساخت - و موش نیز در جستجوی
 روزی از سوراخ بر آمد + ناگاه چشمش بر گزبیر افتاد -
 نزدیکی بود - که بوش از سر رود + چو نیک نگریست -
 او را بشنید دام صیاد یافت + نشکر بجا آورد - و چو
 بجانب دیگر قصد رفتن نمود - راستی دید - که در زمین
 او نشسته است - روی بر درخت آورد - زانوی را دید
 که از بالای درخت میل گرفتار او دارد + بخود اندیشید
 که مرا هیچ تنبیر دوست تر از این نیست - که نزد
 گزبه روم - زیرا که آن چنانکه مرا باو احتیاج است - او
 نیز به مدد من محتاج + امید که به برکت رشتی هر دو از
 چنگ اندود خلاص شویم + پس نزدیکی گزبه رفت - پز سید -

کہ چہ حال داری ؟ گفت - چہ مے پڑسی ؟ کہ تنے دارم
 بستہ بند مشقت + موش گفت - اندوہ مدار - کہ سچے
 دیکھویر دارم + گز بہ آرزوے شنیدن کرد - موش گفت
 یہاں - کہ ہمیشہ من بہ غم تو شاد بودہ ام - راہروز در
 بلا شریک تو ام - خلاص نچود را تہ سیرے اندیشیدہ ام -
 کہ خلاص تو ریز در آن است + رنگہ - راستو عقیق من
 در کیس زخمستہ و زاع بالای درخت انظار من مے بردہ
 ہر آہنہ ازیں دو دشمن جانی خلاص رہا ہم - و بہ اندک
 زمانے بند ہایے شرا ہرم + گز بہ در فکر شد - و چپ و
 راستہ این سچن نگریست + موش فریاد بر کشید - کہ آے
 دانا ! وقت مے گزر د + تو ہم بہ حیات من نجوش باش -
 کہ رشکار مے ہر یک از ما بجات دیگرے فرو بستہ است -
 چنانکہ بکوشش کشتیاں کشتی بکنار رسد - و کشتیاں بہ
 پشتے کشتی کار بند + پس گز بہ دل بہ صلح نہاد و پڑسید -
 کہ ما را چہ باید کرد ؟ موش گفت - چوں نرود تو آہم -
 باید کہ تعظیم سجا آوری مثل دوستاں - تا دشمنان بہ ہرہ
 باز گز دند + پس بند از پایے تو بڑ دارم + گز بہ قبول
 نمود + موش نزدیک گز بہ شد - و گز بہ دل جوی نمود -
 و نواز شہا سجا آورد + راستو زاع ازیں حال از شکار
 موش باز گشتہ + موش شادیہا نمود - و موش تہ
 گز بہ بخاطر آوردہ بہ آں گز می بند ہا سنے برید + گز بہ
 از آنجا کہ دور رہیں بود - تہ رسید - کہ موش بند نا بریدہ
 سر نمود گیرد + زبان دوستی بر کشود - و گفت - در وفاے

غمہ کا پہلی سے نہائی۔ و ہر کہ سر رشتہ وفا از دشت گزارد۔
 بندہ بنا بر پاسے دل رنہادہ باشد + موش گفت۔ مے دانم۔
 کہ پیمای ششکنی بہ بزرگوں نسبت ندارد۔ لیکن دوشتان
 دو قسم اند۔ یکے آنکہ بے غرض رشتہ دوستی اُستوار
 ساختہ باشد۔ دُوم آنکہ بغرضے طرح دوستی اندازند۔
 گروہ اول راختاد را شاید۔ اما از جماعۂ دُوم خاطر جمع
 نتوان گشت + تو از گروہ دُوم ہشتی۔ من نیز دُور اندیشی
 بکار مجزودہ بندہ نرا پکشانم۔ و نچود ہم از زبان تو این
 باشم + خیال من آن است۔ کہ بندہ ایے نرا برہم۔ مگر یک
 بندہ نرا کہ اُستوار ترین بندہ باشد۔ بگزارم۔ تا آنکہ نرا
 اُستوار بے ہم رسد۔ من نتوانی پرداخت۔ پس آں نیز
 برہم + گزبہ دانست۔ کہ موش یفریب از راہ نخواہد رفت۔
 راضی شد + موش بندہ آہستہ بزمین برگرفت۔ تا آنکہ
 بندہ اُستوار را بحال نچود غزاشت + پچوں روز شد۔ صیاد
 پدید آمد۔ و گزبہ سراپیمہ شد + موش آں بندہ اُستوار را
 بزمین + گزبہ از دیم جاں بالایے درخت رفت۔ و موش بشوخی
 نچود خنید + صیاد نا اُمید بر گشت + پس از زمانے موش
 سر از سوراخ بیرون کرد + گزبہ را دید۔ مے خواست۔
 کہ باز در سوراخ شود + گزبہ آواز بر کشید۔ کہ از من چرا
 مے تزی + فکسر رنہادہ بانی ہایے نرا بکدام زبان ادا کنم +
 موش از آنجا کہ ہشیار بود۔ گفت ہماں بہتر کہ در آشنائی
 بر بندم۔ و در گوشۂ تنہائی باشم + گزبہ گفت۔ ہر کہ
 دوستے بدست آورد۔ و باسانی از دشت دید۔ دوشتان

دیگر از وے نا امید شوند + موش جواب داد - ہر گاہ کہ
 دُشمنی ذاتی باشد - دوستی بغرض چہ کار آید - و ہر کہ
 با غیر جس خود در آمیزد - بدو آں رسد - کہ ہاں شوک
 رسید + گز بہ پڑ رسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - موش گفت - کہ بر لب چشمہ پہاے درختے
 موشے خانہ برگرفتہ بود - و غوکے ریز در آں آب بسرے نمود
 روزے بر لب آب آمدہ نغمہ سرائی آغاز نہاد + موش بر آں
 آواز دل خراش دلدادہ شد و از خانہ بر آمدہ نشاے میکرد -
 و سرے مے جُنبانید + غوک با او طرح آشنائی افکند + روزے
 موش با غوک گفت - کہ چوں تو در زیر آب قرار داری -
 اگر فزیاد سئم - از شور غوکاں دیگر بگوش تو نے رسد - چارہ
 آں چیست ؟ غوک گفت - حوالہ راییں کار بر دل دانایے
 تو اشت + موش گفت - چناں مخاطب آوردہ ام - کہ درشتی
 درازے پیدا سئم - یک سر آں را بر پایے تو بدم - و سر
 دیگر را بر پایے خویش محکم سئم - تا چوں بر لب آب آیم -
 درشتہ را بجنبانم - از آمدن من آگاہ شوی - و اگر تو نیز
 بہ درختہ من تشریف آوری - ما معلوم شود + آخر
 بچیں قرار داد از حال یکدیگر با خبر بودند + تا آنکہ
 روزے موش بر لب آب آمد - تا غوک را طلب کند +
 ناگاہ زانے از ہوا فرود آمدہ موش را برداشت - و روزه
 ببالا نہاد + چوں درشتہ محکم بود - غوک نیز از خانہ خود
 آوارہ شد - و در ہوا سرازیر میرفت + مردمان فزیاد
 کردہ - کہ زانے بر خلاف عادت غوک را راییں طور شکار

کرده است - نحوک فریاد کرد - که از شویمے مصاحبت
موش بدین بلا گرفتار شدم + موش این داشتال بر سر من
نوازد - و گفت - مرا هزارگز یا تو را اعتماد نباشد +

پاداش کارها

راے ویشیم به بید پائے حکیم گفت - اکنون باز گوی
حال کسی را که برائے فائدہ نمود از زبان ردیگران
پزہیزد + بید پائے فرمود - بسا است - که پاداش نیکی و
بدی در ہمیں جہاں بود + ہر کسی ہر چہ کرے کارد -
پسے در نمودرد - کہ بر آں ہزداد + مناسبت این مقام
داشتان شیر صفت شکر و مرد شیر اٹھان است +
راے پزہیزد - کہ چگونہ ؟

حکایت - بید پائے حکیم گفت - کہ در نواحی حلب بیشہ
بود - کہ در آں شیرے بر سر بر فرمان روائی نشسته ہموارہ
نحوں ناحق ریختن مشغول بودے + سیاہ گوشے ملارم
وزگاہ بود - از غارت کار اندیشیدہ میخواست - کہ تہ کب
ملا مت نماید + دریں فکر با خود گفتگوے داشت + ناگاہ
در کنار بیشہ دید - کہ موشے بکوشش تمام پنج درختے
مے خورد - و درخت بزبان بے زبانی مے گوید - کہ آے
ستمگار ! چرا در پیئے بنیاد انداختن من کوشش مے نمائی ؟
و موش گوش ہزارچہ او نہ نہادہ بہ ہماں بریدن مشغول
بود - ناگاہ مارے دہن کشادہ از کہیں بیرون آمدہ و
بیک دم موش را فرو برد + مار از خوردن موش فارغ شدہ

در سایه درخت حلقه زده بود + خار پشته در آمد و دم
 مار را بدین برگرفته سر در کشید + مار از غایت اضطراب
 هر ساعت خود را بر وای می زد - تا آنکه همه تن او
 به نوک خار پشته سوراخ سوراخ شد - به صد ناری
 جان پداد + چون مار از کار بیفتاد - خار پشته سر برد
 آورد - و آنکه لایق خوردن خود دانست از مار بخورد -
 و باز سر در کشید - ناگاه روباه گرسنه بدانجا رسید -
 خار پشته را که نقشه پترب او بود - بدان صورت دید +
 دانست - که با وجود آزار خار از گل مقصود بوسه بشام
 ننواں آورد + پس مکرر در کار کرد + خار پشته را
 به پشته افکند - و قطره از شاشه خود بر شکم او ریخت +
 خار پشته بخیل آنکه باران است - سر از دهن بیرون
 آورد + محض سر بر آوردن - و جستن روباه و سرش
 را بر کنن + آنچه خواست - ازو بخورد - و هنوز روباه
 از خوردن فارغ نشده بود - سگ از گوشه رخت + ناگاه پانگه
 پدید آمد - و سگ را از هم درید - و هنوز کار را تمام
 نکرده بود - که صیاده رسید - و خدنگ دل دوز بخارنپ
 پانگه انداخت - چنانکه به پهلوی راستش آمد - و از
 طرف چپ بیرون رفت - و صیاد به سگ شتی پوست از
 تنش بر کشید + و در همین زمان سواره در رسید -
 خواست - که پوست پانگه را ازو بگیرد + صیاد بچنگ
 پیش آمد - مزد سوار بشمشیر آبدار سر او را جدا ساخت -

و پوست پلنگ را گرفته رُوسے براہ آورد + پختہ گام
 نہ رفتہ بود - کہ اشبش بسرور آمد - و سوار بر زین افتاد -
 و گردنش پشت گشت + ایں رُوسے داد سیاه گوش را پندے
 تمام شدہ + اندیشہ جهانی از خدمت در دل آورد و بخدمت
 شیر آمد - و در خدمت رفتن از اں بیشہ طیبہ + شیر فرمود -
 کہ سبب رفتن تو چیست ؟ سیاه گوش جواب داد - کہ اگر
 بہمت پادشاهانہ پیکمانے کند - کہ بہ ہیچگونہ شکستین آں
 بخاطر نگردد - و تسلیم من شود - بہ راستی و انہامیم +
 شیر او را اماں داد - و قول را بستوار کرد +
 سیاه گوش گفت - اے ملک ! بہنوارہ زینت تو بہ آوردن
 جانوران است - نہ نمودے فہمی - و نہ کسے داری -
 کہ سخنان نصیحت آمیز با تو بگوید - و ترا از آں باز دارد +
 شیر ازین سخن بر آشفت - لیکن چون عہدے تازہ بستہ
 بود - ناچار صبر نمود - و گفت - چون بہ تو ستے نہیرو -
 کنارہ کردین تو برائے چیست - سیاه گوش گفت - از
 دو جہت + یکے آنکہ طاقت دیدن عظم نیست - و ضرورت
 نمی گزارد - کہ نالہ رستم رسیدہ بشوم + دوم آنکہ مبادا
 شویمے ایں کار بہ تو رسد - و من نیز بہ آتش تو بسوزم -
 شیر گفت - تو جہاں را ندیدہ - و تجربہ نداری - شویمے
 کار بہ از سچا دانستم ؟ و شویمے پاداش کار میک از کہ
 آموستم ؟ سیاه گوش گفت - بہ رہمویے خرد خدا داد ایں
 راز دانستہ بودم - لیکن امروز مکافات و پاداش را
 بچشم ظاہر ہم دیدم + پس قصہ موش دمار و خار پشت

و روپاه و سگ و پلنگ و صیاد و سوار که دیده بود -
 باز محمود شیر از آنجا که غرور در پسر داشت - نصیحت
 سیاه گوش را افسانه پنداشت * چوں سیاه گوش دانست -
 که افسانه من سودے نمی کند - آهسته به گوشه بیرون
 رفت * شیر از غصه در پیچ بختن او رواں شد *
 سیاه گوش خود را در تن بوتیه خارے پنهان کرد * شیر
 ازو در گزشتن دو آهوی بره دید - که در آن صحرای پشاور
 مشغول بودند - و مادر و فرزندان متوجر حال ایشان * شیر
 قصد گرفتن ایشان کرده * ماده آهوی فریاد بر کشید - که
 ای ملک ! چشم مرا به فراق تو دیده رگزیان مساز * شیر
 زارے او را گوش نه کرده آنها را در غرور و طغی
 خود ساخت - ماده آهوی در غصه می دوید - ناگاه سیاه گوش
 رسید - و آغاز ناله کرد * سیاه گوش سخنان تنگی پیش
 در میان آورد - و غفلت غم مخور - که در اندک زمانه
 پادشای ریس به شیر خواهد رسید * قصدا شیر دو چتر
 داشت - در آن زمان که شیر قصد چنگان آهوی کرده بود -
 صیاد به آشیانه شیر برگزشت - و هر دو چتر او
 بگشت - و پوست کشیده با خود برد * و چوں شیر شکار
 کرده بخانه رسید - چنگان خود را بدان گونه افتاده دید *
 خروشه بر آورد - که جان داران آن پیشه را دل برد
 سوخت * در همسایگی شیر شغاله بود گوشه نشین پریزگار -
 به عزا پلاسی نزدیک شیر آمد - و غفلت - صبر پیش آر -
 و زمانه دل با خود دار - و گوش هوش بگشا تا سخنه

چند از دفترِ رالمی فرو خواهم - و اندکے از بیوفائے رُورگار
 بے اعتبارِ بیانِ گنم + شیر بہ گوشِ پندِ شنو سخنِ
 او را شنید - و اندکے تسلی یافت + شغال چوں دید -
 کہ شیر از غفلت بر آمدہ در مقامِ شنیدنِ سخنِ است -
 دلیر تر پیش آمد و گفت - اے ملک ! ہر آغازے را
 آخرے قرار یافتہ است - و پس ہر سودے زیانے آمدہ
 شیر گفت - اے دانایے رُورگار ! ہر بدی کہ مے رسد -
 آں را سببے خواہد بود + رگو - کہ ریں بد از سجا بہ چنگاں
 من رسیدہ شغال گفت - آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است +
 آرتھ صبادِ تیر انداز با تو کردہ است - حدِ مثلِ آں تو
 با دیگران کردہ + نیک مانند است قصص تو بہ آں ہیروم
 فروش + شیر پڑسید - کہ چگونہ ؟
حکایت - شغال گفت - در زمانِ پیشینِ رستمکارے بود -
 کہ ہیروم درویشاں با رستم خریدے - و یہ بہاے رگراں
 بدستِ نوآنداں فروختے - رُونے ہیروم درویشے گرفت -
 و نیمے بہا بدان فقیر داد + فقیر نالبدن گرفت + صاحبِ دلے
 رسید - و زبانِ نصیحت بدان ظالم پکشد + و آں رستمگر
 چوں مستغفرت در سر داشت - رُونے در ہم کشید -
 و بخانہ خود رفت + قصا را ہماں شب آتشے در انبار
 ہیروم آفتاد - و از آتجا بخانہ او آمد + ہر متاعے کہ
 داشت پاک بسوخت + بانداداں افسوس ہر مالِ خود
 مے کرد - و میگفت - کہ ریں آتش از سجا در ہیروم
 من آفتاد ؟ آں طالبِ رضاے رالمی کہ دوش او را

نصیحت می کرد - گزرش باو افتاد - و گفت - اے رستمکارا
 هنوز نمیدانی - که آتش از دود دل رستم رسیده است -
 ظالم را این سخن در دل گرفت - و از کار نکو پیدۀ خود
 در گزشت + اے شیر! این داستان بر لے آن آوردم -
 تا بدانی - که آنچه به فوز من تو رسید - پاداش آن است -
 که با بچکان دیدار کرده + شیر گفت - اے شغال دانا !
 این را واضح تر باز گوے ؟ شغال گفت - عمر تو چند
 است ؟ گفت - چهل سال + گفت - درین مدت چه
 میخوردی ؟ گفت - گوشت جانوران + شغال گفت - آن
 جانوران که تو چندویس سال از گوشت ایشان غذا ساخته -
 آیا پدر و مادر و خویش نداشته اند - که در غم این قضیه
 جان گداز فویاد و زاری کنند ؟ اگر آن روز اندیشه
 اندوه خاطر آنها نموده از ریختن خون پرهیز میکردی -
 ثرا این روز پیش نمی آمد + شیر را سخنان شغال خوش
 آمد - و دانست که عمر گرامی که از مستی جاه و
 خوشامد گویا در تب کاری گذرانیدم - اکنون که بهار جوانی
 بخزان سپری شده است - رفقای الهی بدشت آورم +
 پس از خوردن خون و گوشت باز ایستاد - و به بیوه قناعت
 کرد - چون شغال دید - که شیر به بیوه خوردن در آمد -
 و اگر همواره چنین نماید - آن همیشه سرودی از میوه
 خالی شود - و آنچه روزی یکساله جانوران است - به
 روز نخورده میشود - باز دیگر پیش آمد - و گفت -
 یک به چه مشغول است ؟ شیر جواب داد - که بیوه

خوشک و تر قناعت کرده + شغال گفت - نه این پُرخین
 است - که ملک می فرماید - بلکه زبان خلق حالا بیشتر
 است + شیر گفت - به چه سبب + شغال گفت - که اگر
 میوه این بیشه را بخوری در ده روز تمام شود + جانوران
 که بخوراک یکساله آنها است - اگر از گرسنگی هلاک شوند -
 و بال این بر گردن تو ماند - زود مکافات آن به تو رسد -
 و من می ترسم - که حال تو بهیچ حال آن خوشک نشود -
 که میوه بوزینه را بزور گرفت + شیر گفت - که چگونه ؟
حکایت - گفت - وقتی بوزینه به سنج میشد زار گرفت -
 و در آن بیشه چند درخت را بنجیر بود + با خود اندیشید -
 که جاں دار را از روزی چاره نیست و دریں بیشه جز
 را بنجیر یافتنی نبود - اگر تمام را بنجیر ها نخورده نشود در
 زمینها بے برگ و نوا باید بود + بیج به از آن نیست -
 که هر روز یک درخت را بنجیر افشانم - و آنچه ضرور باشد -
 هر روز از آن را بخورم - و باقی را خوشک ساخته بگوشه برزم -
 تا هم تابستان بفرغت گزرد - و هم در زمستان - نایبیت
 باشد + بنجیریں چند درخت را باز می تکابید - و اندک
 از آن نخورد - و باقی ذخیره ساخت + روزی بالایی درخت
 را بنجیر بر آمد بود - پارو از آن می نخورد - و پارو را
 نگاه میداشت - که ناگاه خوشک از پیش صیاد جسته خود
 را در آن بیشه افکند و به هر درخت که میرسد -
 بر آن میوه می دید - تا به پای آن درخت آمد -
 که بوزینه بر آن را بنجیر می چید + چوں چشم بوزینه

بر شوک افتاد - دلش به طیبید - و با خود گفت - که
 این بلائی ناگهانی از کجا آمد! شوک بوزینه را ردینده
 آداب بجا آورد و گفت - که همان تو ام + بوزینه نیز
 جواب را بجهت بانی از روی رفاق باز داد - و گفت -
 رسیدن تو به گلبدن ما این نامراد مبارک باشد! اگر پیشتر
 از آمدنم اشارت میفرست - چندی شرمندگی نه بایست
 کشید - و سامان دهائی تو فراهم کرده + شوک گفت -
 تعارف در میان نه شد - از راه میرسم - هر چه داری -
 بهار + بوزینه ناچار درخت را بچید بیفشاند - و شوک به میل
 تمام رو آورد - تا بر درخت و زمین بیج نماند + رو به
 بوزینه آورد - که آه زمین بان گرامی! پیش از گذر من -
 درخت دیگر بیفشاند + بوزینه خواهی نه خواهی درخت
 دیگر بیفشاند - و به اندک زمانی از میوه آن درخت نیز اثری
 نماند + شوک به درخت دیگر اشارت کرد + بوزینه گفت -
 آه همان عودن! رستم مروت فرو گذار - که آنچه را بشاید
 تو کرده ام - یک ماهه روزی من بود - مرا دیگر توت ایشار
 نمانده است + شوک در غضب شد - و گفت - را می بینم
 مدتی در تصرف تو بوده است - حالا به من متعلق باشد +
 بوزینه جواب داد - که غضب کردن مناسب شان تو
 نیست - که از دین ضعیفان نتیجه خوب نگیرد + شوک را
 پیرس سخن خشم زیاده شد - پس به درخت بر آمد -
 تا بوزینه را بر زیر آفتاب + هنوز بر شاخ اول قرار
 نه گرفته بود - که شاخ بشکست - و سر بکوی افتاد -

و حال پداو + راس داستان براسے آں آوردم - کہ تو
 رنیز ميوہ ديگراں بہ زور سے خوردی - و چوں راس
 گمروہ زير کند - و بال بہ تو رسد + راس چہ در ویشی
 باشد ؟ کہ تو پنچاں بہ تن پردی مشغول باشی + چوں
 شیر راس سخا پشويد - از خوردن ميوہ نر پزہير نمود -
 و بہ آب و گياہے قناعت کنده بہ زگرہ آوردے برضايے
 الہی مشغول شد +

گراں بارے پاؤشال بہ کارما

راسے در بشيم از بيد پايے حکيم پڑسيد - کہ از
 خلقت پايے پاؤشالان گدام ستودہ تر است ؟ بيد پايے
 گفٹ - آے بلک ! ايچ صفت سلاطين را از رحم بہتر
 نيست - و داستان راسے ہندوستان کہ با براہمہ گوفشتہ
 است - از پس آگہی ميده + راسے پڑسيد - کہ چگونہ ؟
حکایت - گفٹ - در ہندوستان راجہ بود مہيلار
 نام + چند چيز داشت - کہ بہ آں راجہ کز دے - اول
 دو پسر خوش روے و نیک نمے - یکے را شہين يمن
 گفٹندے - و ديگرے را ماہ مہمن خواندے + دوم
 مادر فرزنداں رايدان دخت - کہ مہلين خدا داد و رعفت
 مادر زاد داشت + سوم وزيرے بود - کہ او را بلار
 گفٹندے - و ميتر آں بہ زبان رتي مہاک روے
 باشد + چهارم نميشہ داشت - نرم او سال بود +

پنجم بره رنیل داشت - که یکے از آن رنیل سفید بود -
 و دو رنیل سبز + ششم دو شتران ^{مفتی} + هفتم سمند
 باد ^{سپاس} + هشتم شمشیر + راجه را با هر کدام از اینها
 آن قدر میل بود - که زیاده بر آن خیال متوال کرد +
 جمعی از برهمنان از روی نادانی بقضی روشهری ^{رنکو} بید
 را در میان مردم شایع و جمعی را گمراه ساخته بودند +
 راجه از آنجا که رنیلان دین و دنیای بندگان خدا
 بود - آن برهمنان را نصیحت کرد - و چون بے دولت
 بودند - سخن راجه نه شنیدند + راجه بر اے خدا
 دوانده هزار گمراهان برهمنان ^{ممنوع} را بقتل رسانید +
 از آن میان چهار صد کس منافقان از آیین خود برگشته
 و بدلتجی حق بود - اعتزاف نموده براہ راست درآمدند -
 و ملازم درگاه بوده زمان ارتقام کشی را انتظار می بردند -
 تا شبے ملک در خواب هفت واقعه ^{هوناک} دید +
 هر بار که واقعه دیدے - در حیرت شدے - و بفکر
 فرد رفتے - تا خواب شدے - و واقعه دیدے -
 در واقعه اول دو مار ^{سپه} سبز دید که بر دم ایستاده +
 و واقعه دوم آن بود - که دو بط رنگین و قازے
 بزورک از سپه او می پریدند - و با خر پیش دے
 فرد آمدہ آغاز دُعا کردند + و خواب سوم آن بود -
 که مارے سبز پُر از خالهای زرد و سفید بر گزرد
 پایے او می گزد - و خواب را بر پایے او می پیچید +
 خواب چهارم آن بود - که سر تا پایے او بخواب آلوده

شدہ است + پہنچم چٹاں دید - کہ بر آشتہ رسفید
 سوار است - و بجانب مشرق تاختہ تنہا مے راند -
 و چند آنکہ مے رنگرد - از ملازمان جز دو فراش کسے
 را با خود ہمراہ مے پیند + و ششم دید - کہ آتش
 بہ فرق او افروختہ شدہ است - کہ از شعاع آن
 اطراف روشن شدہ است + ہفتم بخواب دید - کہ
 مرغی بر سر او نشستہ منتظر بہ فزتش مینزد - و در
 ایں ثوبت راجہ نعرہ زد - کہ ملازمان محنت سرا
 بہ فزاد آمدند + در تغییر ایں خواب فکر ہا میکرد +
 آخر بے اختیار بدون آنکہ در عاقبت کار اندیشہ
 نماید - برہمنان مذکور را کہ بہ رفاق خود را دولت خواہ
 نمودہ بودند - طلبید - و آنچه در خواب دیدہ بود -
 یہ ایشان تقریر کرد + و ایشان نشان تروس و ریم
 در روئے راجہ دیدہ گفتند - کہ ایں بس کارے بزرگ
 است - و از راجہ رخصت طلبیدند - کہ تا زمانے
 کتاب ہای خود را بہ ریمیم - و بایکدیگر دایے طلبیم -
 بدانشہ تغییر آن قرار یابد - بعرض رسانیم + بچوں
 رخصت یافتند - بگوشہ آمدند - و از بہ درونی بایکدیگر
 قرار دادند - کہ ہنگام انتقام کشی برسیدہ است -
 امروز ہرچہ گوانیم - رنگیم + پس حرام نمکی بخورد
 قرار دادہ پیش راجہ رفتند - و گفتند - کہ بس کارے
 عظیم روئے نمودہ است + اگر یک سخن مارا گوش کند -
 امیدوار نیست - کہ کار بہ سال رسد - و گرنہ زود ملک

از دشت رود - بلکه زندگانی یک سپری گردد * ملک
 بیشتر بترسید - و دلش از جاے رفت و گفت - یگوئید -
 تا آنچه تو آن کرد - کرده شود * پس آن ناپاکان تفریب
 کردند - که آن دو مارچه بر دم القاده فرزدان راجه
 اند - و آن مارے که بر پایے ملک پیچیده بود -
 ایراں موقت است - و آن دو بط پیلان رستیزه اند -
 و قاز بزرگ پیل سفید است - و آن افسر را هوار
 سمشه شهریار است - و دو فراش پیاده افسران مبحثی -
 و آن آتش که بر فوق ملک روشن بود - بار وزیر
 است - و آن مرغ که منقار بر سر شاه می زد -
 کمال ممتشی است - و آن نخون که بدن شاه بدال
 آلوده شد - از شمشیر است - که بر فوق ملک رانند -
 و تن را بدال رنگین سازند * و چارو و گنج را بدال
 چنان اندیشیده ایم - که هر دو پسر و مادر آنها و
 وزیر و ممتشی و پیلان و اشب و شتران را بدال شمشیر
 بکشند - و از نخون هر یک قدرے برگرفته جمع کنند - و
 شمشیر را شکسته بدال گشتگان را در زیر خاک کنند -
 و آن نخون را به آب دریا آمیخته در جاے کنیم - و
 ملک را در آنجا نشاند افسوس بخوانیم - و از آن نخون
 بر پیشانی یک طلسمات نویسم - و کتف و سینه را
 بدال نخوناب آلوده ساخته به کردن تیوت چرب کنیم -
 امید که ملک را زپاسے نه رسد * راجه از شنیدن
 این سخن اندوهگین شد - و گفت - مرگ مرا ازین

تدبیر شما بهتر است و هرگاه آنها را که سر مایه
مخوش دل و پیرایه سلطنت من اند - یکشم - مرا از
زندگانی چه راحت باشد - مگر شما داستان بهتر میمان
و بویبار نشنیده اید ؟ بر نهان را ائمناس نمودند - که
یک باز نماید - که چگونه بود ؟

حکایت - گفت - سیکما را دانای قدس پیر
از آب حیات آورد - گفت - از استراری پنهانی نمود
چنان دانسته ام - که این جام اگر نه نوشی - زود
مردود این جهان ناپایدار کنی - و اگر بنوشی - عمر
دراز یابی - سیکما اندیشید - که درین کار با خردمندان
مشورت باید کرد - پس محکم کرد - تا دانشوران هر
گروه از رونده و پررنده حاضر آمدند - و راز سر بسته
در میان نهاد و راس همه بر آن قرار یافت - که
سیکما جام حیات بخش را بپاشاد - سیکما فرمود - که
از دانش پروران مملکت من بیچس باشد که درین
کنگش حاضر نباشد ؟ گفتند - فلان بویبار حاضر نیست
سیکما اسب را به طلب و فرستاد بویبار سخن
اسب را نه شنید - و از گوشه خود بیرون نیامد و باز
دیگر سگ را فرستاد - که بویبار را بپارد - و بویبار
به سخن سگ به بازگه سیکما حاضر آمد - سیکما
فرمود - که ترا بجهت مشورت طلب داشتم ام - انا
پیش از آنکه از مقصود سخن گویم - باز گوئی - که
به طلب اسب که به بزرگی در جانداران امتیاز تمام

دارد۔ نیامدی۔ و بگفتہ سگ کہ در نظرها بخوار است۔
 چگونه آمدی؟ بوترتبار را نظار نادانی و رمشکینی نمود
 گفت۔ آے ملک! اگر چه اسب در نظر ظاہر بخوش
 نماید۔ انا در موعودار وفاتہ چرمیده است۔ و از سر
 چشمہ حق شناسی قطرہ چشیدہ۔ و خرموشدان پیشین
 بہ نجر بہا دانستہ اند۔ کہ از زن و اسب و شمشیر
 وفا کمتر آید۔ و ہر چند سگ در نظر خوار است۔
 و لیکن طعمہ وفاداری نچورده است۔ و رشیم حق گزاری
 عادت کردہ است۔ من کہ از شومے نفس خود بگوشہ
 نچرمیدہ بودم۔ سخن بیوفا را باور نداشتم۔ و چوں راہیں
 وفادار ملامت کش رسید۔ سخن او را راست دانستہ
 بہ بازگاہ تو آدم * شکماں سخن او را پسندید۔
 و رازہ نخوردن آب حیات دہمیاں آورد * بوترتبار
 گفت۔ آب را تنہا مے آشامید؟ یا دوشتاں و دو لٹھاہاں
 را نیز مے نخورانید؟ شکماں فرمود۔ کہ آں را برائے
 من آوردہ اند۔ و دیگرے را رخصت نیست۔ کہ
 بدہم * بوترتبار گفت۔ آے ملک جہاں! زندقانی
 بے ہمدان موافق چہ لذت داشتہ باشد؟ شکماں
 آں دور ہیں را تحسین کرد۔ و آب حیات نچورد۔
 راہیں داشتاں برائے آں آوردم۔ کہ آے برہمناں!
 من زندگی بے راہیں دوشتاں نئے خواہم * چارہ راہیں
 کار بطور دیگر گنید۔ برہمناں گفتند۔ اگر ذات ملک
 باقی است۔ زن و فرزند ہم میرسد۔ و دو لٹھاہاں نیز

پدید آید - اما زود گانجی رفت باز نباید * ملک از سحران
 ایشان درگیر شد یک شبانه روز در اندیشه بود -
 و پدر گاه رانی می نالید - و تفسیر کار می بخت * بلار
 ویریه از اندوه ملک بیتاب شده پیش رابراں دخت
 رفت - و گفت - آسے بلکه زود گاه ! از آن زمانے کہ
 بشر آستان بوسی مشتاق شده ام - ملک از من
 هیچ پویندہ نہ داشتہ است * دو روز می شود -
 کہ با برہمنان بد دروں بہ خلوت مہمت می دارد -
 و مرا ویریں مشورت نمی طلبد - و امروز در مگو شیعہ
 اندوہناک نشستہ است * مبادا آن برہمنان بے دولت
 نگیسے اندیشد - کہ چارہ کار نتریاں ساخت * اگر من
 چیزے از خود پوسم - مبادا کہ بے ادبی باشد - و
 کار از ہم نگشاید * زود تر شما را پیش راجہ باید
 رفت - و سبب اندیشہ مندی باید پڑ رسید * رابراں دخت
 بخلوت سراے راجہ رفت - و از اندوه او پڑ رسید *
 ملک آتچہ در آن شب خواہسے بریشاں دیدہ و
 آتچہ برہمنان نصیر کردہ چارہ آن کار گفتہ بودہ -
 یک یک گفت * رابراں دخت از بزرگی و دور بینی
 دل بساخت و بہ تازہ روی گفت - ہزار جان من
 و صد چوں من فدای تو باد ! ملک بہ دل خود
 روجع نماید - اگر در خاطر این سخن ایشان راحت
 سے نماید - دیگر جاسے تامل نیست - و اگر اندک شبہ
 در خاطر است - در ساحت پاسے دولت در برکاب کردہ

بخلاوت خانہ آں حکیم کہ در قلاں کوہ در غارے نشسته
 و بہ عبادتِ الہی مشغول است - باید رفت - و یک بار
 ایں رقصہ را باد باز باید گفت * اگر موافق بر ہمنان
 جواب میگردد - جائے شک و شبہ نئے ماند - بے اندیشہ
 درہیں کار شروع باید کرد * و اگر مخالف ایشاں
 مے گوید - عقل دور بین راجہ آں را تمیز فرماید و
 بدلتجہ را سہ جہاں آرا تقاضا کند - ہماں را بجا آرد -
 کہ مبارک خواہد بود * راجہ را بسختان ریراں دُخت
 تسلطی شد - و سوار شدہ نزدیک حکیم رفت - و
 پس از زمانے شہزاد شہنیدین واقعہ ہائے ہولناک
 و دیدن خواب ہائے پریشان بر سیلِ تفصیل
 باز گفت * حکیم از شنیدن واقعہ غم شد - و
 بہ عرض رسانید - کہ عجب خواب ہائے مبارک دیدہ
 ام - امید کہ بہ نزدیکی آثارِ سعادت ایں خواہا برسد -
 آں دو ماہیئے سوزخ کہ بر دم ایشادہ بودند - رشوئے
 باشند - کہ از جانب سرائر پپ آید - و دو پیل
 جبر و گ با چہد صد رطل یافت کہ کتاب باشد -
 آورند - و آں دو بط و قاز دو اسب عراقی و اُشتر
 باشد - کہ راجہ دہلی بہ رشم شغفہ بہ ملک فرستد -
 و آں مار کہ بر پائے ملک محمود را مے پیچید -
 شمشیرے است - کہ حکم چیں پیشکش فرستد -
 و آں خوں کہ ملک محمود را بہ آں آلودہ دیدہ است -
 خلقے از غوانی باشد مکمل بہ جواہر از دار الملک غوثی

بطریق شخصه به جامه خانیه ملک آید - و آن اشتر سفید
 که ملک بران سوار شده بود - ریل سفید باشد - که
 راجه پنجاب به خدمت ملک فرستند - و در حشیدین آرتش
 بر فرق مبارک تاجی است قیمتی بر از دُر و گوهر -
 که راجه سیلاں پیشکش فرستند - و آنکه منقار زدن
 مرغ بر سر خود دیده است - نماید که اندک ناخوشی
 روستی نماید - و به خیر گزرد - و رنهایتش آن است -
 که چند روز از دوستی دل پذیر را غرض محمود آید -
 و آخر کار به عافیت بگردد - و آنکه هفت کسرت دیده
 است - دلیل است برین که اینچیاں به هفت ثوبت
 با پیشکشها آید + ملک از تعبیر دانای مرمض خرم
 شد - و حکیم را از تعبیر بر همان بد درون آگاه ساخت
 حکیم سر جُبارنیده انگشت تعجب به دندان گزیده گفت -
 آکے ملک ! بر همان بد ذات فرصت را غنیمت یافته
 در مقام انتقام بر آمده بودند - و در لباس دوستی
 میخواسته اند - که تلافی بکنند + باید که خاطر ملک به بیچگونگی
 آزرده نباشد - و شکرانہ راین دولت بجا آرد - و ملک
 دیگر بیچ نا ابله را محرم نسازد + ملک شکر بجا آورد
 و بار دل محرم و روستی گشاده به منزل باز آمد - تا
 به اندک زمانی حکیم پنچیاں که گفته بود - در هفت
 روز پکے در پکے اینچیاں با پیشکشها و شخصه با بدرگاه
 راجه رسیدند + ملک ابریاں دُخت و دلار وزیر را طلبیده
 گفت - عجب خطای کرده بودم - که راز خود را

به دشنان عظیم + اگر رایراں دخت مرا آن چنان
 سخنان نیک نه گفتن - شما را که سزایه خوش حاشی
 من اید - خطرهای عظیم پیش آمده بود + این پیشکشها
 را به شما دادم - خاصه رایراں دخت که مرا آگاه
 ساخت + بزم افروز نام حرمی که هم ثوبت رایراں
 دخت بود نیز حاضر بود - و تاج و جامه را حاضر
 ساختند + فرما شد - که هر کدام این هر دو را که
 رایراں دخت نخواهد - اختیار کند - و آن دگر محض
 بزم افروز باشد + رایراں دخت را میل به طرف
 تاج بیشتر بود - و در بار وزیر زکریا - تا آنچه
 بر دارد - به صلاح دید او باشد + بار چو در یافت
 بود - که ملک می خواهد - که آن تاج را بزم افروز
 داشته باشد - اشارت بسوی جامه کرد - درین میان
 ملک را نظر بر بار افتاد - که به چقم اشارت میکند +
 رایراں دخت تاج بر گرفت - تا ملک از مشورت آگاه
 نه شود - بار چقم خود را چنانچه برای اشارت کج کرده
 بود - همچنان بگذاشت تا ملک بر اشارت اقطاع
 نه یابد - و بعد از آن چهل سال دیگر ملازم بود -
 که هرگاه پیش ملک آمده - چقم کج داشت - تا
 ملک ملک بر طرف گردد + چو رایراں دخت به
 تاج سر فرازی یافت - بزم افروز به خلعت از خوانی
 سرخ رومی شد + یکی از روزها در خانه رایراں دخت
 ملک نشسته بود - رایراں دخت تاج مرقع بر سر نهاده

و طبق زرین پر از برنج بر دشت برگرفته پیش یک
 بارفتاد - و یک از آن طبق کفیه بر میداشت + درین
 میان بزم افروز جامه از خوانی پوشیده برو برگزشت +
 یک را جل از جای برقت - و دشت از طعام باز کشید +
 بزم افروز را پیش نمود طلبیده - آنگاه رایراں و تخت
 را گفت - این تاج لائق فوق بزم افروز بود - که
 تو بزداشتی + رایراں و تخت از غیرت رنگ درهم شده
 بخود شد - و آن طبق برنج بر سر شاه افکند - و
 روزه و مویه یک را بدهاں آلوده ساخت + یک
 به غصه آمد + بلار وزیر را طلب فرمود - و گفت
 این بے ادب را گزیدن پزن + بلار بلکه را برزول
 آورد - و با خود اندیشید - که درین کار شتابی نه باید
 کرد + او را به خانه برد و بجای نیک پنهان داشت -
 که اگر یک پشیمان شود - چه بهتر که خدمت پسندیده
 بجا آورده باشم - و اگر نه همه وقت کار او می توان
 ساخت - پس محمود با شمشیر نخوں آلوده چوں اندیشمداں
 سر در پیش افکنده به بازگاہ در آمد - و گفت -
 فرمان یک بجا آوردم + پس از ترسانے یک را غصه
 از دل فرو رشت - و یاد نیکو خدایتیهای او در
 دل گزشتن گرفت + روز بروز رایراں غم می افزود -
 با کس را اظهار نمی کرد + بلار وزیر اگر چه پریشانی
 و پشیمانی یک دریافته بود - لیکن از دور زینے
 خود دروین خاطر او را می جست - که بارے این

پشیمانی از تر دل اشت یا نه ؟ تا آنکه وقت
مناسب یافته به عوض رسانید - که خردمندان را
در کارے که از چاره گذشته باشد - اندیشه نه باید
کرد - و به اندوه بے فایده در پی آزار خود نه باید
شد + بایسته که ملک بر غضب خود غالب بودے -
تا پشیمانی دشت نه دادے + رای به بلار گفت -
آے بلار ! مرا دریں کار خطایے بزرگ افتاد -
اتا تو که چنین مرد و دولخواه خردمند بودی - چرا
دریں کار اندیشه دوست نه کردی ؟ جواب داد -
که آے ملک ! بندگان را خلاف محکم کردن نمی رسد
مرا دریں کار چه ملامت می کنی ؟ رای را
بفین شد - که بظاهر محکم رفته است - و بچوں
دولخواهان دور اندیش اندیشه نه کرده - دود از
رہاد او بر آمد + پس روستے به وزیر کرد - و
گفت - مرا گشته شمن ایراں دخت سخت آزرده
کرده است - و نا فهمیدن تو سر بار آں شده است -
چاره راین کار چیست ؟ وزیر گفت - الحال
دریں کار بجز صبر چاره نیست - هر که بے فکر کارے
گند - بدو آں رسد - که به آں کبوتر رسید - رای
پرسید - که چگونه ؟

حکایت - گفت - که میخواهی کبوتر در اول
تابستان دانه چند فراهم آوردی در گوشه دجست
زمستان ذخیره رها و آں دانه را به سبب تری

ریشمار می نمودند + چوں تابستان به آخر رسید - و
 از گرمی دانه ها خشک شدند - کمتر از آنچه بودند -
 به نظر می آمدند - کبوتر چند روزی بجای رفته بود -
 چوں باز آمد - دانه را اندک دید + محبت نمود را ملامت
 آغاز کرد - و گفت مایں دانه ها را برای زمستان
 نگاه داشته بودم - برای چه از آن خوردی ؟ ماده
 گفت - مایں حرکت از من به وقوع نیامده + کبوتر
 از چوں دانه را کمتر دید - انکار او را باور نمیداشت -
 و آن قدر زودش - که نمود + پس در فصل بهاراں
 نم در دانه ها پیدا شد - و بهماں قرار اول باز آمدند +
 کبوتر دانست - که سبب کم نمودن دانه ها چه بوده
 است - بر بے خوئی نمود نمود را ملامت می کرد -
 و از فراق دوست جانیده خود زار زار می گریخت +
 فاعده مایں داستان آن است - که هوشمند را باید -
 که در هیچ کار می مخصوصاً در گشتن تیزی نکند +
 ملک گفت - آه بلار ! اگر چه من به کزودی - تو به تر
 از من کزودی + من خود خفتم داشتم - چه اگر وفتی
 بے خوئی کنم - بسا باشد - که خرد در آن وقت
 در من نباشد - اما تو خودی من می دانستی و
 هوشمند بودی - چرا رشتاب کزودی ؟ بلار گفت - از
 غصب ملک اندیشیدم + چوں به خاطر بلار یقین شد -
 که از خود نمی خاطر ملک از اندازه بیرون است -
 و از کزودن خود ریشمار پشیمان است - او را آنگاه

ساخت - کہ رابراں دُخت رزندہ است + من مزاج شہر بار
 را دارنستہ او را نہ گشتہ ام + ہلک از شہیدین ماس
 غیر محرم دل شدہ سجدہ شکر الہی بجا آورد - و
 گفت - اے سفاک دل ! چگونہ سخن میگوئی ؟ کہ یقین
 من شدہ بود - کہ رابراں دُخت را گشتہ - و چرا بر
 من چندین آزدگی روا داشتی ؟ و مرا بر زبرد
 دُور بین تو اعتماد بسیار بود + اللہ الحمد کہ ہمنہاں
 ظاہر شد - کہ مرا اعتماد بود + ہلار گفت - اے ہلک !
 ایں سخنان بچہنت آں بود - کہ تنک پشنامسم - کہ خاطر
 ہلک ازین کار پشیمان شدہ است یا نہ + ہلک بر
 دانش ہلار آفریں کرد + رابراں دُخت را بہ تعظیم
 تمام در حضور آورد + رابراں دُخت شروط بندگی و
 شکر گذاری بجا آوردہ زبان رمت بر کشاد + ہلک
 گفت - ایں رمت از ہلار باید داشت - ہلار گفت -
 اگر مرا بر دانش ہلک اعتمادے نہ بود - کے ایں
 گستاخی نے توانستم کرد ؟ و مخالف فرماں او را
 زندہ سے عزرا شتم + پس شکر گزار ہلک باید بود -
 از دشت من چہ کار آید ؟ ہلک از سنجیدگی و
 ہلار دریافت ہلار خوش حال شد - و پایہ او را
 بستہ ساخت +

انتخاب از نوک جهانگیری

از عنایات بی نهایت الهی یک ساعت نجومی از
روز پنجشنبه هشتم جمادئ الثانیه هزار و چهارده هجری
گزشته در دار الخلافه آگره در سن سی و هشت سالگی
تحت سلطنت محروس محمود پدرم را تا بیست و هشت سالگی
فوزند نمی زیست - و همیشه بهجت بقای فوزند بدرویشاں
و گوشه نشیناں که ایشان را قوچ روحانی بدرگاه الهی حاصل
است - انتخاب می بودند + چوں خواجہ بزرگوار خواجہ معین الدین
چشتی سر چشمه اکثر آوریایه رشد بودند - پدر بزرگوار بر خاطر
گزرا نیند - که بهجت محمول راین مطلب رجوع به آشنایه
محبوبه ایشان نمایند + با خود قرار دادند - که اگر
الله تعالی پسرے کرامت فرماید - و راین نعمت را به من
اذنای دارد - از آگره تا بدرگاه روضه منوره ایشان که
یک صد و پنجاه سال است - پیاده از روستایه تمام
مستقیم مردم + در سنه نه صد و هفتاد و هفت روز
چهار شعبه هفتیم ماه ربیع الاول هفت ساعت از
روز مذکور گزشته به طالع بیست و چهارم درجه میزان
الله تعالی مرا از ستم عدم بوجود آورد + و در آن
ایام که والد بزرگوارم جوایه فوزند بودند - شیخ

سلیم نام دودیشے صاحبِ حالت کہ بشارے از مراحل عمر
 را طے نموده بود۔ در کوسہ متصل بہ موضع سیکری از
 مواضع آگرہ استقامت داشت۔ و مردم آن نواحی بہ شیخ
 اعتقاد تمام داشتند + چوں پدرم بہ دوشال ریاڑ منہ
 بودند۔ صحبت ایشان را نیز دریافتہ روزے در انساب
 نوبت و بچودگی از ایشان پرسیدند۔ کہ مرا چند فرزند
 خواہ شد ؟ فرمودند۔ کہ بخشدہ بے وقت سہ و سہ
 بہ شما از آن خواہ داشت + پدرم مے فرمایند۔ کہ نذر
 نمودم۔ کہ فرزند اول را بدامن تربیت و توجہ شما انداختہ
 شفقت و مہربانی شما را حامی و حافظ او سازم + شیخ
 این معنی را قبول مے فرمایند۔ و بر زبان مے گردانند۔
 کہ مبارک باشد۔ ما ہم ایشان را ہنام خود ساقیم + چوں
 والدہ مرا ہنگام وضع حمل نزدیک مے رسد۔ بخا نرہ
 شیخ مے فرستند۔ تا ولادت من در آن جا واقع گردد +
 بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند۔ اما من از
 زبان مبارک پدر خود نہ در مستی ونہ در ہوشیاری
 شنیدم۔ کہ مرا محمد سلیم یا سلطان سلیم مخاطب ساخته۔ ہم
 وقت یحییٰ بابا گفتہ سخن مے گفتند + والدہ بزرگوارم موضع
 سیکری را کہ محل ولادت من بود۔ بر خود مبارک دانستہ
 پاسے تخت ساختند + و در عرض چہارہ پا نژدہ سال
 آن کوہ و جنگل پُر دد و دام شہرے شد مشتعل بر
 انواع باغات و عمارات و منازل متنزہ عالی و جاہے
 خوش و دلکش + بعد از فتح گجرات این موضع بہ فتح پور

موصوم گشت + و چوں پادشاه شدم - به خاطر رسید - که
 نام خود را تیغ باید داد - که این اسم عمل اشتباه است
 بنام قیصر روم - منجم غیب بخاطرم انداخت - که کار
 پادشاهان جهانگیری است - خود را جهانگیر نام رنم - و
 لقب خود را چوں جلوس در وقت طلوع حضرت پیر اعظم
 و نورانی گشتن عالم واقع شد - نور الدین سازم + و در آیین
 شاهزادگی نیز از دانایان پند شنیده بودم - که بعد از
 گزشتن عهد سلطنت و زمان جلال الدین اکبر پادشاه
 نور الدین نامی مستعرب می نمود سلطنت خواهر گشت -
 این معنی نیز در خاطر بود - بنا برین مقدمات نور الدین
 جهانگیر پادشاه اسم و لقب خود ساختم + چوں این امر عظیم
 در شهر آگره واقع گشت - ضرور است - که محلی از خصوصیات
 اسطی مرقوم گردد + آگره از شهرهای قدیم هندوستان
 است - بر کنار دریای جنتا قلعو گفته داشت + پدرم
 پیش از تولد من آن را انداخته قلع از سنگ سرخ
 تراشیده بنا نهادند - که سیاحان عالم مثل آل قلع
 نشان نمی دهند + در عوض پانزده شانزده سال باهتیار
 رسید مشتمل بر چهار دروازه و دو دریچه + سی و پنج ک
 روهی که یک صد و پانزده هزار کومان رایج ایراں و یک
 کور و پنج ک بحساب نوراں باشد - خرج این قلع
 شده + آبادانی این معموره بر هر دو طرف دریای مذکور
 واقع شده - رویه آل جانب غرب است که کثرت آبادانی
 بیشتر دارد - دور آل هفت گروه است - طول آن دویست و

و عرض یک کرده + و دور آباد کنی آن طرف آب که بر
 جانب شرقی واقع است - دو نیم کرده است - طول یک
 کرده - و عرض نیم کرده - اما کثرت عمارات به نفع است
 که مثل شهر های عراق و خراسان و ماوراء النهر چند
 شهر آباد تواند شد + اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
 عمارت ساخته اند + و انبوهی خلق بحدیست - که در کوچه
 و بازار پر شداری نرود توان نمود + از او اخر اقلیم ثانی
 است + شرقی آن ولایت قنوج و غزنی ناگور و رشامی
 سبصل و جوبی چند یری است + در کتب مینمود مشهور
 است که منبع دریا که جتنا کوچه است کله نام که
 مردم را از شدت سردی عبور در آنجا ممکن نیست +
 جایکه ظاهر می شود - که است قریب به پراکنده خضر آباد
 هوای آگره گرم و خشک است - سخن اطبا آن است -
 که روح را به تحلیل می برد - و طعنت می آرد - به
 اکثر طبایع ناسازگار است - مگر بغنی و سودائی رزاجان
 را که از ضرر آن ایمن اند - و ازین جهت است حیواناتی
 که این مزاج و طبیعت دارند - مثل فیل و گاو میش
 و غیر آن درین آب و هوا خوب می شوند + پیش از
 حکومت افغانان بودی آگره معمور و کلا بود - و قلعه
 داشت - چنانچه مشهور است سماں در قاصد که در
 مروج محمود پسر سلطان ابراهیم بن محمود بن سلطان
 محمود غزنوی در فتح قلعه مذکور انشاء نموده مذکور ساخته
 است +

حصار آگره پیدا شد از میانگره کرد
 بسان کوه یزد بارهای چوں کُشایار
 چوں سکندر بودی اراده گرفتن گولیار داشت - از دلی
 که پایست تخت سلاطین پند است - به آگره آمد - و جای
 بودن خود آسجا قرار داد - و از آن تاریخ آبادانی معمره
 آگره روی در ترقی نهاد - و پایست تخت سلاطین دلی
 گشت - چوں حضرت حق سبحان تعالیٰ پادشاهی پند باری
 سلسله والا کرامت کرد - حضرت فرودوس مکانی بابر پادشاه
 بعد از شکست دادن ابراهیم ولد سکندر بودی و گشته
 گشتن او و فتح رانا سانگا که کلاں ترین راجا و زمینداران
 ولایت پند و نثال بود - بر طرف شرقی آب جهنا زمین محض
 کرده چار بلخ احداث فرمودند - که در کم جای بآں
 لطافت باغ دیده شده باشد - نام آن را گل افشان فرمودند -
 و عمارت مختصری از سنگ سنج تراشیده ساخته اند - و مسجدی
 بربک جانب آں باغ به اتمام رسیده - در خاطر داشتند - که
 عمارت عالی پسندند - چوں عمر وفاته کرد - از قوه بفعل نیامد
 درین اوقات هر جا که صاحب قرانی نوشته شود - مراد امیر تیمور
 گورگان است - و هر جا که فرودوس مکانی بقلم در آید -
 حضرت بابر پادشاه است - و چوں جنت آشیانی مرثوم گردد
 حضرت همايون پادشاه است - و چوں عرش آشیانی مذکور نشود -
 حضرت والید میر و گوارم جلال الدین محمد اکبر پادشاه غازی
 است - و خد بود و انبه و دیگر میوها در آگره و نواحی آن
 خوب میشود - و زیاده از همه میوها مرا به انبه میل تمام است -

در آیام دولت حضرت عرش آشیانی اکثر میوه های ولایت در
 پهنه بهر رسید + اقسام انگورها از صاجی و حبشی و کشمش در
 شهرهای مقررہ فراوان گشت - چنانچه در بازارهای لاهور
 در موسم انگور آن مقدار که خیال شد - از هر قسم و هر جنس
 بهم می رسد + از جگہ میوه ها ایست - که آن را آتش
 می نامند - و در بنادر فرنگ می شود - در غایت خوشبوی
 و خوش مزگی است - در بارخ گل افشان آگرہ رسال
 چندین هزار بار آید + از طبیب ریاچیں گلهای خوشبوی
 پهنه را بر گلهای معمر و عالم تزیین می توان داد -
 چندین گل است - که در پیچ جای عالم نام و نشان آن
 نیست - اول گل چنپ گله است در نهایت خوشبوی و لطافت
 بیست گل زعفران - لیکن رنگ چنپ زرد مائل به سفیدی است -
 درخت آن در غایت مؤزونی است - و کلاں و پیر برگ و شاخ
 و سایه دار می شود - در آیام گل یک درخت باغی را معطر
 دارد + و ازاں گذشته گل کیوڑه است - که بیست و اندام
 غیر مکرر است - بو می آید در مندی و تیزی بدتر است - که
 از بو مشک بیچ کمی ندارد + دیگر رای بیل که در پوشینه
 یا سمن سفید است - غایب بر گمایش دو سه طبقه بر روی
 هم واقع شده + دیگر گل موئسری است - که در خست
 آن نیز بسیار خوش اندام و مؤزول و سایه دار است -
 و بو می گل آن در نهایت ملائمت + دیگر گل سیوتی که مشابہ
 گل کیوڑه است - نهایت کیوڑه خار دار است - و سیوتی خار
 ندارد - رنگ آن بزرودی مائل است - و کیوڑه سفید رنگ است +

ازین گُلها و از گُل چنبیلی که یا سمن سفید ولایت است -
 روغنهای خوشبو می سازند + و دیگر گُلها است - که ذکر
 آن ها سبب تطویل است + از درختان سرود و صنوبر و
 چنار و سفید ا و بید موله که هرگز در هندوستان رخیا
 نکرده بودند - بهم رسیده و بسیار شده + و درخت صنل که
 خاصه جزایر بود - در این باغات نشو و نما یافته + ساکنان
 اگر در کشت پهن و طلب علم می بیند دارند - و طوایف
 مختلف اند هر دین و هر مذہب سکونت درین بلده
 اختیار کرده اند + بعد از جلوس اقلین حکمی که از
 من صادر گشت - بستمین زنجیر عدل بود - که اگر
 مستعدان مہمات دار العدل در داد خواهی و رسیدگی
 بستم دیدگان و مظلومان را نهمال و مہم و وزند - آن
 مظلومان خود را برین زنجیر رسانیده بسلید چنباں گره دند -
 تا صدای آن باعث آگاهی گردد + وضع آن برین
 پنج است - که از طلای ناب فرمودم زنجیری سادهم +
 طولش سی گز مستقیل بر شصت تنگ - و وزن آن چهار
 من هندوستان که سی و دو من عراق بوده باشد -
 یک سرش بر سنگر شاه بروج قلعه اگر استوار ساخته -
 سر دیگر را تا کنار دُریا برده بر میل سنگین که نصب
 شده بود - محکم ساختند + و دوازده محکم فرمودم -
 که در جمیع محاکم محروسه معمول داشته این احکام را
 دستور العمل سازند - اول شیخ ذکوة از قضا و میر بخری -
 و سایر بنکالیفی که جاگیر داران هر صوبه و هر مرکز کار

بخت نفع خود وضع نموده بودند + دوم در راه های که
 مژدی و راهزنی واقع شود - و آن راه قدیمی از آبادانی
 دور باشد - جایگزین داران نواح سرای و مسجد بنا کنند -
 و چاه ایستاد کنند - تا باعث آبادانی گشته جمعی در آن سر
 نشینند - و اگر به محال خالص نزدیک باشد - مستصفا
 آنجا سر انجام نماید - و در راهها بار سوداگران را
 بے اذن در صحنه ایشان نگذارد + رسوم در محالک محوسه
 از کار و مسلمان هر کس که فوت شود - مال و منال
 او بزرگوار او را گذارد - بیج کس در آن مداخله نکند -
 و اگر وارث نداشته باشد - بخت ضبط آن اموال مشرف
 و تجلیلدار علیحدہ تعیین نمایند - تا آن وجه بصاحب شرف
 که ساختن مساجد و سراها و مرتبه پهلای نیکو و احداث
 تالابها و چاهها باشد - صرف شود + چهارم شراب و
 دوطبره و آنچه از قسم مشکرات منبت باشد - ناسازند -
 و نه فروشند - با آنکه خود بخوردن شراب از تکاپای نماید
 و از هر ده سالگی تا حال که عمو من به سی و هشت رسید -
 همیشه صداقت بآن کرده ام + در اوایل چوں بخوردن آن
 حریص بودم - گاهی تا پیش پیاله عرق دو آتش تناول
 می شد - چوں رفقه رفقه در من اثر تمام کرد - در
 مقام کم شدن آن برآمدم - در عرض هفت سال از
 پانزده پیاله به پنج شش رسانیدم + و اوقات نوشیدن
 نیز مختلف بود - بعضی اوقات سه چهار ساعت نجومی از
 روز باقی مانده آغاز خوردن می کردم - و بعضی

اوقات در شب - و بزمی در روز - تا سی سالگی بریں
 نوج بود - بعد از آن وقت خوردن در شب قرار دادم -
 دریں ایام خود محض برائے گوارش طعام مے جوړم +
 پنجم خانہ بیچ کس را مؤمل نساژد + ششم منع نمودم -
 کہ بیچ کس گوش و سینہ شخصی را به بیچ مناسبت نبرد -
 و خود نیز بزرگوار الی نذر نمودم - کہ بیچ کس را بریں
 سیاست معیوب نساژد + ہفتم محکم کردم - کہ مختصہ بان
 خالصہ و جاگیر داران زمین رعایا را بتعدی نگیرند - و
 کاشت خود نساژد + ہشتم عاریل خالصہ و جاگیر دار
 در پرتگندہ کہ باشند - با مردمان بے محکم خویشی نکنند +
 نهم در کشور ہائے کلاں دار الشفا ساحتہ اطبا را
 بہجت معالجہ بیماراں تعیین نمایند - و آنچه صرف و خرج
 مے شود - از سرکار خالصہ شریفہ بدرشد - دہم
 بہشت والدہ بزرگوار خود فرمودم - کہ ہر سال از
 ہیچہ نهم ربیع الاول کہ روز تولد من است - بعد از
 ہر سالے یک روز اعتبار نموده در ممالک محروسہ
 دریں روز ہا ذبح نکنند - و در ہر ہفتہ دو روز
 شیز منع شد - یکے بیچ شنبہ کہ روز جلوس من است -
 و دیگر یک شنبہ کہ روز تولد پدر من است - کہ
 ایشان بسبب آنکہ ایں روز بہ حضرت پیر اعظم
 مشوب است - و روز ابتداء آفرینش عالم
 آن را مبارک دانستہ لفظیم بشیاری کر دند -
 و از مرد ہائے کہ در ممالک محروسہ گشتار مے

شد۔ یکے پسین روز بود + یازدهم بہ طریق عمومی حکم
کردم۔ کہ مناصب جاگیر ہائے نوکران پدر من برقرار
باشند + بعد ازاں بقدر حالت ہر کس بر منصبہائے ایشان
افزودہ از دہ دوازده کم نہ و تا دہ سی و دہ چهل
اصناف مقرر گشت + و عفوہ جمیع احدیاء را از فرار
دہ پانزدہ و ماہیانہ محل شکرگود پیشہ دہ دوازده فرمودم
و بر رقیب ہر یک از پردہ داران سرپرست و عیشت والہ فرمودم
حیو بقدر حالت و نسبتی کہ داشتند۔ از دہ دوازہ تا دہ
و بیست افزودم + و مدد معاش اہلئے اعزہ مالک محروسہ
را کہ لشکر دہا اند۔ یک قلم مطابق فرامین کہ در دست
داشتند۔ برقرار و مستم گزاشتیم + و میراں صفو جہاں
کہ از سادات صحیح النسب ہندوستان است۔ و ہندھا
منصب جلیل القدر صدرت پدر من بدو متعلق بود۔
امر نمودم۔ کہ ہمہ روز از باب اشتقاق را بنظر آرند۔
دوازدهم جمیع گنہگار اہل کہ از سالہائے دیر در قلعہا
و زندانہا مقید و محبوس بودند۔ آزاد نمودہ خلاص ساختیم +

جشن بیست و یکمین روز از جلوس ہمایوں

روز سہ شنبہ بیست و دوم مجاہدے الثانیہ سنہ
ہزار و سی و پنج ہجری قمریہ جہاں افزود بہ ہرج محل
تخلیل نمود۔ و سال بیست و یکم از جلوس مبارک آغاز
شد + بر ساحل دریائے چناب یک روز بلوارم جشن

نوری پدید آید دیگر از آن منزل کوچ فرمودند +
 دریں ولا آقا محمد ^{ابن} شاه فلک بازگاه شاه عباس
 را مخصّص اعیان اوزان داشته خلعت با خنجر مرصع
 و سی هزار روپیج به او مرحمت فرمودند - و مکتوبی
 که در جواب محبت نامه شاهای مکارش یافته بود - با
 گردن مرصع تمام الماس که یک لک روپیج قیمت داشت -
 دگر خنجر مرصع نفیس نادر به رستم ارمغان حوالی او
 شد + و اوراق سابق رزقستان عرب دست غیب بطرف
 هایت خاں بجهت آوردن فیلاں رنم زد و سوار
 مکار گشته - و اشارتے بطلب او نیز رفته بود - دریں ولا
 به حوالی اُردو پیوست + با بچھے طلب او به تحریک
 و کار پندارنے آصف خاں شده بود - و پیش رها -
 خاطر ایشان آنکه اورا خوار و بے عزت ساخته دست
 تعرض به ناموس و جان و مال او در زنده - و این مطلب
 رگراں را به غلبت سبک دست پیش گرفته + و او
 بر خلافت ایشان با چار پنج هزار راجپوت خاں
 یک رنگ و یک جہت آمده - و از اعیان اکثرے را همراه
 آورده - که هرگاه کار بجاں و کاود با شهنشاں رسد - و از
 همه راه و از همه جہت مایوس گردد - برائے پاس عزت
 و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زده با اهل و
 عیال جان نثار شوند +

وقت ضرورت چه نماید گریز
 دست بگیرد سر شمشیر نیز

با آنکه از روش آمدن او در مردم حرفه‌ای نداشتند
 مذکور شد - آصف خاں در نهایت غفلت و بی پروائی بر
 می‌بزد + چوں خبر آمدن او بعرض اقدس رسید -
 شخصت پیغام داده شد - که تا مطالبات دربار پادشاهی را
 به دیوان اعلیٰ مفورغ سازد - و مدعیان را بمقتضای
 عدالت تسلی نماید - راو کورنش و کمزرت منود است +
 و در باب خواجه برخیزدار پسر خواجه عمر نقشبندی که
 مهابت خاں دختر خود را باو متسوب نموده - و سابقاً
 مذکور شد - که او را نیز چنگ آفریده برینداں سپردند -
 حکم شد - که آنچو مهابت خاں به او داده خدائی خاں
 تحصیل نموده - بخواند عامره رساند - و چوں منزل به کنده
 رست واقع بود - نواب آصف خاں با وجود چنین مظن
 قوی بازو از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم
 احتیاط صاحب و قتل خود یعنی حضرت شاهنشاهی
 را در آن طرف دنیا گذاشته خود با عیال و اطفال
 و ائمال رخصم و حشم از راه پل مخبور نموده
 درین طرف آب منزل گردید - و بهمنچنین
 کار خاسجات از خانه و قهر خانه و غیره حتی که
 خدمتگاران و بندها را نزد یک کُل از دنیا محصور
 نمودند + معتد خان بخشی و میر لوزک از آب گذشته
 شب در پیش خانه بود + علی الصباح چهل مهابت خاں
 دریافت - که کار بناموس و جان او رسیده -
 لا علاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش

حضرت نمائندہ بود۔ با چہار پنج ہزار سوار را چہوت کہ
 آہا قول و عہد نمودہ بود۔ از منزل خود بر آمدہ
 نخست بر سر پل رسیدہ قریب دو ہزار سوار بر پل
 مے گزارد۔ کہ پل را آتش زدہ تا اگر کسے ارادہ امن
 داشتہ باشد۔ بدافعہ و مقابلہ قدم را مستحکم دارند۔ و
 خود متوجہ دولت خانہ مے گردد۔ و از در حرم گرفتہ
 بہ پیش خانہ معتقد خاں رسیدہ احوال پرسی نمود +
 معتقد خاں شمشیر بستہ از خیمہ بر آمد۔ و چوں چشمش
 بر او افتاد۔ از احوال شاہنشاهی استفسار نمود + و
 قریب بہ صد را چہوت پیادہ بزرگ و شمشیر در دست
 ہمراہ داشت۔ و از گرد و غبار چہرہ آدم خوب
 محسوس نئے شد۔ بر سمت دروازہ کلان شتافت + و
 در آن وقت در فضائے دولت خانہ معزود مے از
 اہل یتاق و عجرہ و سہ چہار خواجہ سرلے پیش دروازہ
 ایستادہ بودند + مہابت خاں سوارہ تا دولت خانہ رفتہ
 از اسب فرود آمد۔ در آن وقت کہ پیادہ شدہ بجانب
 منزل خانہ شتافت۔ قریب دو صد را چہوت ہمراہ
 داشت + معتقد خاں پیش رفتہ گفت۔ کہ ایں ہم
 گشتاخی و بیباکی از ادب دور است۔ نفسے کو توقف
 نمائید۔ تا من رفتہ عہد کورنش و نہ پیش بوسی نمایم۔
 اصلاً بموجب نہ پرداخت + و چوں بر دیو منزل خانہ رسید۔
 مکرانان او تختہای دروازہ را کہ در شانان بہکشتہ
 احتیاط بستہ بودند۔ در ہم شکستہ بفضائے

دولت خانہ در آمدند + جتھے از خواصاں کہ بر گروہ و
 پیش آں حضرت بساحت حضور اختصاص داشتند -
 از گفتار خیمہ او بعرض می نمایان رسانیدند + آں حضرت
 از درون خرمگاه بر آمدہ بر پاکی نشستند + دریں وقت
 مہابت خاں مراستم کوز نش بتقدیم رسانیدہ - آنگاہ بر
 دوہر پاکی گمہ دیدہ معروض داشت - کہ چوں یقین کردم
 کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خاں خلاصی و نجات
 ممکن نیست - و بہ انواع و اشکام خواری و وسواری
 گشتہ خواہم شد - از روی اضطراب جہالت و دلیری
 نمودہ خود را در پناہ آستان انداختم - اکنون اگر
 مستوجب قتل و سیاست ام - در حضور اشرف سیاست
 فرمایند + دریں وقت راچوتان او قوج قوج مستمع
 آمدہ در سلا پودہ پاؤشاہی را فرا گرفتند - و در
 خدمت آں حضرت بمجوہر عرب دست تحیب کہ دستیاب
 او بود - و ریر منصوب بدخشی و جواہر خاں خواجہ
 سرائے و بلند خاں و خدمت پرست خاں و
 فیروز خاں و خدمت خاں خواجہ سرائے و صبح خان
 مجلسی و سہ چار نفرے از خواصاں - دیگرے حاضر
 نبود + چوں آں بے ادب خاطر اشرف را شورانیدہ
 مزاج اعتدال بر رفت را غیرت بہ جوش آمدہ بود -
 دومرتبہ دست بر قبضہ کشید رسانیدہ خجاستند -
 کہ جہاں را از لوث و مجور آں بے پاک پاک سازند -
 ہر بار ریر منصوب بدخشی بہ مژگی عرض مے کرد - کہ

وقت مقتضی آن نیست - صلاح حال را منظور باید داشت -
 و سزای کره دار نامحار این تیره بخت بد کره دار را
 به امید و دادگر حواله فرماید - تا وقت استیصال او
 در رسد - چون حرف او به زبیر دولت خواهی آراستگی
 داشت - ضبط خود فرمودند + و در اندک فرصت
 برانچوتان او درون و بیرون دولت خانه را احاطه
 نمودند - چنانچه بغیر او و نوکران او کسی دیگر بنظر در
 نی آمد - درین وقت آن بد عاقبت عرض کرد - که هنگام
 سواری است - به ضابطه متعود سواری فرماید - تا این
 غلام قدری در خدمت باشد - و بر مردم ظاهر نشود -
 که این مجذبات و گشتاخی حسب الحکم از من بفرستند +
 و اسب خود را پیش آورده اصرار و الحاح بسیار
 نمود - که بر این اسب سوار شوید - غیرت سلطنت
 و محضت نداد - که بر اسب او سواری فرماید - حکم
 شد - که اسب سوار شد + خاصه را حاضر سازند + و
 بخت لباس پوشیدن و اشتداد سواری خواستند -
 که به درون محل تشریف برند - آن یثیمه کار رضی
 نه شد + انقض آن قدر مجال داشت داد - که اسب
 خاصه را حاضر ساختند + و آن حضرت سوار شده
 دو تیر انداز بیرون دولت خانه تشریف بردند +
 بعد از آن بنیل خود را آورده اکتفا نمود - که
 چون وقت غورکش و ازدحام است بنده صلاح دولت
 را درین نی داند - که بر بنیل نشسته متوجه فشار نگاه

شتوند + و آل حضرت بے مسامح و مضایقه بر ہماں فیل
 سوار شدند - یکے از راجپوتان مُقتدر خود را در پیشِ فیل
 و دو راجپوت دیگر را در پسِ حوضہ نشانیدہ بود + دریں
 اثنا مُقرب خاں خود را رسانیدہ بہ ایشتر ضارے او
 درونِ حوضہ نزدیک بہ آل حضرت رفتہ نشست + ظاہراً
 دریں آشوب گاہ بے تمیزی زخمی بر پیشانی
 مُقرب خاں رسید + و خدمت پرست خاں خواص
 کہ معتاد شراب و پیالہ خاصہ در دشت داشت -
 خود را بہ فیل رسانید - و ہر چند راجپوتان
 بہ سنان بزچہ و زور دست و بازو مانع آمدند -
 و خواستند کہ او را جاکے نہ ہند - او کنارِ حوضہ
 را محکم گرفتہ خود را نگاہ می داشت - و چوں در
 بیرونِ جلے نشستن نہ بود - خود را میانِ حوضہ
 گنجائید + و چوں قریبِ نیم کردہ مسافت طے شد -
 گنجت خاں داروغہ فیل خانہ مادہ فیل سوارے خاصہ
 را حاضر آورد - و خود در پیشِ فیل دپرسش در
 عقب نشستہ بود + مہابت خاں افسارہ کرد - تا آل
 بے گناہ را با پسرش شبید کہ دزد + یا بچہ در لباس
 سیر و لشکار بر پشتِ منزلِ خویش رہبری نمودہ بود
 آل حضرت بہ درونِ خانہ او در آمدہ زمانے توقف
 فرمودند - فرزندِ آن خود را بر دوشِ آل حضرت گردانید +
 و چوں از نورِ جہاں بیگم غافل افتادہ بود - دریں
 وقت بہ خاطرش رسید - کہ باز حضرت شاہنشاہی را

به دولت خانہ بزرگوار از آنجا ہمراہ نور جہاں بیگم باز
 بخانیہ خود آمد۔ یہ ایں قصد باہر دیگر آل حضرت را
 بدولت خانہ آوردہ از قضا در ہنگامی کہ حضرت شاہنشاہی
 بہ قضا سیر و شکار سوار شدہند۔ نور جہاں بیگم فرصت
 غنیمت شمرودہ با جہاں خان خواجہ سرا کہ ناظر محلات
 پادشاہی بود۔ از آب گزشتہ بہ منزل برادر خود
 آصف خاں رفتہ بود و آل کم فرصت خبر رفتن
 بیگم یافتہ از سہوے کہ در محارستہ بیگم کردہ۔ نہایت
 کشیدہ ممتدود خاطر گشت۔ آنگاہ در فکر تہیہ شد۔
 و دانست۔ کہ جدا داشتن او از دوست حضرت
 خطائے اشت عظیم۔ لاجرم رائے فارسیہ او
 بر ایں معنی قرار گرفت۔ کہ آل حضرت را باز سوار
 ساختہ بہ منزل شہزیار برد۔ و آل حضرت از وسعت
 حوصلہ و گرانباری ہرچہ او مے گفت۔ مے کردہند و
 دریں وقت بختیہ نمیرہ شجاعت خاں ہمراہ شدہ و
 چون بخانیہ شہزیار در مے آمد۔ بہ را جہاں پٹاں اشارہ
 کردہ۔ تا او را بہ قتل رسانیدند و با جملہ چوں نور جہاں بیگم
 از آب گزشتہ بہ منزل برادر خود رسید۔ و مناسبت
 دولت را طلب کردہ مخاطب و معاتب ساخت۔ کہ از
 غفلت و خام کارئی شما کار تا بہ ایں جا کشیدہ۔ و
 آنچه در محبتہای کس نہ گزشتہ بود۔ یہ ظہور آمد۔
 و در پیش خدا و خلق خجلت زدہ کردہ خویش گشتید۔
 اکنون تبارک آل باید کردہ و در آنچه صلاح دولت

وہ آمد کار باشد - بہ اتفاق موعوض باید داشت * ہمہ
یک دل و یک زبان بہ عہض رسانیدند کہ تدریس در دست
و رایے صائب آن - است - کہ فردا فوجہا تدریب دادہ
در رکاب سعادت از آب گزشتہ آن مفسدان را مقہور
و منکوب ساختہ بہ آستان بوسی بندگان حضرت سرفراز
شعیم * چوں این رایے نا صواب بمساربع جلال
اعلیٰ حضرت رسید - و از ضابطہ محفول دور نمود *
ہماں شب مقرب خاں و صادق خاں بخشی و میر منصور
و خدمت خاں را پکے در پکے نزد آصف خاں و امثالہ
دولت فرستادند - کہ از آب گزشتن و جنگ انداختن
مخلص خطاست - زہار کہ این تدریس نا درست
را نتیجہ خام کاری و نا سازگاری دانستہ پیرامون
خاطر راہ نہ ہند - کہ بجز ندامت و پیشانی اثرے
بر آن مترتب نخواہد شد - ہر گاہ دریں طرف باشیم -
بہ کدام دل گرمی و بچہ امید جنگ سے کنید ؟ و بہ
جہت اعتماد و احتیاط انگشتزئی مبارک خود را مضحکہ
میر منصور فرستادند - اما آصف خاں بہ گمان آنکہ
این حرفہا نادرہ طبیعت ہابت خان بے حاشیت
باشد - و حضرت بہ تحریک او محکم فرمودہ نہ را فرستادہ
بہ ہماں قرار داد پایے عہدیت افشردہ * دریں وقت
فدائی خاں چوں از قتنہ بہہ داریئے نہاتہ و قوت یافت -
سوار شدہ بہ کنار آب آمد - و از آنکہ پہل را آتش
دادہ بودند - و امکان عبور منصور نہود - بے تاب

شدہ در تیر بارانِ بلا و تلاطمِ فتنہ با چنویں نوکرانِ خویش
 رُو بروئے دولت خانہ اشب بدریا زدہ خواست - کہ بہ
 شنواری عبور نماید - شش کس از ہر اہان او در
 موج فنا ہلاک گشتند - و چند نفرے از تہیئے آب پایاں
 رویہ افتادند - و نیم جالے بہ ساحلِ سلامت رسانیدند - و
 خود با اشب سوار بر آمدہ پچقلش نمایاں کرد - و دست
 اکثرے از رفقائے او بکار رسید - و چار کس از ہر اہان
 او جاں نثار شدند * و چوں دید - کہ کارے از پیش
 نے رہد - و غنیم زور آور است - و بخدمتِ اشرف
 نے تواند رسید - عطفِ عنان نمودہ از آب گزشت *
 و حضرت شاہنشاهی آلِ رُوز و آلِ شب در مشہرل
 شہر یار بسر بردند * رُوز فتنہ ہشتم فردوزی مطہر
 بیست و نہم مجاہدے الثانیہ آصف خاں با اتفاقِ خواجہ
 ابو الحسن و دیگر مناسے دولت قرار بہ جنگ دادہ
 در خدمتِ مندر علیا نور جہاں بیگم از گُذرے کہ
 غازی بیگ مشہرل نواڑہ پایاب دیدہ بود - قرار گزشتن
 داد * اتفاقاً بدترین گُذر ہا ہماں بود - سہ چار
 جا از آب عمیق عریض گزشتند - و در وقتِ گزشتن
 انتظامِ افواج بر قرار نہانہ - ہر قوسے بہ طرفِ افتادہ
 آصف خاں و خواجہ ابو الحسن و ارادت خاں با بجائے
 بیگم رُو بروئے قوج کلان غنیم کہ فیلانِ کارے خود
 را پیش دادہ کنار آب را مضبوط ساختہ بودند -
 در آمدند * و فدائی خاں بفاصلیہ یک تیر پرتاب پایاں تر

مقابل قوچ دیگر از آب گزشت * و ابو طالب را پس
آصف خاں و شیر خواجه و الله یار و بسیاری مردم
پایاں بر فدائی خاں مجبور نمودند * و هنوز جمعی به کنار
پیوسته - و بعضی میان آب بودند - که افواج غنیم فیلاں
را پیش رانده حمله آوردند * و هنوز آصف خاں و خواجه
ابو الحسن در میان آب بودند - و متعهد خاں از آب یک
جا گزشته بر لب آب دوم ایستاده تماشا می نمود
تقدیر می کرد - که سوار و پیاده و اسب و شتر
در میان دریا در آمده پهلوی بر یک دیگر پر زده سب
در گزشتن دارند * درین دشت ندیم خواجه سرای
بیگم آمده آنها را مخاطب ساخت - که مندر علیا می
فرمایند - که ایں چه جای توقف و تأمل است ؟ بای
همت پیش بنید - که به مجرود در آمدن شما غنیم مشرزم گشته
راو آوارگی پیش خواهد گرفت * از استماع ایں خطاب و
عتاب خواجه ابو الحسن و متعهد خاں اسبان خود را در
آب زدند - و قوچ غنیم و راجپوتان مردم ایں جانب
را پیش انداخته به دریا در آمدند * در عمارت بیگم
دختر شهویار و صبیح شاه نواز خاں بودند - تیرے
بر بانوسے دختر شهویار رسید - و بیگم به دست خود
بر آورده بیرون انداخت - و ربابها به خوں رنگین
شد * و جواهر خاں خواجه سرا ناظر محل و ندیم
خواجه سرای بیگم و خواجه سرای دیگر در پیش خیل
جاں نثار گردیدند * و دو زخم شمشیر بر خرطوم فیل

بیگم رسیدند و بعد از آنکه رُویِ فیل بر گشت -
 دو سه زخم بر چہ بر عقبِ فیل زدند - تا آنکہ قشیر ہا
 از پیچے ہم سے رسیدند - قیلان آں سے در رائدنِ فیل
 داشت - تا جائے رسید - کہ آبِ عمیق آمد - و اشیای
 بہ شناوری افتادند - و ہم غرق شدن بُود - تا گریہ
 عطفِ عنان نمودند - و فیلِ بیگم بہ شناوری از آب
 گزشت - و بدولتِ خانہ پادشاہی رقتہ فرود آمدند - و
 پُچوں را چپوتاں قصہ تمام بہ ایں جانب کردند - دریں
 وقت آصف خاں پیدا شد - و از بَرِ بگم زمانہ و بیراہ
 رحمتنِ رفیقان و لشفتنِ نقش بد گِلہ آغاز کردہ روانہ
 شد - و ہر چہ حاضران از ایشان رنشاں خواستند -
 اثرے ظاہر نہ شد - کہ بہ کدام جانب رشتا فتنند - و
 خواجہ ابو الحسن گرم رائد - و از ہولِ اضطراب
 اسب بہ دوپا زد - و پُچوں آبِ عمیق بُود - و چون
 سے رقت - در وقتِ شناوری از اسب جدا شد -
 پس قاشِ زیں را بہ دو دست محکم گرفتہ - تا آنکہ
 غوطہ خورد - و نفس بند شد - قاشِ زیں را نگذاشت -
 دریں حالتِ محضہ ملاحِ کشمیری خورد را رسانیدہ
 خواجہ را بر آورد - و فدائی خاں با جمعی از نوکران
 خورد و چندی از بندگانِ پادشاہی کہ دوستی و آشنائی
 باوے داشتند - از آب گزشتہ با قوچے کہ در
 مقابل او بُود - چپقلش کرد و غنیم خورد را برداشتہ
 تا خانہ شہر یار کہ حضرت شاہنشاہی در آں جا

تشریف داشتند - خود را رسانید * و چون درون
 ملپرده از سوار و پیاده مالا مال بود - او بر سر در
 ایستاده به تیر اندازی پرداخت - چنانچه تیر های او
 اکثر در صحن دولت خانه نزدیک به آل حضرت میرسید -
 و مخصوص خاں در پیش تخت ایستاده بود * با بچشمه
 فدائی خاں زمانه فتنه ایستاده تلاش می کرد * و
 از همایان او سید مظهر که از جوانان کار طلب کار
 دیده و فدوی بود - و عطاء الله نام خویش فدائی خاں
 به حصول شهادت حیات جاوید یافتند * و سید
 عبد الغفور بخاری که از جوانان شجاع است -
 زخم کاری برداشت - و چهار زخم به استپ سوار می
 فدائی خاں رسید * و چون دریافت - که کار می از
 پیش نمی رود - و به خدمت نمی تواند رسید - عفت
 عنان نموده از اردو بر آمد - و به طرف بالا می
 آب شتافت - و روز دیگر از آب گذشته به رهناس
 نزد فزندگان خود رفت - و از آن جا عیال را
 برداشته بگرچاک شند به رخت سلامت کشید * بدین
 نام زمیندار پیر گنبد مذکور با و رابطه قدیم داشت -
 فزندگان را در آن جا گذاشته و خاطر از آن جانشین
 پرداخته جریده به جانب هندوستان شتافت * و
 شیر خواجه و الله و دومی خان قراول باشی و الله یار
 و اسرار مختار خاں هر کدام بطرفی رفتند * و
 آصف خاں چون دانست - که از دست جهانت خاں

خلاصی ممکن نیست - با پسر خود ابو طالب و دوست
 سیصد سوار مملوک از یار گیر و اهل خدمت بجانب
 قلعه ملک که در نیول او بود - رفت و چون
 به ربهتاس رسید - از ارادت خاں خبر یافت - که در
 گوشه فرود آمده - کسان خود را فرستاده به مبارزه بسیار
 او را نژاد خود طلبید - لیکن هر چند سعی کرد - او
 به همراه آصف خاں راضی نه شد - و آصف خاں
 بقلعه ملک رفته مختصن گشت - و ارادت خاں برگشته
 به اردو آمد و بعد از آن خواجه ابوالحسن به عهد او
 سوگند اطمینان خاطر یافته هایت خاں را دید - و
 ربهتاس بنام ارادت خاں و مقتدر خاں مشتعل بر سوگند
 غلیظ شوید بخط او گرفت - که گزند جانی و نقصانی
 بعزت و ناموس نرساند - آنگاه ایشان را همراه برده
 ملاقات داد و در پیش روز عبد القدر ناسخ خط چاند منجم را
 که به آصف خاں رابط قوی داشت - و التی جان
 مقتدر بود - به شامت آشنائی او در حضور خود به قتل
 رسانید و مقارن این حال شاه خواجه ابوالحسن نذر محمد خاں
 و ابوالفتح به درگاه والا رسیده ملازمت نمود - و بعد از
 ادای کورنش و تسلیم و آداب که درین دولت معمول
 است کتابت نذر محمد خاں که مشتعل بر اظهار اخلاص
 و نیاز مندی بود - با شجاعت و هدایای آن ملک گردانیده
 آنگاه پیشکش خود را به نظر در آوردند - و سوغاتهای
 نذر محمد خاں و ابوالفتح و غلام ترکی و غیره

مؤافقت پنجاه هزار مرد و بیست قیمت شد - و محال شد الوقت
 سی هزار مرد و بیست اقام یافت * بارے پیش ازین نگاشته و کتاب
 و قانع نگار گشت - که چوں آصف خاں به پیچ و تبه از
 مهابت خاں ایمن نه بود - به قلعه ابلک که در جاگیر
 او بود - رفته مخصوص گشت - و همگی دو بیست و پنجاه
 کس از سوار و پیاده با او همراه بودند * مهابت خاں
 چندی از احببانش پادشاهی و ملازمان خود و زمینداران
 آن نواحی را به سرکردگی پسر خود نام پسر خود
 و شاه قلی فرستاد - که گرما گرم شتافته بمحاصره قلعه
 پند دارند * آن نفوس در آن جا رسیده قلعه را به دست
 آوردند * و آصف خاں عیان به قضا سپرد - و
 فرستاد های مهابت خاں به عهد و سوگند آرام بخش
 خاطر متوخش او گشته حقیقت را با مهابت خاں نوشتند *
 و چوں متوکی گمهاں قتلوه از دریای ابلک عبور نمود *
 مهابت خاں از حقارت و نصبت حاصل نموده به قلعه
 ابلک رفت و آصف خاں را با ابو طالب پسرش و
 خلیل الله و دیگر میر میران مقتید و نفوس ساخت - و
 قلعه را به ملازمان خود سپرد * و در همین اثنا عبد القادر
 برادر زادو خواجه شمس الدین محمد خانی را که از
 مصاحبان و مخصوصان آصف خاں بود - با محمد تقی
 بخشی شاهنجا که در محاصره بزمه پور بدست افتاده
 بود - به تیغ بے باکی آواره همراہی عدم گردانید *
 و ملا میر محمد قنومسی را که بسبب آخوندی نزد آصف خاں

بُود۔ و تَنیکِ اُورا زنجیرِ کره دند۔ به حسبِ اِتفاق زنجیرِ
 حلقه دار در پاسے او کره دند۔ چنانچہ باید۔ اِس حکام نداشتند۔
 به اندک حرکت از پاسے او بر آمد۔ راین مَقَدِمَه جمل
 بر اُتُونگدی و ساجِرے او کره دند۔ او حافظِ قرآن مجید
 بُود۔ و پیرِ مَنته بنیادِ اِستِغْثال داشت۔ و بِنهائے او
 بنیادِ اِستِخْرَک بُود۔ اِزین حرکت لب یقین کرد۔ کہ مرا
 دُعایِ هدے کند۔ و از غلبه و سواس و فزط توهم آن
 مظلوم را به تیغِ ستم شسید ساخت۔ مَلّا مَحْمَد با فضائلِ
 صُوری و کسبِ کمالات بنیورِ صلح و پیرِ ہیوکاری آراستگی
 داشت۔ اُتوس که آن سفاک بے باک قدرِ چنیزِ مردے
 هم نه شناخت و بیهوده ضائع ساخت اِدچُون بنوا سَے
 جلالِ آباد مَزْدول اُز دُوسے گِهاں پرے اِتفاق اُفتاد۔ جِنے
 اِز مَقَدِمَه اِدا آمد ملازمت نمودند۔ اُنکُون مَحْمَد اِز مَقَدِمَه
 یرو سَے که بیانی ایشاں شائع است۔ به جهتِ غایت
 مرقومِ مے کره دو۔ طریقِ آئنها به آئینِ پند و ان نسبت
 نزدیک است۔ مَحْمَد صورتِ آدمی از طلا یا از شک ساخته
 پرستش مے نمایند۔ و بیش از یک زن مے کنند۔
 مگر که زنِ اَدل ناز اودگاه باشد۔ یا با شوهر نا سازگار۔
 اگر خواهند که بخانه دوشته یا خویشتے بروند۔ از بالا
 بام یک دیگر ترزد مے کنند۔ و حصارِ شهر را جزو یک
 در مے باشد۔ و غیر از حُک و ماهی و مرغ دیگر همه
 گوشت مے خورند۔ و حلال دارند۔ مے گویند۔ که از قوم ما
 هر کس که ماهی خورَد۔ اَبَنه کور شدہ۔ و گوشت را

یحییٰ کردہ مے خورند + و لباسِ سُرخ را دوست مے دارند
 و مژدہ خود را لباس پوشانیدہ و مسلح ساخته یا صراحی
 و پیالہ و شراب در گور مے گزارند + و سوگند ایشان
 این است - کہ کلمہ آہو یا جز را در آتش مے زنند -
 و بلا آن را از آن جا برداشتن بر درخت مے گزارند -
 و مے گویند - کہ ہر کس از ما این سوگند را بہ دُروغ
 خورده - البتہ بہ بلائے مُبتلا شدہ + و اگر پدر زن
 پسر خود را خوش کند - بگیرد - و پسر در آن باب
 مضائقہ نمی نماید + حضرت شاہنشاہی فرمودند - کہ
 ہر چہ دل شما از چیزایے ہندوستان خواہش داشتہ
 باشد - درخواست نمائید - اسب و قمشیر و نقد و
 سروپایے سُرخ اتماس کردہ دند - و کامیاب گشتند +
 دریں اثنا جگت سنگہ پسر راجہ باسو از اُردو مے
 گہاں شکوہ فرار نمودہ بہ کوہستان شمشاد لائور کہ
 وطن اوست - تئاتت + و مقارن این حال ساون خان
 بہ ایالت صوبہ پنجاب رخصت یافت - و محکم شدہ - کہ
 تنہیہ و تادیب جگت سنگہ نماید - و حضرت شاہنشاہی
 منزل بہ منزل بہ نشاط شکار پرداختہ - روز یک
 شنبہ بیستم اُردی بہشت در ساعت مسعود داخل
 شہر کابل شدند - و دریں روز بر فیل نشستہ ہزار
 کُناں از میان بازار گزشتہ بہ باغ شہر آرا کہ نزدیک
 بہ قلعہ کابل واقع است - موقوف اِجلال فرمودند +
 روزِ چہنم غمہ خرد داد بہ روضہ منورہ حضرت

فرمودند مکانی تشریف برده لازم نیاز مندی به تقدیم
 رسانیده از بارین قدسی موطن آن حضرت استمداد بهمت
 نمودند. و همچنین به زیارت میرزا همدان و عجم پور گمار خود
 میرزا محمد حکیم ابهرک جسته از حضرت حق سبحانا تعالی
 التماس آموز در پیش ایشان فرمودند * از غرائب اتفاقات که
 از زمانهای تقدیم بر منصف ظهور پرتو افکند - پادشاه کردار
 زیشت مهابت خان است * تفصیل این اجمال آنکه چو
 آن جرمعت و گشتاخی در کنار آب بهت ازو به ظهور
 آمد - و مرا به بے حوصله با سپاه از غفلت خفایش
 خجلت زده خاوند خویش گشتند - و امری که در
 محفل بیچس خطور نه کرده بود - چهره پادشاه ظهور
 گشت - را بچیتان او بنا بر تسلط و اقتدار که به حسب
 اتفاق روی نموده بود - خود سر و مقور گشته دست تعوی
 و تطاول بر رعایا و زیر دستاں دراز کرده هیچ کس را
 موجود نمی شمردند - تا آنکه روزگار برگشت - و دست
 فتنه ارتش به خرمین پیوسته آن خود سراں زد * با بجمه جمعه
 از راجپوتان در چنگ که از لشکار گاههاسه مقترع کابل
 است - رفته اشبان خود به چرا گزاشته بودند * پچوں
 چنگه را بجهت لشکار پادشاهی قرق ساخته به جمعه از
 احادیان حواله نموده بودند - بیکه از آنها مانع آمده کار
 به دو شتی گزرا نید - و راجپوتان بے محابا آن بیچاره را
 به تیغ پاره پاره کرده * چندی از خویشاں و برادران
 او و احادیان دیگر به درگاه رفته استغاثه و داد خواهی

نمودند - محکم شد - کہ اگر اورا شناختہ اند - تام و نشان
 او معروض دارند - تا بہ حضور اشرف طلبیدہ باز پرس
 فرمائیم - بعد از اثبات خوں بہ سزا رسد + احدیایں
 را بہ این محکم نسلی نگشتہ بر گشتند + راجپوتان نیز
 قریب بہ آنها فرود آمدہ بودند + گویہ دیگر احدیایں مستعید
 رزم و پیکار شدہ ہمہ یک جہت و یک رو بہ سر دائرہ
 راجپوتان آمدہ و چوں احدیایں تیر انداز و توپچی
 بودند - بہ اندک زد و خوردے راجپوت بسیار کشتہ
 شدند و چندے را کہ مہابت خاں از قہر زندان حقیقی
 گرامی تر مے دید - علی تیغ انتقام گزیدند - چہینا
 بہشت صد و ہصد راجپوت بہ قتل رسیدہ بودند +
 و اخصام کابل و ہزار جات میر ہما راجپوتے را در اطراف
 و نواحی یافتند - از کوتل ہندو کش گزرا نییدہ فروختند +
 و بہ این طریق قریب بہ پانصد راجپوت کہ بیشترے از
 آنها سردار قوم بودند - و بہ شجاعت و مردانگی
 اشتهار داشتند - بہ فروخت رفتند + و مہابت خاں از
 شنیدن این خبر سراسیمہ و مضطرب سوار شدہ بہ محکم
 کولان خود شناخت - و در اثنای راہ نقش را طوی
 دیگر دیدہ از زیم و ہراس کہ مبادا دریں آشوب کشتہ
 شود - بر گشتہ خود را در پناہ دولت خانہ انداخت + و
 بہ التماس او جہشیان و کوتوال خاں و جمال خان خواص
 را محکم شد - تا این قتنہ را فرو نداشتند + دیگر بہ عرض
 رسید کہ باعث جنگ و مادو قساد بر لچ الزماں خویش

خواجه ابو الحسن و خواجه قاسم برادر اوشت - هر دو را به
 حضور طلبیده باز پرس فرمودند - جوابی که مایه تسلط خاطر
 شود - نتوانستند داد - چوں کسان را شیارے از تیر و
 تفتنگ به قتل رسیده بودند - ناگزیر مراعات خاطر او از
 لوازم فخر کرده نام برده ها را به وسع حواله کرده دند - و او
 در نهایت خواری و مشوائی آنها را سروپا بر نهن به خانه خود
 برده مقیم ساخت - و آنچه در بساط آنها بود - تمام را
 متصرف شد - درین ولا به عرض رسید - که عبیر حبشی
 در سن پشناد سالگی به اجل طبعی در گذشت - عبیر
 در فن رسپاه گری و سرداری و ضوابط تدبیر عریل
 و نظیر نه داشت - آوایش آل ملک را چنانچه باید - ضبط
 کرده بود - تا آخر عمر روزگارے را به عزت بسر برد -
 و درین تاریخچه به نظر در نیامده - که غلام حبشی بزرگ
 او رسیده باشد - و درین ایام سید بنوه حاکم دلی بموجب
 نوشته مهابت خاں عبد الرحیم خاں خانا را که متوجه
 جاگیر خود بود - بر گره دانیده به لاهور فرستاد - و درین
 ولا خبر رسید - که شهنشاده های والا نرث اد سلطان دارا شکوه
 و سلطان اورنگ زیب پسران شاه جهان به حواله
 اکبر آباد رسیده - خاطر قدسی منظر از مژده وصول
 نهار کائمار چوں کل شکفت - لیکن مهابت خاں
 به منظر خاں حارس دار الخلافه نوشت - که آنها را نظر بند
 دارد و به درگاه پیارد - چوں توجیه خاطر اشرف به شکار
 بشیار بود - و شیفه آل حضرت درین شغل بحدس رسیده بود -

که در حضر و سفریک روز بے شکار ممکن نیست - که
 بسر آید - لاجرم دریں والا وادی خان قرارل بیگی
 بخت شکار قمر غه تور کلانے کہ اہل ہند آں رانادر گویند -
 از پریشان تاریدہ ترتیب دادہ پیشکش نمود - مبلغ بیست
 و پنج ہزار روپیہ بر آں صرف شد - پنا بر آں در موضع
 از غنہ کہ از شکار گاہماے مقدر ایں ملک است -
 بہ متصدیان پرکاری محکم شد - کہ تور مذکور را بہ شکار
 برادہ استادہ نمودند - و شکارے را از ہر جانب
 بہ تور در آوردند - و حضرت با پرستاران حرم سراے
 عرت بنشاط شکار توجہ فرمودند و شاہ اسلحیل ہزارہ
 کہ ہزار ہا جماعت اورا بہ بڑوگی و مہرشدی قبول پیدا شدہ -
 با تواریخ و لواحق خویش در ظاہر دہ میر مانوس فرود
 آمدہ بود - حضرت شاہنشاهی با تور جہاں بیگم و اہل
 حرم بہ منزلی شاہ اسلحیل تشریف فرما شدند و بیگم
 بہ فرودمان شاہ از اشام جواہر دراری مرقع آلات
 التقات فرمودند - و از آں جا بنشاط شکار پرداختہ قریب
 سی صد راس از زنگ و توج کوی و خرہس و کشتار کہ
 دریں تور در آمدہ بود - شکار شد - و یکے از ہمہ کلاں تر
 بود - وزن فرمودند - سہ من و سہ سیر بہ وزن جالگیری
 در آمد و از سوارخ آنکہ چوں خبر گشتاخی مہابت خاں
 بہ سنج شاہ جہاں رسید - مزاج بہ شورش رگرایید - و
 باوجود قلت جمیعت و عدم سامان واعیہ مصمم شد - کہ
 بخت منت پدر والا قدر شتافہ سراے کہ دار ناہنجار در

دامن روزگار او رهند۔ یہاں عزیمت شتافتہ بہ تاریخ بیست
 و سوم رمضان سال ہزار و سی و پنج با ہزار سوار از
 مقام ناسک برتنگ ربات بر افراتند۔ بہ گمان آنکہ شاید
 دریں مسافت بقدر کفایت جمیع فراہم آید۔ چوں اجمیر
 مخیم گشت۔ راجہ کشن سنگھ پسر راجہ دھیم کہ با پانصد
 سوار در موکب منصور بود۔ بہ اجل طبعی در گزشت۔
 و جمعیّت او متفرق گشت۔ و ہمگی پانصد سوار در
 غایت پریشانی و شکستگی ہمراہ ماند۔ و ارادہ سابق سامان
 پذیر نہ شد۔ ناگزیر راجہ عقدہ کشای چھیں تقاضا
 فرمود۔ کہ باید بولایت سٹہ شتافتہ روزے چند در آن بنگلہ
 حوّل گزرانید۔ بہاں داعیہ از اجمیر بہ ناگزیر و از
 ناگزیر بہ حدود جودہ پور و از آل راہ بجسلیہ منتضت
 اتفاق افتاد۔ و حضرت جت آشانی در ایام ہرج و مرج
 از ہمیں راہ بہ ولایت رشتہ و ملک سٹہ تشریف بردہ
 بودند۔ و ایں موافقت با جدّ بزمگوار از بدائع روزگار
 است۔ چوں خاطر فیض مظاہر از سیر و نسکای گذار
 ہمیشہ بہاں کابل را پسند اختیار مے بود۔ روز دو شنبہ
 غرہ شہر پور از کابل بصوب مستقر الخلافہ کوس مراجعت
 بلند آواز گشت۔ دریں تاریخ خبر بیماری شاہزادہ پرویز
 بہ عرض رسید۔ کہ در تواریخ قوی ہم رسیدہ ایشان را زانے
 مہمند بے شعور داشت۔ و بعد از تدبیرات قدرے خفت حاصل
 شد۔ و متفاریں ایں حال عرضداشت خاں جہاں رسید۔
 نوشتہ بود۔ کہ شاہزادہ باز از ہوش رقتہ۔ و دریں مرتبہ

پنج گهرای که دو ساعت نجومی باشد - بے شعور بودند -
 ناگزیر اطلباً به داغ قرار دادند - و پنج داغ در سرو
 پیشانی و شقیقه ایشان گذاردند - مهلدا به هوش نیامدند -
 و بعد از ساعت دیگر افاقه بهم رسید - و سخن گفتند - و
 باز از هوش رفتند - اطلباً پیار بی ایشان را ضرع تشخیص
 نموده اند - و این تفرقه افراط شراب است - چنانچه هر دو عم
 ایشان شاهزاده شاه مراد و شاهزاده دانیال به همین بیماری
 مبتلا گشته کاسه سر را شنیده جام شراب کردند - و درین
 و لا شاهزادگان والا گمر سلطان دارا شکوه و شاهزاده کوکب
 از خدمت پدر به ملازمت جبر برادر آمده به آشنایان فوق
 نیاز را توانی ساختند - و از فیلا و جواهر مریض آلات قریب
 ده کب روپیه پیشکش ایشان بنظر در آمد - و درین میان
 از نوشتره فاضل خاں بعرض رسید - که با شقیقه سلطان
 دانیال مرجم در امر کوٹ از شاهنجهان جدائی گرفته به ملک
 راجه گج شکوه خود را رسانیده عنقریب به شاهزاده پوز
 خواهد رسید - و از سوارخ بهجت افزا که درین راه به ظهور
 آمد - آوار گشته مهابت خاں از درگاه است - تفصیل این
 داستان به رستم اجمال آنکه از تاریخ که آن پداند گفت
 مضرب چنین گفتاخی گره دید - مزاجش به شوریش گزید -
 و ظریف حوصله اش تنگی کرد - و به انجیان دولت سلوک
 تا ملائم پیش گرفته دلها را از خود آزاده و خاطر را راضی
 گره دانیید - حضرت شاهنشاهی با وجود چنین گشتاخی و
 سوء ادب از کمال حوصله و پنداری انتقام و عنایت

ظاہر مے ساختہ - و ہرچہ نور جہاں بیگم در خلوت
 مے گفت - بے کم و کاست نزد او بیاں مے فرمودہ -
 چنانچہ نکتہ بر زباں آوردہ - کہ بیگم قصد تو دارد -
 خیردار باش ! و صبیحہ شامہواز خاں نیر علیہ الرحمہ
 خاں خاں کہ در عقور از دواج شایستہ خاں پسر
 آصف خان است - مے گوید کہ ہر گاہ دست یابم -
 ہایت خاں را بہ ہندو خواتم زد - و یہ اظہارہ رایہ
 مقدمات خاطرہ اورا مستطین مے ساختہ - تا آنکہ رفتہ رفتہ
 تو مے کہ در ابتدا داشت - و از آل رہ گزر ہو شیار و
 بیدار مے بود - و جماعتی کثیر از راہچوتان با خود
 بدرنگاہ مے آورد - و برگرد و پیش دولت خانہ پاز
 مے داشت - کم شد - و آل ضبط و انتظام بر جانیانہ
 و محلہ لوگران خوب او در جنگ احریان کابل بہ قتل
 رسیدند - و نور جہاں بیگم بہ خلاف او پیوستہ در ارتقا
 فرصت بود - و سپاہ نگاہ مے داشت - و مردوم دیر
 جنگ آزمایا دلاسا میکرد - و مستمال و امیدوار مے ساختہ -
 تا آنکہ ہو شیارہ خاں خاجہ سرای بیگم بہ موجب نوشتہ
 ایشان قریب بدو ہزار سوار از لاہور لوکر کردہ بہ خدمت
 شناسفت - و در رکاب سعادت ہم جمعیت نیک فراہم آمدہ
 بود - یک منزل پیش از رشتاس دیدن محلہ سواراں را
 تقریب ساعتہ فرمودہ - کہ تمام سپاہ قدیم و جدیدہ
 پوشیدہ در راہ بہ ایستہ - آنگاہ بلند خاں خاص را حکم
 شد - کہ از جانب حضرت نزد ہایت خاں رفتہ پیغام

گزارد - که امروز مردم بیگم خود را به نظر اشرف می گذرانند -
 بهتر آن است - که مجرای اول را موقوف داربد نه مبادا
 با هم گفتگو شده به جنگ و نزاع کشد - و در عقب
 بلند خاں خواجه ائور را فرستادند - که ایس سخن پسندیده
 را مضموم او سازد و او حسب الحکم عمل نموده درین
 وقت به کورنش نیامد و روز دیگر پیشایرے از پندگاران
 پادشاهی در درگاه فراهم آمدند - و آنحضرت به مہابت خاں
 حکم فرمودند - که یک منزل از اردو پیش برود و اگر چه
 او از حقیقت کار آگاه گشت - بیکن پوچ چشمش از
 جنگ احدیای تزییده بود - کام و ناکام روانه پیش
 شد - و آن حضرت به تعاقب او سوار شده گردما گرم
 شتافتند و مہابت خاں دیگر خود را جمع ننواشت
 ساخت - و اند منزل پیش نیز کوچ کرده از دریای
 بہت گزشتہ فرود آمد و حضرت شاہنشاهی درین طرف
 مستحکم آراستند - و افضل خاں را نزد آن آشفتنہ دماغ
 فرستاده چهار حکم به تقریر او حوالہ فرمودند - محنت آنکه
 پوچ شاه جہاں بہ صوبہ ٹھٹہ رفتہ - او نیز از پوچے او رود
 و آن مہم را بہ انجام رساند و دوم آصف خاں را
 بہ مہلازمت حضور فرستد و سوم ظہورث و ہوشنگ پسران
 شاہزادہ دانیال را روانہ حضور نماید و چهارم لشکری
 کہ پسر محلیص خاں را ضامن اوشت - و تا حال
 بہ مہلازمت نیامدہ - حاضر سازد - و اگر در فرستادین
 آصف خاں کوتاہی کند - یقین شناسد - کہ فوج بر سر

او تعیین خواهد شد. افضل خاں پسران شاهزاده دانیال
 را همراه آورده معروض داشت. که در باب آصف خاں
 عرض می کنند. که بچوں از جانب بیگم ایمن نیشتم. بیگم
 آن دارم. که اگر آصف خاں را از دست دهم. مبادا
 لشکر بر سر من تعیین فرماید. درین صورت بنده را
 بهر خدمتی که تعیین فرماید. بدان سرفراز شده بچوں از
 لاهور بکرم. دست بر چشم و دل گزاشته آصف خاں
 را روانه درگاه خواهم ساخت. بچوں افضل خاں عذر
 فرستادن آصف خاں معروض داشت. بیگم از حرفهای
 لغوی او به شویش در آمد. و افضل خاں باز رفته آنچه دیده
 و شنیده بود. پوست کنده ظاهر ساخت. و گفت. در
 فرستادن آصف خاں توقف مصلحت نیست. زیرا که طوری
 دیگر به خاطر نه رساند. که ندامت خواهد کشید. بچوں
 مهابت خاں اند حقیقت کار آگاه گفت. بی التفور
 آصف خاں را خود آورده معذرت خواست. و به عهد
 و سوگند خاطر او را پنداشت. و ملائمت فرادان ظاهر ساخت
 روانه درگاه نمود. بیکین ابو طالب پسر او را به جهت
 مصلحت که رقم بند بر گردیده. روزی چند نگاه داشت. و
 به ظاهر عزیمت خطه و آمده کوچ به کوچ روانه شد. و
 در بیست و سوم ماه مذکور عبور موکب منصور از آب
 بهت واقع شد. و از غایب آنکه سوارش مهابت خاں و
 هرچ در مریخ او بر ساحل همین آب اتفاق افتاده بود.
 باز انعطاف اختر بخت و زمان را باز او نیز بر کنار همان

در بیا رُوس نمودند و پس از رُوس چند ابو طالب پسر
 آصف خاں و بدیع الزماں داماد خواجه ابو الحسن و
 خواجه قاسم برادر او را نیز عذر خواسته به درگاه فرستاده
 چون در جہانگیر آباد مُردول سعادَت ارتفاق افتاد۔ داور بخش
 پسر خسرو و خان خاں و مُقرب خاں و میر مجتہد و
 اعیان شہر لاہور بہ آستانہ بوسی جبین اخلص را
 لُورانی ساختند و ہفتُم ماہ آباں بہ ساعت مشعُور مُردول
 مُورکب اقبال بہ دارُ السُلطنت لاہور چہرہ افروزی مراد
 گزیدند و دریں رُوز مشعُور آصف خاں بہ صاحب مُوہبیہ
 پنجاب اختصاص یافت۔ و مقصِب و کالت فہمہ مراحم
 گزیدند۔ و محکم شد۔ کہ سر دیوان نشسته اند رُوس
 اہتِشال بہ تہنیتِ مہماتِ مالی و مہملی پزدانند و خدمت
 دیوانی بہ خواجه ابو الحسن از رانی شد و افضل خاں از
 نقیب میر مجتہد بہ خدمت میر سامانی سرفرازی یافت و
 میر ندوہ بہ خدمت بخشی گری سر بلند گزیدند و سید
 جلال دلو سید محمدہ فیروز شاہ عالم بخاری را کہ در سبجات
 آسودہ اند۔ و احوال ایشان بہ تقریبات دریں اقبال نامہ
 ثبت افتادہ۔ رخصتِ وطن فرمودہ قبل بخت سوار شد
 ایشان کُلف نمودند و نیز دریں احوال بہ عہض رسیدند۔
 کہ مہابت خاں از سہت ماہ مُصہ عنان تافتہ بہ جانب
 ہندوستان روانہ شد و نیز بہ مسارب جلال رسید کہ
 ہیئت و دو لک رُوپہ کلاسی او از بنگالہ فرستادہ اند۔
 بہ خواہیہ دہلی رسیدہ۔ پناہراں صفدر خاں و سپہدار خاں

و علی قلی درمن و کور الدین قلی و انیرای سندن
 با هزار اصدی تبعین شدند - که بر جناح استیصال شتافتند
 زرها بدشت آرند و نفوس مذکوره متوجّه این جلالت شده
 در حایر شاه آباد بآدمهای او که خزانہ می آوردند -
 رسیدند - و آنها با زرها در سرای مختصن شده تا بیکس و
 منصور بود - به مدافعت و مقابلہ پای ضلالت افشردند و
 بندگان دوزار بعد از زد و خورد بسیار آسرا را آتش زده
 بدو در آمده ببلع ها را منتصرف شدند - و آدمهای او
 قرار بر قرار داده بار اذبار رسیدند و خزان شد - که
 زرها بدرگاه فرستاده خود به تعاقب مہابت خاں رشتا بند و
 و مقارین این حال خاں خاں را به منصب هفت ہزاری
 ذات و سوار از قرار دواشبہ و سہ اشبہ سرفراز نمودند
 خلعت و شمشیر و اسب پیچاق با زمین مرمع و رفیل
 خاصہ مرحمت نموده با جمعی از ملازمان شاہی به استیصال
 مہابت خاں مامور نمودند - و صوبہ انجیر به نیولی او
 مقرر شد و بجوں و جات سنگھ از صاوق خاں سرانجام
 نشدہ بود - و او را از دوستان مہابت خاں می دانستند -
 حکم شد - کہ از سعادت کورنش محروم باشد و دیس
 روز بخلیس خاں و جات سنگھ از کوشستان کائنگہ رسیدہ
 ملازمت نمودند و در ہمیں روزها به حکم خاں کہ خدمت
 ملک کوچ داشت - فرمان صادر شد - کہ او را صاحب
 صوبہ بنگالہ ساختیم - ہذاں صوبہ رشتا شد بہ ضبط و نقش
 آن ولایت پذیرد - و خانہ را روانہ حضور نماید -

شاهزاده پرویز از غوطه باده پیکانی به مرض صرع مبتلا
 شد و رفتن رفته از غذا نفرت بهم رسانید - و قوی
 تحلیل رفت - و هر چند اطباء به معالجات و تدبیرات
 پردازانند - بچون زمان ناگزیر در رسید - بود - اثری
 بر آں مترتب نگشت - و شب چهار شنبه به تاریخ هفتم
 شهر صفر سحر هزار و سی و شش را بجزیره پیکانی
 برین گزید + و کالبد آں مرحوم را بخت در آں شهر
 امانت فرمودند - و آخر به آلبر آباد نقل کردند - و در
 باغی که سبز کرده آں سروز جو عیار سلطنت بود - تدفین
 کردند + و بچون این خبر به مسیح علییه رسید - رضا بقضای
 ایند تعالی داده زخم درونی را به موهیم صبر و شکیبایی
 چاره فرمودند + در سق سی و بیست سالگی وفات یافت +
 تاریخ فوت او بقصه از فضلا چنین یافته اند - وفات
 شاهزاده پرویز + بعد از استماع این خبر به خان جمال
 حکم شد - که فرزندان و بازماندای ایشان را روانه
 درگاه والا سازد + در جلای این احوال شاه خواجه ابلیس
 نور محمد خاں رخصت معاودت یافت - و سوار آبله
 + دفعت به او عنایت شده بود - چهل هزار روپیه دیگر
 مرحمت گردید - و نمودی از نفایس هندوستان برای
 خاں فرستادند + و در همین اوقات ابو طایب خلیف
 اختصار اختلاف آصف خاں به خطاب شایسته خاں
 نامور شد + درین ایام هم موسوی خاں از دکن مراجعت
 نموده سعادت آستان موسی دریافت + و درین بین میرزا

هشتم صفوی به صوبه دارائی بهار فوقی عزت بر افراختند
 در همین هنگام از عرابین مستویان صوبه دکن به عوض
 رسید - که یاقوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عبیر
 سردار عثمیه نر ازو نبود - و در حیات عبیر نیز
 سپه سالارائی لشکر و انتظام اقواج به عثمیه او مقرر بود -
 اختیار بهدگی و دولت خواهی را سرمایه سعادت خود دانست
 با پانصد سوار بمحاصیله جالنا بلور آمده - بسر بلند را
 نوشته - که من با فتح خاں پسر ملک عبیر و دیگر سرداران
 نظام الملک قرار دولت خواهی داده از پیش قدمان پس
 میدان سعادت شده ام - و آن اشخاص هر یک به دیگر
 سبقت برده بپای در پی خواهند آمدند چو خاں جهاں
 اند نوشته سر بلند را به حقیقت کار ارتطاع یافت -
 کتابتیه مستعمل بر استمال و دولت خواهی بسیار به
 یاقوت خاں نوشته سرگردیم عزیمت گزیدانید و بسر بلند
 را نیز مکتوبه تعلیمی نمود - که در لوازم ضیافت و مراسم
 رقصاں داری کوشیده به زودی روانه بزم بان بلور سازند
 در اوراق سابقه قوم گزیده - که شاهجهان با منند دس
 از بدکان آستان - به جانب طهه حضرت فرمودند چو در
 ایام شاهزادگی با پادشاه والا جبه شاه عباس طریقه دوستی
 و مصادقت متذکر و ابواب مراسلات متبوع داشتند - و
 دیس هرج و مرج شاه نیز متفحص احوال ایشان بودند -
 به خاطر صواب اندیش رسید - که بدان سمت شتافتند به ایشان
 نزدیک باید شد - بمشین که به آبهار لایه زبان و اشفاق

ایشان غیار شورش و فسادے که مُر نفع شده - فرد نشینند +
 با نبطه یون به خواسته محمد پیوستند - شریف املک که
 حارس آن ملک بود - نه هزار سوار و دوازده هزار پیاده
 فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جزأت پیش
 گرفت + و با آنکه فقط هفتای سی صد چهار صد سوار از
 بندای وفادار همراه شهریار بودند - ولی او تاپ مقابل
 ملایمان شاه نیاورد و به حصار شهر در آمده متحصن گشت +
 و چون از بیشتر مرمت قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در
 بروج و باره آماده ساخته بود - در میان کین پرودن حصار
 در آمده بعد از مدافعه و مقابل آخر پای صلالت افشرد +
 و شاه جهاں مرودم خود را منع فرمود - که بر قلعه نوازند -
 و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضایع نسازند - باوجود این
 معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند -
 و از استحکام بروج و باره و کثرت توپ خانه کایه ساختند -
 و ناگزیر عطی غنا نموده دایره کردند + و پس از چند روز
 بهادران شیردل در بجزیر گسل مانند بزیق لایح به قلعه تاختند +
 و چون بر دور قلعه همه جامیدان مسطح بود - و اصلاً پستی و
 بلندی و دیوار و درخت نداشت - سپه را بر روبرو کشیده دویزدند -
 فضا را در آن ضلع خندق عمیق و عریض مملو از آب بود -
 پیش رفتن محال و پس گشتن از آن محالتر شد - در میان
 میدان نشسته توکل را حصار خود ساخته به درین وقت
 شاه جهاں بمکسره بهم رسانید - و بنا بر بعضی موانع که
 روشتن آن حواله دارد - سفر عراق در محمد تقوی اقتاد +

و نیز خبر بیماری شاهزاده بر ویند بتواتر پیوسته و
 یقین شد که این پس مرض جان بر نیست و هم
 درین ضمن مکتوب نور جهان بیگم رسید - مرقوم بود - که
 مهابت خان از صحبت نهضت مکتوب پادشاهی سرسبز گشته -
 مبادا از غایت شورش مزاج در راه غبار آبی به دامن
 پسران شما رساند - صلاح دولت در آن است که باز
 به مکتوب دکن عطف عنان نموده چند روز با روزگار
 سازند - **ع**

تا خود تنگ از پزده چه آرد بیرون
 پنا بر آں باوجود ضعف قوی و بیماری صفت پاکلی سواه
 از راه عجزات و ملک نماط ممتوید دکن شدند و درین
 ضمن خبر فوت شاهزاده پزویز رسید - و بر جناح اشتغال
 نهضت مکتوب منظور افتاد و در این راه است که
 سلطان محمود از همین راه آمده فتح بیت خانیه سومنات
 کرده - چنانچه مشهور است و شاه جهان به ملک عجزات
 در آمده از ریشت گردیده احمد آباد بگزید جان جانیر دریای
 نر بدا را عبور فرمودند - و از کربوه چپرائی که به راجه
 بکانه تعلق دارد - بر آمده بناسک بر تنگ از مضافات دکن
 که مرقوم خود را در آن جا گزاشته بودند - نزول نمودند و
 و چون درین ملک عمارت نبود - در همان نزدیکی به خیر
 تفت در آن سرزمین رحل اقامت انداختند و درین
 وقت آن - ف - خاں که به منصب هفت هزاره ذات و سوار
 دواشبه و سه اسبه فزوق عزت بر افراخت و تا از قیصر

مهابت خاں و آسیب جاں نجات یافتند بود. منصب و جائز
 نداشت. - اخوانش نامشروع بود و هم در آن اوقات از خالص
 متصدیان دکن به عرض رسید. که نظام الملک از کوناہ اندیشی
 و فتنه انگیزی فتح خاں پسر عیث و دیگر تنزیہیت یافتہا
 نو دولت را به حدود ملک پادشاهی فرستاده غبار شورش
 و فساد برانگیخته. - لاجرم محمد الملک خان جہاں بہمت
 محافظت و محاربت لشکر خاں را کہ از بندہای کهن سال
 است و کار داں - بہ جرات بڑہان بلور مقرر داشته
 خود با عساکر ظفر لوا متوجہ بالا گھاٹ شد. و تا کہ کی
 کہ محل اقامت او بود. - عنان بمنارعت باز نکشید. و
 نظام الملک از قلعہ دولت آباد سر بیرون نیامد. از
 سواران این ایام کشتہ شدن محمد مؤمن است. و او
 از سادات سیفی بودہ با سلسلہ نقیب خاں قرابت قریب
 داشت و چون از عراق آمد. حضرت عہدش آشیانی سیفی
 سادات خاں پیرہ عم نقیب خاں را بوسی مشوب فرمودند
 در ہنگامی کہ عبور شاہ جہاں در ممالک شرقیہ افتاد -
 مشاہدہ را کہ در آن حدود جاگیر داشت. بہ خدمت ایشان
 پہنشت. و چندی دریں ہرج مرج ہمراہی گزید و
 سادات خاں کہ در خدمت شاہزادہ پندہیز بود -
 روز شہائے با مبالغہ و تاکید فرستادہ او را نزد خود طلب
 کرد و آن خوں گرفتہ از خدمت شاہ جہاں پیدا شدہ
 نزد سلطان پندہیز آمد و چون خبر آمدن او بہ حضرت
 شاہنشاهی رسید - او را احضار فرمودند و ہر چند شاہ پندہیز

اثناس عفو گناه او نمود. اثناسی نه فرمودند. و آن سپید
 زاده را در پای قبل مست انداخته به محقوبت تمام
 سیاست فرمودند. درین وقت نظام الملک در قلعه
 دولت آباد جمید خاں نام غلام حبشی را پیشوای خود
 ساخته مدار و اعتبار ملک و مال به قبضه ارفقتدار او
 سپردند. از بیرون او و از اندرون زرش نظام الملک را
 مثل مرغی در قفس داشتند. و خیر آمدن خان جهان یقیں
 شد. جمید خاں بایر یک هون که دوازده اک گروپی
 باشد. نزد او رفته به افسوس و افسانه او را از راه
 برده قرار داد. که مبلغ مذکور را بگیرد. و تمام ملک
 بالا گهاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک باز
 گذارد. به قن ازین افغان ناحق شناس که محقوبتی
 نزدیک حضرت شاهنشاهی را فراموش کرده چنان ملک
 را به ریه یک هون از دست داد. و بنام امرای
 پادشاهی که در خفانه جات بودند هم بفرستاد. که
 آن خال را حواله و کلاب نظام الملک نموده خود را
 به حضور رسانند. و همچنین بنام پنهاندار خاں
 ما کیم احمد نگر از سال داشت. به چون مردم نظام الملک
 جهت اخذ قاعه شتافتند. ما کیم مذکور گفت. که ملک
 تعلق به شما دارد. مستصرف باشید. اما قاعه نمیکن نیست.
 که من از دست پدرم. نه آنکه فرمان شاهی بگمائید.
 آن وقت قلعه را خواهم داد. مجدداً هر چند و کلا
 نظام الملک دست و پا زدند. اثری بر آن مترتب نگشت.

و سپہدار خاں آذوقہ و ذخیرہ فراوان بدروں بپڑدہ و
 بہ اشتہار بیزج و بارہ پزداحت - د مزدانہ قدم و نعمت
 محکم داشتند و دیگر نامزدان بہ نوشتہ خان جہاں ملک
 بالا گھاٹ را کل بہ و کلاسی نظام الملک سپہ دند - و
 بہ بزمان پور آمدند بہ انحال حقیقت انحال حمید خاں
 حبشی و مکتوحہ او بہناہر غرابت مزقوم سے نمود - کہ
 ایں غلام را زنے بود از غریب زادہای ایں ملک - و
 در ابتدائے کہ نظام الملک مفتون شراب شد - ایں زن
 بدروں حرم راہ یافتہ - شراب حقی کہ مزقوم بیروں را
 از آن آگاہی نبود - میرسانید - رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیڑا
 بہ قبضہ اختیار شد ہر ش قرار یافت و از دروں مدار زند کاہی
 نظام الملک بدست آن زن اُمائدہ ہر کاہ آن زن سوار
 مے شد - سران سپاہ و عمدہای دولت پیادہ در رکاب
 او مے رفتند - و مطالب خود عن حق مے نمودند - تا آنکہ
 عادل خاں فوجے بر سر نظام الملک فرستاد - و ایں
 جانب نیز خواستند - کہ لشکرے معین نمایند - و ایں زن
 طوع و رغبت خود و خواہش تمام استدعای سپاہ از
 نظام الملک کردہ و ادرا دل نشیں ساخت - کہ اگر فوج
 عادل خاں را شکست دادم - زنے مقصد چہنیں کاہی
 بشکوف شدہ باشد - و اگر نقش بر عکس نشست - شکست
 زنے چہ اعتبار و افتخار خواہد افزود بہ اقصای مادی
 گردگ فتنال مژ تکیب ایں امر خطیر گشتہ بیہوشہ در سیاق
 ایں یساق رقابہ بر قامت انگذدہ بر اسب سوار مے شد -

و خنجر و شمشیر مَرصع بر کرے بست و حلقہ ہائے طلا
و مَرصع کہ بہ اصطلاح پندہ و نشان کرہ گویند۔ در دشت
نے انداخت۔ و دیگر اسباب بسیار و تحائف مردانہ
یا خود ہمراہ مے داشت۔ و داد و بخشش و انعام و
بخشش را سبب مے جُست و بہانہ مے خواست و بیچ
روزے نئے گزشت۔ کہ بہ سردارے رعایت نئے کردہ۔
و مبلغ مہر و مے داد و بعد از آنکہ ملاقات مقین و محفلات
فکین ارتفاق افتاد۔ از علو ہمت و کمال جرات ویرانہ
با لشکر عادل خاں بہ مصاف آمد۔ و سپاہ و سرداران را
بہ قتل و حزب و طعن و ضرب تہذیب و تخریب نمودہ
قدم مزدانگی را ویراں تخریقار و میدان کارزار چوں کوہ
استوار بر قرار داشت۔ و آن غنیمت شمن عظیم را چنان
نکشت قاشقے داد کہ جمیع قبلاں و توپ خانہ را بدست
آوردہ سالما و غانما را بہت مراجعت بر افراخت و دریں
انہیان بعض رسید کہ امام قلی خاں فرمانروا بہ توران
چند سال میر رسید۔ بہ کردہ ایچہ حضرت شاہنشاہی را در
ماوراء النہر نگاہداشتہ آدمیان سئوگ نمود۔ و چوں خبر
بے غنائی بہ شاہ بہانہ و مخالفت نمودن ایشان
بہ والدہ والا قدر شائع شد۔ لاجم تازو و ممالک اسلام
بند الرحیم خواجہ و ارکان خواجہ را با شرافت تنگ و
نقائش پدایا ہمراہ میر مذکور رخصت فرمود۔ و ہمتو بہ
نیز نوشتہ مقصوب خواجہ از سال داشت۔ خواجہ از اعظم
سادات و از اجلہ مشائخ ماوراء النہر است و نسب شریفش

امام جعفر صادق علیه السلام مُنتهی می شود - و پادشاه
 نوران عبده الله خاں بخواجه جوئیبار جد بزرگوار آل جناب
 و نسبت ارادت داده بود - و اعملا صیاد قانده داشت - حضرت
 شاهنشاهی آردن خواجه را کرامی داشته بر تعظیم او
 افزودند - و امرا و اعیان دولت را به استقبال فرستادند -
 و چو آن کامل رسید - ظفر خاں استقبال نموده ایشان را
 بشهر آورد - و مجلس عالی آراشته لوازم رهامنداری با تمام رسائی
 و حضرت شاهنشاهی در سه منزله لاهور موسوی خاں را
 به خلعت خاصه و خنجر مرصع به پیشوا در فرستاده مسرت بخش
 خارطه آل رسید عزیز شدند - و هم بهادر خان اوزبک که
 در زمان عبده المؤمن خاں حاکم مشهد بود - و دیس درگاه
 منصب پانچزاری داشت - به استقبال نشاند - و چو آن
 خواجه بخواجه شهر بیوست - محکم اشرف خواجه ابوالحسن دیوان
 و ارادت خاں بخشی به استقبال او رفته ملاقات نمودند - و
 همان روز بشرف دست موسی آل حضرت مشرف گردیدند - و
 ایشان را از کورنش و تعظیم معاف فرموده شرائط بزرگی
 بجا آوردند - و قریب به آورنگ خلافت محکم به نشستن فرمودند -
 و پنجاه هزار روپی بر شیم انعام احسان فرمودند - و روز دیگر
 چهارده تاپ طعام آتش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت
 خواجه فرستادند - و تمام ظروف را با لوازم آل ایشان ارزانی داشتند
 و در همین ایام صوبه داری بکمال از تغیر خاں زاد خاں بنام
 نکریم خاں ولد معظم خاں مقدر نشاند - چو حکم خاں محکومیت
 آن ولایت کامیاب گردید - و بحسب اترفاق فرمانی بنام

او عزت مند و ریافت - و او بر کشتی نشسته یا استقبال فرما
 شتافت + از قضا غیر ازین دریاے منفرد مشهور که در بحال
 است - ناله آید - که کشتی را از آن محله باریست بگذرانند
 بچوں شیخه عکرم خان در اینجا باخری می رسد - به ملاحان اشاره
 می کند - که کشتی را زمانه در کنار آب نگاه دارند - تا نماز
 عصر گزارد - متوجه مقصد گردد + و فتیکه ملاحان می خواهند
 کشتی را به کنار آب رسانند - بادے شدید می آید - پس
 کشتی را بر گز دا بیدند - و از شورش تلاطم و حرکت بے موقع
 کشتی در آب فرو میرود - عکرم خان با چند کس که در آن
 کشتی بودند - غریق بحر فنا می گردند - و یک منقش سر
 از آن گزداپ پلا بر نماند + و در خیال این حال
 خان خانان ولد بیرم خان در سبقت هفتاد و دو سالگی باجل
 طبیعی در کبریت + تفصیل این اجمال آنکه چوں به دلی
 رسید - منقش قوی بر مزاجش اشتیلا یافت - ناگزیر در آن
 مضر سعادات توقف نمود - و در اواسط سال هزار و سی
 و شش هجری حیات عاریت را وداع گفت در مقبره که
 بر اے دکن خود ساخته بود - مدفون گردید + و اعظم
 اُمراء این دولت بود - و در عهد سلطنت حضرت عرش آشین
 مقدر خدمات شایسته و کتوبات عظیم گردید + و از آن جمله
 کار نمایان که کرد محنت فتح کتوبات و شکست مظفر بود
 که به همان فتح کتوبات از دشت رفته باز به تصرف
 اوایل دولت قاهره در آمد + و دوم فتح جنگ سهل - که
 بقدر دکن را با فیضان مست جنگی و توپ خانو عظیمه که

همراه داشت - و مشهور است که هفتاد هزار سوار نیز
 فراهم آورده بود - و خان خانان به ولایت هزار سوار بمقابل
 او شتافت - و در دو روز و یک شب جنگ عظیم کرده بواسطه
 فتح و فیروزی برافراشت - و در آن معرکه مرد آزما مثل
 راجی علی سردارے به قتل رسید و سوم فتح و ملک
 شد بود - که در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر
 کلانش شاه نواز خان به اندک مایه مردم غیر را شکست
 داد - چنانچه در موقع خود ثبت گردید و بے اغراق
 خانه زاد رشید بود - که اگر اجل اماں دادے - آثار نیک
 از دهر صفیہ روزگار یادگار ماندے و خان خانان در قابلیت
 و استعداد یکتا روزگار بود - و نیز زبان عربی و ترکی
 و فارسی و ہندی مے داشت - و از اقسام دانش عقلی و
 نقلی حقاً علویم ہندی بہرہ دانی داشت - و در شجاعت و
 شہامت و سرداری رایتے بل آیتے بود - و بہ زبان فارسی
 و ہندی شعر نیکو گفتے - و واقعات بامری را بحکم حضرت
 عدش آشیانی بہ فارسی ترجمہ کردہ و گاہے بیتے و احیاناً
 رباعیے و غزلے مے گفتے و این چند بیت ازوست و

شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چند است
 جز این قدر کہ ولم سخت آرد و منداشت
 بہ کیش بیدق و صفا حرف عہد بیکار است
 نگاہ اہل محبت تمام سوگند است
 نہ دام دائم و نہ دانہ این قدر دائم
 کہ پاسے تا بسم ہرچہ ہست در بند است

مرا فدائت محبت وے نئے دامن
 کہ مشتری چہ کس است و ہائے من چند است
 اداس حق محبت عنایت است ز دوست
 و گرنہ خاطر عاشق بہ ہیچ خُرد است
 ازاں خوشم بہ سنجھائے دلکش تو رحیم
 کہ اندکے بہ اداسے عشق مانده است

رباعی

ز تہار رحیم کن پے دل نہ روی
 بہودہ بہ آذر وے دل در گروی
 گفتیم سخن و باز ہم مے گویم
 خواہش کاری ہمیشہ کاہش دروی

بچوں راجہ امر سنگھ زمیںدار ملک مانڈو بندگان و دولت
 خواہی را اختیار نموده عریض کرد۔ کہ پدران من
 بہ سعادت آستان بوسی مستنید گشتند۔ من نیز امیر دارم۔
 کہ یہ میں شرف فزینی عزت افزاںم۔ چنانچہ آں تہوہ خاں
 کہ از خدمتکاران زبان فہم بود۔ دستور ی یافت۔ کہ
 راہمونی سعادت نموده اورا یہ آستان قدسی پیار د۔ و
 بہ رحمت مرا قرار دے اور فرمان اشتیاق با خلعت و اسب
 مزین شد و دیگر بچوں بہ مسامحہ رسید کہ مہابت خاں
 بہ خدمت شاہ جہاں رفت۔ علیٰ رُغم او خان جہاں را
 بہ خطاب سپہ سالاری امتیاز بخشیدند پدائوں بچیلے از
 اجرائے احوال مہابت خاں نگاشتند بلکہ وقائع سلطنت میداد۔
 کہ بچوں اورا از درجہ بر آوردند۔ اورا را کھٹہ عقیق

عثمان محمود۔ لشکر پادشاهی در تعاقب او متعین شد۔ و اورا
 از بیچ طرف راه خلاص و امید مناص نماند۔ ناگزیر سجات
 خود را منحصر در توسل شاه جہاں دارقہ عریضہ مضحوب
 یکے از مفتیان این خود بہ خدمت آن حضرت فرستاد۔ و مضمون
 آن آنکہ اگر رقم عفو بر جرائم جرائم را میں بندہ گندگار
 کشد۔ روئے امید بہ آن آستان آرد۔ شاہجہاں مقتضای
 وقت از تفصیلات او گوشہ فرمان مرحمت عنوان با بجز
 مبارک بجمت استال و تسلیم او فرستادند۔ و آن
 سرکشیدہ بادیہ ناکامی با قریب دو ہزار سوار از راه
 راج بیلہ و ملک بہر جی متوجہ شدہ بہ خیر پیوست۔
 و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلاں کہ بہت ہزار
 روپیہ قیمت داشت۔ با دیگر نفائس پیکش گزرائید۔
 و بہ انعام خنجر و شمشیر مرصع و اسب خاصہ و قبیل
 خاصہ سراقازی یافت۔ و دریں ایام ہم خان جہاں
 روستہاے چنے در پے فرستادہ عبد اللہ خاں را کہ در آن
 نواحی بود۔ بہ آمدن بہمان پورہ ترغیب و تحریص نمود۔
 و خان بہ عہد و پیمان بد استخاشافتہ او را دید۔ و چون چند
 روزے در بہمان پورہ یہ گزرائید۔ خان جہاں بہ انوائے
 اہل فساد از خان فیروز جنگ بدگماں شدہ روزے با
 یک خد متکار بخانیدہ او آمدہ اورا گرفتہ مقید ساخت و
 حقیقت حال را بدہ بار عرض نمود۔ و فرماں صادر شد۔ کہ
 اورا بہ قلعہ اسیر بزدہ رنگا ہارند۔ و چون عہد شکنی
 در جمیع ادیان ممنوع است۔ خان جہاں در اندک مدتی بجز

آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکه
 چون دماغ او از عنایات سوزان حضرت شاهنشاه آشفته
 بود - بعد از آنکه آذربایجان خلافت به جلوس جهان افروز
 حضرت جهان بانی از تفرع آسمانی یافت - پیوسته خود را
 یانده بشمار ناصواب و بخیالات فاسد آزرده می داشت -
 تا آنکه دایم بر مزاج او اشتیلا یافته قرار را برقرار
 اختیار نمود و شب یک شنبه بیست و هفتم ماه صفر سنه
 هزار و سی و نه با فرزندانش و جمعی از اطفال از دارالخلافه
 اکبر آباد برآمده راه اردبار پیش گرفت - و آن حضرت در
 همان شب خواجه ابوالحسن و سپه مظفر خاں و لادوی خل
 و رضا بهادر و پسر تقی راج را مقهور را با فرجه از ملازمان دربار
 به تعاقب او معین فرمودند - و ملازمان مذکور در حوالی
 دھول بود به او رسیده جنگ سخت در پیوست و در
 اثنا ی دار و گیر رضا بهادر مشرقت خود شگوار شهادت
 بخشید - و پسر تقی راج زخمی شده در میدان افتاد و
 خان جهان دو پسر خود را بکشتن داده خود بنیم جان
 اند آن مهلکه در مجده بجان دکن شافت - و به نظام الملک
 پیوسته محراب سلطنت شورش و فساد شد - و نمایان این
 حال نیز مقتضات مکرر جهان گشت بجان دکن اتفاق
 افتاد - و در ساعت منوچهر دولت خان بزدان بطور بذات
 جهان آرا رونق و بها پذیرفت - و اعظم خان که در دولت
 جهانگیری خطاب ابدت خاں داشت - با عساکر لغز اثر
 به جهت استیصال او به بالا گها - معین شد - و القوا

قاهر و پادشاهی را مکتوم با خان جہاں ارتقاقت مبارزت افتاد۔
 و ہر بار آثار تسلط و غلبہ از افواج شاہی بظہور رسید۔
 لیکن دفع آن مظلوم میسر نگشت۔ تا آنکہ عنان از بار
 بہ جانب ممالک شرقی کہ مساکین افغانہ است۔ محفوظ
 ساخت و خاقان گیتی ستان عہد اللہ خاں بہادر فیروز جنگ
 را سردار کردہ و سپہ مظفر و معتقد خان کوکہ و رشید خان
 و چندے دیگر از امرا ہمراہ نمودہ بہ تعاقب آن مظلوم
 فرستادند۔ و لشکر فیروزی اثر در حوالہ پڑ گئیہ شدہ
 کہ بیست کرو چہیلا آباد واقع است۔ ہاں بے سعادت
 رسید و او از حیات و نجات نا امید گشتہ با جمعی از
 پسران و خویشان و لڑکان قدیم پاسے جہالت افشردہ
 بہ جنگ پرداخت۔ و با دو ہسر و بقیعہ از مقتسایاں
 بہ قتل رسید۔ و خان بہادر فیروز جنگ میر بے مغر
 او را بہ دربار گردول مدار فرستاد و بہ تاریخ بیست و یکم
 اسفندار در ساعت مشعود نہضت رایت اقبال بعزم
 سیر و شکار خطہ و پندیر کشمیر ارتقاقت افتاد و اس
 سفر اضطراری بود نہ را اختیار ی۔ چوں ہوا بے گرم در
 مزاج اقدس در غایت ناسازگاری بود۔ لاجرم ہر سال
 در آغاز موسم بہار صلویت راہ بر خاطر اشرف و مزاج
 مقدس آساں شمودہ خود را بہ گلزار ہمیشہ بہار کشمیر
 رود دوس نظیر مے رسانیدند۔ و مزہ خوبی با بے کشمیر را
 دریافت و اشتیاق لذات آل را در شک بہشت نمودہ بارہ
 عنان عہدیت بہ صوب ہندوستان محفوظ مے داشتند و

چند روز پیش ازین به عید الرحیم خواجہ سی ہزار روپیہ
انعام فرمودہ بودند۔ دریں وقت ہم مادہ قبل با خود
نقرہ شفقت فرمودند +

جشن بیست و دومین نوروز از جلوس ہمایوں

روز یک شنبہ سوّم رجب سنہ ہزار و سی و شش
ہجری آفتاب جہاں تاب بہ ہرچ حل شرف تخیل فرمود۔
و سال بیست و دوم از جلوس والا آغاز شد۔ و بر لب
آب چناب جشن نوروز ہماں افرور آمانگی یافت۔
و یک روز بہ لایق آن ہزار تخت کوچ فرمودند۔ و منول
ہمزل سیر گمنان و شکار انگناس طے راہ فرمودہ در
ساعت قبض اشاعت بہ عزت سراسر سفیر نزل اقبال
اتفاق افتاد۔ و محل بعوض رسیدہ بود۔ کہ حکم خان
حاکم بنگالہ عزیز بخر فنا گشت۔ چنانچہ در اوراق سابق
بدان اشارہ رفت۔ دریں بین ندائی خان را بہ حکومت
صوبہ بنگالہ شرف امتیاز بخشیدہ۔ و منصب پنجزاری و
خلعت فارخہ و اسب عراقی ابن فرستادہ فرما کردہ ریل
رعایت باو فرمودہ بدانصوب رخصت نمودند۔ و مختصر
گشت۔ کہ ہر سال پنج لک روپیہ برسم پیشکش شاہشاہی
و پنج لک روپیہ بصیغہ پیشکش بیگ کہ مجموع دہ لک
روپیہ باشد۔ بہ خزانیہ عامرہ داخل سازد۔ دریں ہنگام
ابو سید میرہ اعتماد الدولہ نیز بہ حکومت طرہ منتقد
شد۔ و بہادر خان اورک بہ حکومت ایل آباد بسبب

تَبِیْرُ جَاهِگیرِ قُلُوبِ خَاں غُلَعَتِ خَاصِ پُوشیدہ بدالِ صَوْبِ
 شِشائِفت + و نیز سزاکارِ کاپی بر جاگیرِ مَحْتَسَمِ خَاں مَقَرَر
 شدہ + بعد ازین حادثہ رُوئے داد کہ ذکرِ آں واقعہ
 دِل دُور و شَرَجِ اِیں حادثہ چکرِ سُوَر را ز بانِ سَحْنِ
 آقِیْن و گوشِ دانشِ مَکَرِیْن لَوَانائی نباشد - آں را کہ
 دید و جہاںِ مِیں بر مَحْنِ صُورَت و قَبُولِ سِیرَتِ آں
 خاقانِ دالِ شوکتِ اُفتادہ - داد - کہ سپہرِ شَعْبَدہ باز
 چہ باختہ ؟ و روزگارِ جہاںِ گداز چہ پردازاختہ ؟

رُشْمِ شِشائِفتِ جَوِ بر گاہِ شایِشِفتی

رَکَرِ فِتْنِ جہاںِ فِتْنِ فِتْنِ اَللّٰہِ

رُوزِ رُوزِ اَقْسَر و سَحْتِ بُود

کَرِیْم و رَحِیْم و جَواںِ بَحْتِ بُود

با تَحْمَلِ دِیْنِ مَدّتِ کہ آں حُصْرَتِ در کَفِیْمِ تَشْرِیْفِ داشتند -
 مَرْضِ اِسْتِیْلَا پِزِیْرِفَت - و از غایبِ مُعْتَف و ز بولِ پیوستہ
 بر ناکیِ رُشْمِتِ یہ سِیر و سواریِ خُود را مَشْغُول
 میداشتند + رُوزِ دُور و وجعِ شَدّتِ کُود - و آثَرِ
 یاس و اَزْخَالِ بر وجناتِ اِحوالِ پِزْوَ اَفْکَند - و حَرْمَلِ
 کہ بُوئے نا اُمِیدِیِ از آں مے آمد - بے اِحْتِیَازِ بر زبَانِ
 جاریِ شدہ - شورِ شِے عَظِیْمِ در مَزْدُمِ اُفتادہ - پِرسْتارِ اِنِ
 بِسَاطِ قُذْبِ را بِنَایِتِ مُقَطَّبِ سَاحْتِ - لیکن چُوں چند
 رُوزِ از حیاتِ مُسْتَعَارِ باقیِ بُود - در آں مَرْتَبِہِ بَخِیرِ
 گَزِشْتِ + و بعد از چند رُوزِ بانِ اِشْتِہا مَقْضُودِ گشت -
 و طَبِیْعَتِ از اِثْمُوں کہ مُصَاحِبِ چَمَلِ سالہِ بُود - نَفَرَتِ

گزید - بقیه از چند پیالیه شراب انگوری بچشمه دیگر میریزند
 و بجز خاطر نمی شد در این وقت شهیار را به راشدا و
 مرض داء الثعلب آب رو رفت - و موی برودت و ابرو
 و مژه تمام بر ریخت - هر چند اطباء به مداوا و علاج
 پردازا میخواستند - اثری بر آن مترتب نگشت - تا آنکه از
 شهر مدتی ایتماس نمود - که پیشتر به لاهور رفته چند
 روزی به معالجه و مداوا پردازد - و به محکم اشرف
 روانه لاهور شد و داور بخش پسر خسرو که نظر به
 بود - او را بر فور جهان بیگم بجهت نظام کاری آن
 برگزید روزگار و شرایط حرم و احضای حواله نموده بود
 که مقید دارد - پس ایتماس نمود - که به دیگر حواله
 نشود - از و گرفته حواله ارادت خاں نمودند و بمقارن
 این حضرت شاهنشاهی به تماشای بچھی بھون و اجول
 و دیر تاگ مہضت فرمودند و در اثنا سیر خاں زاد خاں
 پسر مہابت خاں از بنگال آمد و باشتاں بوسی سرائر
 آمد - و یک زنجیر قبل خوش نسب پیشکش کرد و
 سید جعفر که از خدمت شاه جہاں تخلف نموده بود -
 به ملازمت اشرف پیوست و در خلال این احوال
 روایات عزیمت به صوب دار السلطنت لاهور از رفیع
 یافت و در مقام بیرم کلا به نشاط شکار پردازا میخواستند
 کیفیت این شکار مکرر در ادراقی گذشته رنگاشته کاکب
 بدایع رقم گشته و کوهیست بغایت بلند - و در ترو
 نشین که بجهت تیر اندازی ترتیب یافته - چوں زمینداران

آہواں را رائدہ بر تیغہ کوہ بر مے آورند۔ و بہ نظر
 اشرف در مے آید۔ و تفنگ را سراسخت ساختہ مے اندازند۔
 و ہمیں کہ بہ آہو مے رسد۔ از فراز کوہ جدا شدہ
 متعلق زناں آمدہ بروئے زمین مے افتد۔ و عجیب
 نمودے مے کند۔ زیرا کہ لشکار گاو غریبے است و بالآخرہ
 یکے از پیادہاے آں مرز بوم آہو را رائدہ آورد۔ و آہو
 بر پز چڑنگے جا گرفت۔ و چنانچہ باید۔ خوب محسوس
 نمے شد۔ پیادہ خواست۔ کہ بیشتر آمدہ آہو را از آں
 مکان براند۔ بھڑو قدم پیش گزاشتہن پاسے خود را
 نخواست مضبوط ساخت۔ در پیش بونیر بوند دست بر آں
 انداخت۔ کہ خود را تواند نگاہداشت۔ قضا را بوندہ کفہ شد۔
 و از آں جا متعلق زناں بحال تباہ بر زمین افتاد۔ ہماں
 افتادن بود و جاں دادن بہ از مشاہدہ ایں حال مزاج
 اشرف بشویش و آشوب گرایید۔ و خاطر قدسی مظاہر
 بغایت ملکد گشت۔ و نزدیک لشکار کردہ بہ دولت خانہ
 تشریف آوردند بہ مادر آں پیادہ آمدہ جزع و فزع بسیار
 ظاہر ساخت۔ اگرچہ او را بہ نقد تسلی فرمودند۔ لیکن
 خاطر اشرف تسلی نمے یافت۔ گویا ملک الموت بہ ایں
 صورت جلوہ گر شدہ بہ نظیر آں حضرت در آمدہ بودہ
 از آں ساعت آرام و قرار از دل پرقت۔ و حال مستعجیہ
 گشت بہ از بیرم کا بہ تھنہ و از تھنہ بہ راجہ تشریف
 آوردند۔ و بہ دستور معبود یک دو ساعت از روز مانده
 کوچ فرمودند۔ و در اثناے راہ پیالہ خواستند۔ و ہمیں کہ

بر لب زنداند - گوارا نشد - و طبیعت بر گفت و تار پیدین
 به دولت خان حال برین سوال بود - آوا خیر شب - که
 در حقیقت آخر روز حیات بود - مقرر بان بساط کعب را
 روز ارمید بپناه شد - نفسی چند به سختی بر آمد - و هنگام
 چاشت روز یک شنبه بیست و هفتم شهر صفر سنه
 هزار و سی و هفت هجری مطابق یازدهم آبان ماه الی
 سال بیست و دوم از جلوس اشرف بهای روح آن
 حضرت از آشیانه خاک پرواز نموده سایه بر فراق
 ساکنین خطه افلاک افکند و در سینه شمت سالگی
 جان بجان آفرین سپردند و از سونج رامین واقع
 دل خراش و وقوع رامین حادثه جگه تراش جهان بشویش
 و آشوب گرایید - و جهانیاں سر رشته تفسیر از دست
 داده سراسیم شدند و

منتخبات بوستان

باب چهارم در تواضع

پس آے بندہ افتادگی کن چو خاک
 ز خاک آفریدند آتش میباش
 به بیچارگی تن میداخت خاک
 از آن دیو کردند این آدمی

ز خاک آفریدت خداوند پاک
 جریس و جهانسوز و سرکش میباش
 چو کندن کشید آتش بهوتاک
 چو آن سرفروزی نمود این کی

حکایت در ہمیں معنی

فجّل شد چو بہنای دریا برید
 گر او بہت حقّا کہ من نیستم
 صرف در کنادش بجاں پذیرید
 کہ شد نامور لوٹوسے شاہنوار

یکے قطرہ باراں ز ابرے چکید
 کہ جائیکہ دریا شت من کیستم
 چو نمود را بجشتم حقارت پذیرید
 سپہرش بجائے رسانید کار

بلندی بیاں یافت کہ پشت شد
 در نیستی کوئت تا ہست شد

حکایت در معنی نظر کردن مزدان حق در خویشتن به حقارت

<p> نه دریا بر آمد پدر بشو موم نهادند رخنش بجای عزیز که خاشاک مسجد پیشان در گرد بر بوس رفت و بازش نشان کس نبرد که پدر واسه خدمت ندادد فقیر که ناخوب کردی به واسه تنباه که مزدان نه خدمت بجای رسیده که آس یار جان پزور دل فروز من آلوده بوم دران جای پاک که پاکیزه به مسجد از خاک و غص که اقلندہ دارد تن خویش را که زین بام را بیست سلم جزیل </p>	<p> جوانی خردمند پاکیزه بوم درو فعلی دیدند و فقر و نیاز سر صابراں گفت موزے مرزد هماں کیس سخن موز رہرو نشید بر آں حمل کردہ بڑنا و پیر و گھر موز خادم گھر گفتش براه نداشتن آسے کودک خود پسند گھر رفتن گرفت از سر صدق و مروت نه کرد اندر آں بقدر دیدم نه خاک نگرفتیم قدم لاجرم باند پس طریقت جز این نیست درویش را بلعیت باید توا عنع گزین </p>
---	--

حکایت سلطان بایزید بطامی قدس سره در تواضع

<p> نه گزابه آند پڑوں بایزید فرو رفتند اند سرائے بسر کف دست شکارانه ااں بڑید </p>	<p> شنیدیم که وقت سحر گاو عید یکے پشت خاکسترش بے خبر ہمیشہ داشت و زویدہ رستادہ </p>
---	---

<p>که آس نفس من در غیور آتشم جز ز کاش نکرده در غیور نگاه بجز زگی بناموس و گفتار نیست تواضع سر بر لغت افراد است بگردن فتنه سرکش نشسته حوس</p>	<p>بخاکستر و دوس در هم کشم خدا بینی از خوشبختی زین حواء بلندی بد غول و پرندار نیست نکبته بخاک اندر اندازد است بلندی بیت باید بلندی محوس</p>
--	---

گفتار در عجب و عاقبت آں - و شکستگی و برکت آں

<p>ز مغرور دنیا ره دس بجوس گرت جاه باید مکن چوں خال گس کن برد مردم هوشمند ازین نامور نه محله بجوس زنگه چوں لوطی بر تو کبر آورد تو نیز از نکبته سخی همچو نا چو استاد بر مقام بلند بسا ابتاده در آمد ز پای گر نفهم که غیور هستی از عیب پاک یکه حلقه کعبه دارد بدست گر پس راه خواند که نگه اردش</p>	<p>خدا بینی از خوشبختی زین محوس بچشم حقارت نگه در سس که در سرگرا نیست تقدیر بلند که خوانند خلقت پندیده بجوس بجز زکش ز زینتی بچشم خرد نمائی که پیشت نکبته سس بر افتاده گر هوشمندی خرد که افتادگان زگره فتنه جاس تغش مکن بر من عیب ناک یکه در خرابان افتاده مشت در آں راه براند که باز اردش</p>
--	---

نه مستطیر شدت آں با غمال خیریش
نه راس را در تو به بشت است پیش

حکایت درویش دانشمند و قاضی متکبر

در کلبه این قاضی بصف بر نشست
مُعرفت گرفت آشتیش که چیز
زود تر نشین یا پرو یا پراشت
چو سر پیچید ات نیست شیری مکن
سکرامت بفضل است و رُشیت بقدر
همین شرمساری عفو بهت بست
بخواری بیفتد ز بالا به پشت
فرو تر نشست از مقامی که بود
لم و لا نسلم در انداختند
بلا و نعم کرده گردن دواز
رفتادند در هم بمنقار و چنگ
یکه بر زمین میزدی هر دو دست
که در حل آن ره نبردند هیچ
بغرض در آمد چو شیر عریس
نه رگهای گردن بخت قوی
نگفتند - از نیک دانی بگو
بدنها چه نقش نین بر رنگاشت
تلم بر سر حرف دعوای کشید
که بر عقل و طبع هزار آفرین
که قاضی چو خر در خوابی بماند
به اکرام و تکلف فرستاد پیش

فقیه کهن جامه تنگدشت
نگ کرد قاضی درو نیز نیز
ندان که برتر مقام تو نیست
بجای بُزنگان و لیری مکن
نه هر کس سزاوار باشد بصف
دیگر ره چه حاجت که ماند کست
بجزت هر آنکو فرو تر نشست
چو آتش بر آورد درویش دود
فقیهان طریق جدل ساختند
گفتند بر هم در فتنه باز
تو گفتی خردسان شایر بختنگ
یکه بخود از خشمناکی چو مست
فتادند در عقد و بیج بیج
کهن جامه اندر صف آخرین
که بپوشا قوی باید و معنوی
مرا نیز بگوگان حرف است و گوی
به کلک فصاحت بیای که داشت
سر از گوی صورت معنی کشید
نگفتندش از هر کنار آفرین
سمند سخن تا بجای بر اند
چون آمد از طاق و دشتار خویش

که بایستات قدر تو نشناختم
 در پنج آیدم با چنچین مایه
 معرفت بر لاری آمد برش
 بدست و ز پاں منح کردش کرد
 که فدا شود بر کفن میزبان
 چو مولا خوانند و صدو کبیر
 تفاوت کند هرگز آب نلال
 خرد باید اندر سر مرد و مغر
 کس از سر بزرگی نبرد پچیز
 میفرماید مردن بدستار و ریاض
 بصورت کسانیک مردم و ش اند
 به قدر پهن جنت باید محل
 نه روز یا را بلندی نکوست
 بدین عقل و بهمت نخواهم کست
 چه خوش گفت خدای در محله
 مرا کس نخواهد خریدن هیچ
 جمل ما همان قدر باشد که بهمت
 نه مفهم ببال از کس بهتر است
 بدین شیوه مرد سحرگه به جنت
 دل آلوده را سخت باشد سخن
 چو دشت رسد مغر دشمن بر آرد
 چنان ماند قاصی بخورش اسیر
 بدندان گردید اند تعجب بدین

به شکر قدر و مت نبود انتم
 که بنیم ترا در چنچین بایه
 که دستار قاضی بند بر سرش
 مینه بر سرم پارسه بر سر و ر
 بدستار پیچیده سر گراں
 نماینده مردم بچشم حقیر
 سرش گوزن زربین بود یا سفال
 نباید مرا چوں تو دستار نقر
 کرد و سر بزرگشت و پله مغر بزر
 که دستار بهبه است و سبکت خفیش
 چو صورت چنان به که دم در کشته
 بلندی و غشی کفن چوں رحل
 که خاصیت نبشکه خود در دشت
 و گر میرود صد غلام از پست
 چو بر داغش پیر طبع جا به
 به دیوانگی در حریم بیج
 و گر در میان شقایق نشست
 غبار جل اعلیٰ پوشد غر است
 با آب سخن بکند از دل بشت
 چو خفست بختا دستش کفن
 که خدوت فرو شود از دل غبار
 که گفت آن لذا آیدم عیبر
 پمانش درو دیده چوں قدر و مت

دراغجا جواں کجیہ ہمت بتاقت غریب از بزمگان مجلس رجاقت لقیب از پیش رفت و ہر سود وید یکے گفت ازین کج شیریں نفس بر آں صد ہزار آفریں کایں بکفت	بروں رفت و باز مل نشان کس نہایت کہ گوئی چھیں شوخ چشتم از عجاست کہ مڑے ہریں وصف و صورت کہ دید دریں شہر سعدی شناسیم و ہیں حق تلخ ہیں تا چہ شیریں بکفت
---	---

حکایت شہد فروش

شک خند و انگہیں سے فروخت بتائے ریاں بستہ پچوں نیشک گر او زہر ہزداشتے سے اکتل گرانے نظر کرد در کار او دگر روند شد گرد و گیتی دواں بسے گفت زیاد توں پیش پس شبانگہ چو نقدش نیاد بدست چو عاصی تیر عرش کرمہ از وعید زنش گفت بازی گناں شوے را حکایت سہ و نان سنگس چشید مکن خواجہ بر خوشن کار سخت رگرتنم کہ بیم دامت چیز نیست	کہ وہاں شیریں پیش سے سوخت برو مشتہی از گس ہیشہ رہو زردے از دشت او چوں عمل حد ہزد بر روئے بازار او عمل بر سر و سر کہ بر اہر دواں کہ نشست بر انگیش گس بول تنگ روئے بچنے نہست چو ابروئے زرد انباں زور عید عسل تلخ باشد فروش شوے را کہ پچوں سیفہ اہر و ہم در کشید کہ بد شوے باشد نیک سار سخت چو سعدی زبان خوشت نیز نیست
---	--

حکایت در معنی تواضع نیک مردوں

شہیدیم کہ فزائید حق پرست ازاں تیرہ دل مزد صافی دروں	رگربیاں گر فتنش یک زندہ مت قفا خورد و سر بر نہ کرد از سٹوں
--	---

یکے گفتش آخر نہ مزدی تو نیز شنید ایس سخن مزد پاکیزه مخی درد مشیت نادان زگر بیان مزد ز ہشیار عاقل تزیید کہ دشت ہنر در چنیں ز ہند کانی کند	تخلل در رخ اشت ایس بے تیز بد گفت ایس تو رع یا من گوہ کہ با شیر جنگی سگالہ نبرد زند در زگر بیان نادان مست جفا دیند و رجزہ باقی کند
--	---

حکایت در اغوازِ نفوسِ مردواں

سگے پاپے صحرا نشینے گزید شب از درد بیچارہ خواہش نمود پدر را جفا کرد و شندی نمود پس از گریہ مزد پرانندہ روز مراکزچ زو فستے بود بیش محال است گر تیغ بر سر خیم تواں کرد باناکساں بد لگی	بختی سے کہ نہ ہرش ز دندان چکید بجیل اندرش دھنڑے بود نمود کہ آخر ترا نیز دندان نمود بخت بد کا سے مالک دل نمود در بے آمد کام و دندان خویش کہ دندان پاپے سگ اندر ہم دیکھن نیاید ز مردم سگی
--	---

حکایت معروف کزخی و مسافرِ رنجور

کسے راو معروف کزخی محنت شنیدیم کہ رہائش آمد یکے سروش مومے و روش صفا رختہ شب آنجا پہنچندہ و بارش نہاد ز خواہش گر مئے شبان یک نفس نہادے پریشان و طبعے درشت ز زیادہ ناپیدن و محنت و خیز	کہ نہاد معروفی از سر محنت ز بیچارہ بیش تا مومگ اند کے مومیش جاں در تن آویختہ رواں دشت در بانگ و تاریش نہاد نہ از دشت فریاد او خوب کس نئے مزد و خلفے بہ جنت محنت گرہفتند ازو خلق راہ گریز
--	--

نمانده نه مزدوم در آل بقیه کس
 شنیدیم که شهباز خدمت خلقت
 شبیه بر سرش بشک آرد خواب
 به یک دم که چشمانش خلقت گرفت
 که لغت برین نسل ناپاک باد
 پلید اعتقادان و پاکیزه بلاش
 چه داند که انبانی از خواب مست
 سخنانی معکبه به معروف گفت
 رفو خورد شیخ این حدیث از کرم
 یک گفت معروف را در زلفت
 بر و زین سپس گو سرخوش گیر
 نکوئی و رحمت بجای خود است
 سر سفل را گردد بارش مینه
 مکن بایداں نیکی آس نیک بخت
 نگویم مراعات مزدوم مکن
 با خلاق نرزمی مکن با درشت
 مگر اوصاف خواهی سگ حق نیناس
 به برف آب رحمت مکن بر خیس
 ندیدم چینی بیج بر بیج کس
 و خندید و گفت آس دلارام بخت
 که از ناخوشی کرد برین خوش
 جفاے چینی کس بیاید بشاود
 چونید را قوی حال ربی و خوش

همان ناتوان ماند و معروف بس
 چون دریاں میان بست و کرد آنچه گفت
 که چند آورد مزد ما خفته تاب
 مسافر پرانده گفتن رگرفت
 که نام اند و ناموس و زرق اند و باد
 فریدند پائز سائی زرد و ش
 که بیچاره دیده بر هم نه بست
 که بیدم چرا غافل از دس خلقت
 شنیدند بوشیدگان حرم
 ندیدی که درویش نالان چه گفت
 نعت بر جاے دیگر زبیر
 دے بایداں نیک مزدی بدست
 سر مزدوم آزار بر سنگ به
 که در شوره نادان نشاند درخت
 کرم پیش نامزدماں گم مکن
 که سگ را نمالند چون گویه پشت
 بسیرت به از مزدوم تا سپاس
 چون کردی مکافات بر بیخ نویس
 مکن بیج رحمت برین بیج کس
 پریشان مشوین بریشان که گفت
 مرا ناخوش از کس خوش آمد بکوش
 که نشاند از بیقراری غم
 به مکارانه بار ضعیفان بخش

اگر بخود همی پس صورتی بچوں طلسم وگر پزورانی درخت کرم نه بینی که در کزخ توبت یسے است بدولت کسانے سر افراتند تکبر کند مردو حشمت پرست زبانند که حشمت بحکم اندر است	زبیری و رشت زبیری و چو رحتم بر نیکنامی مخوری لاجرم بجز گور معروف معروف نیست که تاج تکبر ریند اکتند زبانند که حشمت بحکم اندر است
--	---

حکایت در گشتناحی درویشان و حکیم پادشاهان

<p>یک صایح از پادشاهان شام رنگشته در اطراف و بازار و کوه که صاحب نظر بود و درویش دوست دو درویش در پیشه یخته یافت شب سرد و شال و پد تابرده خواب بجه زان دو میگفت با دیگرے گه راس پادشاهان گردن فراز در آیند با عاجزان در پرست پرست برین رنگ و مالے ماست همه محتر ازیناں چه ویدی خوشی اگر صایح آنجا به دیوار باغ چو مرد این سخن گفت و صایح شنید دے رفت تا چشمه آفتاب مداں هر دو کس را فرستاد و خواند</p>	<p>پزدل آمدے متبحر با غلام برشم عرب نیمه بر بسته روه بر آں کیں دو دارد یک صایح دوست پربشای دل و خاطر آشفته یافت چو حزبا تامل کنان آفتاب که در مردن محشر بود دادے که در لود عیش اند و با کام و ناز من از گور سر بر نیگرم ز حشمت که بقو غم افرود بر پایے ماست که در آخرت نیز زحمت کشی در آید بختش بر دهم دماغ وگر کون آنجا مصالح نوبد ز چشم خلایق فرو شست خواب بهیب نشست و سحرمت نشانند</p>
--	---

<p>فرود شست شال گرد و دل از دود نشسته با نادران نیل مضطرب گناں جامه بر عود سوز که ای حلقه در گوش حکمت جاں ز ما بشد گانت چه آمد باشد بخشید در روزه درویش دقت ز بیچارگان روزه درسم کشم که ناسازگاری کنی در بهشت تو فردا سخن در بردیم فراز شرف بایدت دشت درویش گیر که امروز خجیم ارادت نکاشت به تو گویان خدمت توان بزد گوے که از خود پرسی، پنجه تبدیل زاب که سوزش در سینه باشد چو شمع</p>	<p>برایشان بسیارید باران جود پس از پنج شش و باران و سبیل گدایان بے جامه شب کزده روز یکه گفت از منان ملک راههاں پسیدگان در بزرگی رشد شیشه ز شادی چو گل بر شست من آنکس یتیم کز عرو و چشم تو هم یامن از سر سینه خور زشت من امروز کز دم در صانع باز پنجه را گره میخی پیش گیر بر از شاخ طوبی کسے برداشت ارادت نداری سعادت بخوے کرا کسے بود چو چراغ التهاب دود دسے دید روشنائی به جمع</p>
--	---

حکایت اندر مخرومه خویشتن ریناں

<p>ولیک از تکرر سرے مشد داشت وے پُر ارادت سرے پُر عود یکے حزن او را نیاموختن بدو گفت دانایے گردن فراز انایے که پُر شد رگر چو پُر تو از خود پرسی زان نئی میروی نئی گرد و باز اے پُر معرفت</p>	<p>یکے در خجیم اندکے دشت داشت سوسے کوشیار آمد از راه دور خردمند ازو دیدہ بر دوختن چو بے بهره عزم سفر کرد باز تو خود را گناں بزدی پُر خرد ز دغولے زنی آسے تا پُر شوی ز هشتی در آفاق سخی صفت</p>
--	--

حکایت دیرین که نار غضب را غیر از آب حلیم و نرمی فرو نرساند

هشتم از یک بفرده سر پناخت
 هج باز آمد از راه خشم و ستم
 بخون تشنه حلال و ناجزبان
 شنیدم که گفت از دل تنگ و لیش
 که پیوست در نفعت و ناز و نام
 میاد که فودا بخون منش
 یک را چو گفت وے آمد بگوش
 سے بر سرش داد و بر دیده بوس
 برین از چنان تنگیس جایگاه
 غرض زین حدیث آنکه گفتار نرم
 نه بینی که در معرض تنگی و تنیر
 تواضع کن اے دوست با خشم نشند

نفرمود بختن کش در نیافت
 بشنید زان گفت خونش بر سر
 بر سر کرده و تشنه چو تشنه زبان
 فدایا بر سر کشدش خون خویش
 در انجبال آمد بوده ام دوست کام
 بگفتند و مجرم شود و دشمنش
 و اگر دیگر خشمش نیاید بوش
 نهادند رایت شد و طبل و کوس
 رسانید دهرش بدان پایگاه
 چو آب است بر آتش مژد گرم
 بپوشند خفتان صد تو حیر
 که نرمی کند تنگی بر نده گفتند

حکایت در عجز و نیاز مصاحی

ز ویرانه عارف نژده بپوش
 بر گفت گوی سگ را بپوش چاست
 نشان سگ از پیش و از پس توید
 چهل باز گردیدن آغاز کند
 شنید از درون عارف آواز پلے

بیچه را گمبار سگ آمد بگوش
 در آمد که درویش صاحب کجا شد
 بجز عارف آنجا دیگر کس ندید
 که شرم آمدش کشف آن را کرد
 بلا گفت بر در چه پائی در آسے

نه پنداری آكه دیدو روشم
چو دیدم كه بیچارگی مے خرد
چو سگ بر درش بانگ كردم مے
چو خواهی كه در قدر والا رسی
درین حشرت آناں رگرقتد صدر
چو سیل اندر آمد بهول و نهیب
چو شبنم بر افتاد رستگین و محود
كز اندر سگ آواز كند این منم
رندام ز سر كبر و راس و خرد
كه شكین تر از سگ ندیدم كس
ز شیب تواضع ببالا رسی
كه خود را خرا تر رنداوند قدر
فتاد از بلندی بسر در نشیب
نگر كفتابش به عیون مژد

حكايت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

گروه بر آند ز اهل سخن
بر آمد طنبین گس بانماد
همه ضعیف و غاصبش كید بود
نگه كرد فیخ از سر اختیار
نه هر چاشكر باشد و شه و قتد
يكے گفت از آن حلقه اهل رای
گس را تو چون نعم كندی خروش
تو كاگاه گردی ببانگ گس
بشتم گناں گفتش آكه تیر خوش
كسانیکه با من بخلوت در اند
چو پوشیده دارندم اخلاق دوس
خا مے نمایم كه مے نشنوم
چو كایوه دانشم اهل نشست
اگر بر شنیدن نیاید خوشم
كه حاتم اصم بود باور مكن
كه در چشمر عفتبوتی رفتاد
گس قند پنداشتش فید بود
كه آكه پایے بند طمع پایے دار
كه در گوشها دام باز است و بند
عجب دارم آكه مزد را و خدای
كه ما را بدخواری آمد بگوش
نشاید اصم خواندنت زین رهس
اصم به كه گفتار باطل رنوش
ما عیب پوش و هنر گفتار اند
كند هنر نیم زیر و نهوت زبوں
نگر كه تكلف صبردا شوم
بگویند نيك و بدم هر چه هست
ز كز دار بد دامن اند كشم

بحال بتائیش فرا چه مشو سعادت بخش و سلامت نیافت ازیں رہ نصیحت گرے بایدت	چو حاتم اسم باش و رغبت نشو که گزدن ز گفتار سعدی رنافت ندام پس از دے چه پیش آیدت
--	---

حکایت زاهد تبریز و دزد

عزیزے در اقصای تبریز بود شبه دید جائے که دزدے گفتد کساں را خر کرد و آشوب خاست چو نامزد آواز مژوم شنید بیبیہ از آن بگیر و دار آمدش ز رخت دل پار سا موم شد به تاریکی از پئے فراز آمدش که یارا مژو کاشنایے تو ام ندیم بسر پنجگی چوں تو کس یکے پیش خضم آمدن مژو وار ببین هر دو خصلت عظام تو ام گیت رایے باشد جھکم کرم سرمیشت کوتاه و در یشت سخت گلخنے دو بالایے هم بر نیم به چندانکه در دستت افتد بساز به رنداری و چالپوستی و فن جوانمرد شب که فرو داشت دوش بغطاق و دستار و رختے که داشت	که همواره بیدار و شبخیز بود به پنجید و بر طرف بامے گفتد ز هر جائے مزد با چوب خاست میان خطر جائے بودن ندید گریزے لوشت اختیار آمدش که شب دزد پیچاره مژوم شد بر او دیگر پیشبان آمدش به مزدنگی خاک پا به تو ام که جنگ آوری بر دو نوع است و بس مژوم جان بدر بزدن از کارزار چه نامی که کولایے نام تو ام بجائیکه میدانمت ره برم نه پندام آنجا خداوند رحمت یکے پا به بر دوش دیگر نیم از آن به که گزدی ترسیدشت باز کشیدش مژو خانو خیربشتن به کشش بر آمد خداوند هوش ز بالا بدامان او در گواخت
---	--

<p>دُر آتِجای بر آورد غوغا که دُر دُر بدر جُشت ز آشوب دُر دُر دُر دِل آسوده شد مَر و نیک اعتقاد نصیبی که بر کس تو ختم نکند عجب نیست در سیرت بخوان در اثباتِ نیکان بدان میریند</p>	<p>ثواب آسے بخاناں بیاری و مژد دواں جامہ پاڑسا در بغل کہ سرگشتہ را بر آمد مُراد و بخشود بر وے دِل نیک مرد کہ نیکی کنند از کرم یا بدران اگر چه بدان اہل نیکی رہیند</p>
--	--

حکایت پهلوی دانا

<p>چو بگزشت بر عارف جنگ جوئے بہ پیکار دشمن نہروا حقے ہمہ خلق را نیک پنداشته</p>	<p>چہ چویش گفت پهلوی فرستہ مخی گر این مدعی دوست بشناخته کہ از بستہ حق خبر داشته</p>
---	---

حکایت ثقیان حکیم و مزد بغدادی

<p>ن تن پزور و ناوک اندام بود بہ بغداد در کار گل داشتش کس از بندو خواہ شناختش ز ثقیان آید بنیبہ فزان و بخشید ثقیان کہ پوزش چہ سود بیک ساعت از دل بدر چوں ستم کہ سود تو مارا زیانے نکند مرا حکمت و معرفت گشت بیش کہ فرمایش و نشا کار سخت چو یاد آید سخته کار گل</p>	<p>شنیدیم کہ ثقیان سیب نام بود یکے بندو خویش پنداشتش بسالے سالے پزور داشتش چو پیش آمدش بندو رفته باز بپایش در افتاد و پوزش نمود بسالے ز جوت چکار خوں ستم و سلہ ہم بخشایم آسے نیک مرد تو آباد کردی شیشتران خویش غلامے است در ختم آسے یک بخت دیگر رو نیازش سخت دل</p>
---	--

هر آنکس که بخور بزرگان نبود	نرسوزد دلش بر ضعیفان شود
چنین گفت بهرام شه با وزیر	که دشمنان با زیر دستان بگیر
گر از حاکمان سخت آید سخن	تو با زیر دستان درشتی سخن

حکایت سید الطائفة حضرت جنید
بغدادی قدس سره و سگ ضعیف

شنیدم که در دشت صنعا جنید	سگ دید بر کثده دندان بر صید
ز نیروسه سر بچرخ شیر بگیر	ز دانه عارچه چو روباه پیر
پس از عزم آهوی گرفتن به پنه	لکه خیزد از گوشه دانه
چو میشکین و بیطافش دید و ریش	بدو داد یک پنه از زانویش
شنیدم که میگفت و نحو میگرفت	که داند که بهتر از ما هر دو کیست
بنا بر من زانروز ازین بهترم	در تارچه راند قضا بر سرم
گرم پایک را که تلغزد ز جلای	بسر بر زخم تاراج عفو حلالی
وگر کشتوت معرفت در برم	نماند به رشید ازین کمترم
که سگ با همه زشت نامی چو مزد	مراد را بدوزخ نخیلهمد مزد
به این است سعدی که مروان راه	بعوت نکند در خجود زنگاه
ازین بر ملائک شرف داشتند	که خجود را به از سگ نه پنداشتند

حکایت مطرب مست و
پازسای نیک سخت

بیکه بر بلبل داشت مست	بشپ بر سر پازسای شکست
-----------------------	-----------------------

<p>چو روز آمد آن نیک مزدِ حلیم که ده نشیمنه مغرور بودی و مشت مرا به شد آن زخم و برخاست به بیم ای بی دوستان خدا بر سرانده</p>	<p>بر سنگدل میزد یک مشت سیم ترا و مرا میبسط و سر شکست ترا به نخواهد شد الا به سیم که از خلق بشیاء بر سر خورد</p>
--	--

حکایت در معنی وفای مردان بر جفای تا اهلان

<p>شنیدیم که در خاک و خش از بهان مجرد به معنی نه عاریت به دلق سعادت گشاده درے سوئے او زبان آورے بے خرد سئے کزد که ز شمار این نمک و دندان و ریو دامد بشویند چوں گز به روه ریاضت کش از بهر نام و غرور بے گفت و خلق برو انجمن شنیدیم که بگریخت دانای و خش و گر راست گفت آے خداوند پاک پسند آمد از عیب جوئے خود گر آنی که دو شمت گوید مرغ و گر اهلے مشک را گنده گفت و گر میرود در پیاز این سخن نه آیین عقل است و رے و خرد</p>	<p>یکه بود در سنج خلوت رها که بیرون کند دست حاجت بخلق در از دیگران بشت بر مرے او ز شوخی به بد گفتن نیک مزد بجایه سلیمان نشستن چو دیو طبع کرده در صید موشان کھے که طبل تھی را رود بانگ دھ بر ایشان تفریح گناں مزد زن که یارب مرا بر شخص را تو به بخش مرا تو به ده تا مگر دم هلاک که معلوم من کزد خوئے بدم و گر نیستی گو بر باد سنج تو بجموع شو کو پراگنده گفت چنین است گو گنده مغزی سخن که دانا در بپ مشتغول خورد</p>
---	--

پس کار خویش آنکه عاقل نشست تو نیکو روش باش تا بد سیگال چو دشمنیارت آید ز دشمن سخن جز آنکس ندانم زکو گوئی من	زبان بد اندیش بر خود بدبخت نیاید به نقص تو گفتن مجال تو بر زیر دستان درشتی سخن که روشن کند بر من آهوسه من
--	--

حکایت

کسے مشکلی مبرود پیش علی ابیر مدو بند مشکل کشای شنیدم که شخصی در آل الحسن نه برنجید ازو حیدر ناخجی بگفت آنچه داشت و پاکیزه گفت پسندید ازو شاه مرداں جواب به از من سخن گفت و انا بکیست گر امروز بودی خداوندی جاه بدر کدے از بازگه حاجیش که من بقدر بے آوردی سخن یکے را که پندار در سر بود ز غلش بلال آید از وعظ ننگ نه بینی که از خاک افتاده خوار مری آے حکیم آستینهای در چشم کساں در نیاید کسے	که تا مشکش را کند منجلی جوابش بگفت از سر علم در لے بگفتا چچین نیست یا یواحسن بگفت از توانی ازین به بگوے بگل چشمه خور نشاید زهرمت که من بر خطا بودم او بر صواب که بالاتر از علم او علم نیست نکردے خود از کبر در کسے نگاه فرد کو فتدے به ناداد جیش ادب نیست پیش بوزگاں سخن میدار هرگز که حق بشنود شقاقت ز باران نروید ز سنگ بمروید گل و شلفه نو بهار نجا زینی از خوشبختن خواجہ پر که از خود بزرگی نماید کسے
---	---

گو تا بگویند شکرت هزار
چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت تواضع خلیفہ ثانی

گدائے شنیدم کہ در تنگ جاسے
نداشت درویش بیچاره گوشت
بر آشفت بر جاسے کہ کوری مگر
نه کورم و لیکن خطا رفت کار
چه منصف بزرگان دیں بوده اند
رفرو تن بود ہوشمند گزین
بنازند فزوا تواضع گناں
اگرے بتوسی ز روزه شمار
مکن چیرہ بر نہر دستان ستم
شادش عمر پائے بر پشت پائے
کہ بچیدہ دشمن نداند ز دوست
بدو سخت سالار عادل ستم
نداشتیم از من سگنہ در گزار
کہ بازیر دستان چنیں بوده اند
رہند شاخ ہنر میوہ سر بر نہیں
تکوں از خجالت سرگردناں
ازاں کہ تو تزد خطا در گزار
کہ دستبشت بالاسے دست تو ہم

حکایت

یکے خوب کردار و خوشخوے بود
خوابش کسے دید چوں در گزشت
دائے بخندہ چو تنگل باز کرد
نغمند با من بہ سختی سے
کہ بد حیرتاں را کلو گوے بود
بگفتا حکایت کن از سرگزشت
چو مبلبل بہ صوت جوش آغاز کرد
کہ من سخت بگرفتے بر کسے

حکایت ذوالنون مصری

علیہ الرحمۃ و خاکسارے او

پیشیں یاد دام کہ سفاکے نبیل
گروہیہ شوے کوہساراں شدند
نکرد آب بر مضر سائے سبیل
بزاری طلبکار باران نشدند

گر گشتند و از گزینہ مجھے روان
 یہ ذوالنوں خبر بجز از ایشان کسے
 فرد مانند گال را دوعایے ممکن
 شنیدیم کہ ذوالنوں بزمین گریخت
 خبر شد بزمین پس از روزیست
 شک عزم باز آمدن کرد پیر
 پیر رسید از دوعایے در غفلت
 شنیدیم کہ بر مرغ و مور دواں
 دیں کشور اندیشہ کردم بے
 بر منم مبادا کہ از شیر من
 تو آنگہ شوی پیش مردم عزیز
 بزرگے کہ خود را بخودی شنود
 ازین خالداں بخت پاک شد
 الا آسے کہ بر خاک ما بگریزی
 کہ مگر خاک شد سعدی اورا چه غم
 بہ بیچارگی تن فرا خاک داد
 منے بر نیاید کہ خاکش خورد
 نگہ تا گلستان معنی شکفت

نیاید مگر گزینہ آسمان
 کہ بر خلق رنج است دشمنی بے
 کہ مقبول را رد نباشد سخن
 منے بر نیاید کہ باران بر سخت
 کہ اثر سبب دل بر ایشان گریست
 کہ چو شد بسبب باران عذیر
 چه حکمت بدین گفت بود گفت
 شود تنگ از روزی ز فضل بدان
 بدیشان تر از خود نویدیم کسے
 رہند در خیر بر انجمن
 کہ مر خوشن را نگیری ز بجز
 بدینا و عجب بزرگی رہود
 کہ در پای کمتر کسے خاک شد
 خاک عزیزان کہ یاد آوری
 کہ در زندگی خاک بود است ہم
 و گزینہ عالم بر آمد چو باد
 و گزینہ بادش بہ عالم برد
 برویچ بلبل چین خوش شکفت

عجب گزینہ پیر
 کہ بر منشی انش نوید

باب پنجم در رضا

<p>چرخ بلاغت بر اثر و ختم جزو احسن گفتن طریقے نرید که ناچار فویاد خیزد در درد درین شبیه زنده طامات و پند که ایں شبیه ختم است بر دیگران و گرنه مجال سخن تنگ نیست جهان سخن را قلم در کشم سر خضم را سنگ بالین کشیم</p>	<p>شبه زینت قدرت ہے سو ختم پراگندہ گوئے حدیثم شنید ہم از صفت توئے ہاں درج کرد کہ فکرت بلوغت و رایش بلند نہ در صفت و گویاں و گویاں ندانم کہ مارا سر جنگ نیست توانم کہ تیغ زباں بر کشم ریا تا درین شبوہ چالش کشیم</p>
---	---

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بہ حکم قضا

<p>نہ در جنگ و بازو سے زور داشت نیاید بہ مزدانگی در کشد نہ شیراں بسر پنجه مجوز دند و زور ضرورت است باگز و شش ساختن نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر چنانک کشد نوشدارو کہ زہر شفا د از زہادش بر آورد کرد</p>	<p>سعادت بہ بخشایش داور است چو دولت نہ بخشد رسنہر بلند نہ سختی رسید از ضعیفی بمور چو نتوان بہ افلاک دست آختن گرت زندگانی نیست است در و گرنہ در حیات نماند است بہر نہ رستم چو پایاں روزی رسد</p>
---	---

حکایت

یکے آہنیں پتھر در از بیل
نمد پوشے آمد بجنگش فراز
پہ پڑخاش بختن چو بہرام گور
پہ پنجاہ رنیر خدنگش رنزد
دلادر در آمد چو دشتان گورد
بہ لشکر کش مبرو در نیم دست
شب از غیرت و شرمساری محنت
تو کاہن بہ ناک بدوزی و بنیر
شنیدیم کہ میگفت و خوش میگوشیت
من آم کہ در شیو طعن و ضرب
چو بازوے بختم قوی حال بود
گموم کہ در پنجاہ از بیل نیست
بروز اجل نیزہ جوشن درد
کہرا تیغ قنر اجل در قفا شست
ورش بخت یاور بود دہر گشت
نہ دانا بسے از اجل جاں رنزد

ہے پکڑا رنید بیلک رن بیل
جوانے جھانسون ہیکار ساز
کندے بکتفش بر از خام گور
کہ یک چوبہ بیروں نرکت از نمد
بخیم کندش در آوند و مبرو
چو دزدان خوشی بگردن بہشت
سحرگہ پرستائے از نیمہ گفت
نمد پوش را چوں فتادی اسیر
ندان کہ روز اجل کس نہ زیشت
پہ رستم در آموزم آداب حرب
سطرچے بیلیم نمدے محمود
نمد پیش ترین کم از بیل نیست
رنہ پیراہن بے اجل نگرد
برہنہ اشت کہ جوشن چند لاشست
برہنہ نشاید بہ سا طور گشت
نہ ناداں بنا ساز خوردن رنزد

حکایت

نزد کویت پیرے پسر را پچوب
قواں پیشست از جھوم سگریشیت
بدادر غمروشد خداوند ہوش
گلغت اسکے پدر بگناہم سکوب
ولے چوں تو جورم گنی چارہ چیشیت
نہ از دست داور بر آرد محروش

حکایت

<p>نیکو گفت با همسر زشت خویش میگردم کلکونه بر روی زشت به سرورم رکوبینا کند چشم سحر ؟ محالست دو زندگی از سگان ندرند. کرد آنچه پس از زوم بسته اندر دتدیت گم شود ولیکن نباشد نه سنگ آینه نه زنگی بگناه برودد سفید سپر نیست مرند را بجز رضا</p>	<p>یکه مزد درویش در خاک کیش چو دشت قضا زشت روی زشت که حاصل کند نیک بختی بزور ؟ نیاید نیکو کاری از بد رگان همه فیلسوفان یونان و روم نه وحشی نیاید که مزوم شود گواں پاک کردن نه زنگ آینه بکوشش مودیکل از شاخ بید چو روم نگردد خدنگ قضا</p>
---	--

حکایت کرگس و زغن

<p>زمن گفت به پیش زغن کرگس بیاتار چه زبانی بر اطراف دشت یکدو از بلندی به پشتی نگاه که یکه اند گندم به نامول در است ز بالا نهاده سر در نشیب برو بر به پیچید قید دراز که دهر افکند دام در گردش نه هر بار شاطر زند به هدف چو بینائی دام خصمت نمود نباشد حذر با قدر مسود شد</p>	<p>چنین گفت به پیش زغن کرگس زغن گفت ازیں در نشاید گشت شنیدیم که عقده یک موزه راه چنین گفت دیدیم گرت باور است زغن را نماند از تعجب فکیب چو کرگس به دانه آمد فراز ندانست از آن دانه خود دلش نه آشتن در بود هر صدف زغن گفت ازیں دانه دیدن چه سود شنیدیم که میگفت دگردن بر بند</p>
--	---

اجل پچول بچونش بر آرد دست
تضا چشیم باریک بونش بهشت
در آپس که پیدا ندارد کنار
خود در شناور نیاید به کار

حکایت

شهر گزیده با مادر خویش گفت
پس از رفتن آخر زمانه و محفت
گفت از پدر من منته همار
نزدیکه کسم بارکش در قطار
تضا کشتی آتجا که خواهد برد
وگر نا خودا جامه بر تن درد
مکن سحر یا رویده بر دست کس
که بختند به روزگار است و بس
اگر حق بهرستی ز در آست
که گره آید بهر دست
گمراه نیک بخت کند هر روز
وگر نه میر تا آمیدی بخار

حکایت

ریاکار سے از ترقی بالی رفتاد
شبنیم که ہم در قفس جاں بداد
پس چند روزی گریستن گرفت
وگر با حریفان نشستن گرفت
خواب اندرش دید و پسر سید حال
که پچول رشتی از حشر و نشر سوال
گفت اسے پسر تقصیر بر من خواں
بدوزخ در افتادم از نزد باں
نکو سیرت بے تکلف بر دواں
به از پاسایه خراب اندرواں
بنزدیک من شب رو راہزن
یخے بر در خلعتی رخ آذماے
ز غمزد آئے پس چشیم اجرت مدار
مگویم تواند رسیدن بدوست
رو راست روتا بمنزل برسی
چو گادیکه عصار چشمش بهشت

کسے گریہ تپا نہ ز محرابِ روضے
 تو ہم پُشت بر تہلہ در نماز
 درختے کہ بخش بود بر قرار
 گرت پنج اخلاص در یومِ نیت
 ہر آنکہ آنگند تخم بر روضے سنگ
 منہ آبِ روضے ریا را محل
 چو در محض بد بایتم و خاکسار
 بر روضے و ریا خرقہ سہل است دوخت
 رچہ و اندر مجموع کہ در جامہ کیست
 چہ دن آرد جائے اثباتِ باد
 مرائی کہ چشمتیں ورع مے نمود
 گنڈا ابرہ پاکیزہ تر ز آستر
 بزرگاں فراغ از نظر داشتند
 در آوازہ خواہی در تعلیم فاش
 بازی شکست میں سخن بایزید
 کسانیکہ سلطان و شاہنشہ اند
 طمع در گدا مزد مہنی نہ بست
 ہماں چہ گم آہستہ ترین چو ہری
 چو روضے پرستینت در خداست
 نما پند سجدی پس است اے پسر

بکفرش گواہی دہند اہلِ کوسے
 گرت در خدا نیت روضے نیاز
 ریزور کہ روضے و ہر میوہ بار
 ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست
 جوے وقتِ دلش نیاید چنگ
 کہ ایں آب در زیر دارد حل
 چہ مسود آب ناموس بر روضے کار
 گرش با خدا در گدائی فردخت
 نویسنده داند کہ در نامہ ہمیشہ
 کہ میزانِ عدل است و دیوان داد
 چو دیدند بیچش در اثباتِ نبود
 کہ ایں در مجاہدت و آں در نظر
 از آں پر نیایں آستر داشتند
 در دوس محلہ کن گو در دوس حشوباش
 کہ از مشککہ ایمن ترم کن محوید
 سراسر گمبایان ایں دروگہ اند
 شاید رگرتن در آفتادہ دست
 کہ ہچوں صدف سرخود دروسی
 اگر چہ بیعت نہ زبند رواشت
 اگر گوش گیری چو پند پر

گم از روزِ شکر با نشنوی
 مبادا کہ فزوا پشیمان شوی

باب ششم در فضیلت قناعت

خدا را نذر داشت و طاعت نکند
قناعت تو آنکه کند مزد را
نکند بدست آدر آید بے ثبات
میزورتن از مزد آید و هشی
بخردمند مردم هیز بدور اند
کسے سیرت آدمی گوش کرد
خور و خواب تنها طریق دوست
محلک نیک بختی که در گوشه
بر آنا نیک شد سیر حق آشکار
دلیکن چو ظلمت ماند ز نور
تو خود را از آن در چه انداختی
بر اوج فلک پویں بر دجره یاز
گرش دامن از چنگ شهوت را
بکم کردن از عادت خویش خیزد
سیر وحشی رسد در ملک
مخوفت آدمی سیرتی پیش کن
تو بر گره و نوسنی بر سر
که گر پالنگ از کف در گسیخت
بنازه نیز زادگر مردمی

که بر سخت و روزی قناعت نکند
خبر ده جریں جهاں کرد را
که بر سنگ گزداں نروید نبات
که او را چو می پروری می نشینی
که تن بزدواں از هیز لاغر اند
که اول سگ نفس خاموش کرد
بریس بودن آیین ناز خود اشت
بدست آرد از معرفت نوشه
نکردند باطل بر د اختیار
چه دیدار دلوش چه رخسار خور
که چه را ز ره باز نشناختی
که در شهپش بشتن سنگ آرد
کئی رفت تا سیرت آگشته
تو از خویشتن را ملک نحه کرد
نشاید پرید از ترس تا فلک
پس آنکه ملک خوئی اندیشه کن
نیکر تا نه پیچد ز محکم تو سر
تن خویشتن سخت و خون تو رخت
چنین بر شکم آدمی یا خمی

دروں جلیے و کراشت و قوت و نفس کجا دگر گنجید کز انبار آرز نمائی تن بهر دوراں آگهی دو چشم و شکم پر مگر دو به بیچ چو دوزخ که سیرش کنند از دقت بسمه میردت بیسای از لاغری بدین اے فرومایه دنیا مخر مگرے ندانی که دورا و دام پیشگی که گردن کشد بر موش چو موش آنکه نان و پنبرش نخوری	تو پنداری از بهر نان است و بس به سختی نفس نه کند پا دراز که پر عیده باشد نه حکمت رنی حتی بهتر این عیده بیچ بیچ دگر با لگ دارد که بل من مزید تو در میند آنی که خر بهروری جو خر با نخیل بیسای مخر به نداشت جز جزس خودن بدام یام افتد از بهر خودن چو موش بدانش در آفتی و نیزش نخوری
--	---

حکایت

مرا حاجت شایع عاج داد شنبیدم که بارے سگم بخانده بود ببینا ختم شاه سکیں مستخوان مپندار چوں بر کعبه خود مخورم قناعت کن اے نفس بر اندکے چرا پیش نشو و بخوایش روی وگر خود پرستی شکم طبع کن	که رحمت بر اخلاق محتاج باد که از من بنوعی دلش مانده بود نمی بایم دیگرم سگد مخواں که بخور خداوند حلوا برم که سلطان و درویش بهی پیکی چو یکسو زهادی طمع نشدوی در خایه را بن دال رفیق کن
--	--

حکایت پدر طامع و پسر مقترض

بچه با طمع پیش خوارم شاه چو پیش بخورمت دو تا گشت دراشت	شنبیدم که شد با نداداں پگاه دگر روسته بر خاک نالید و خواست
---	---

پس گفتش اے بابک نابجوه
 ز گفتنی که قبلا است خاکِ حجاز
 مبر طاعت نفس شتهوت پرست
 مبر اے برادر بفرمانش دست
 قناعت سرا فرزند اے مزد و هوش
 طمع آبروے تو اثر بر دست
 چو سیراب خواهی شدن زاب حجه
 مگر کن تنم شکبیا نشوی
 زرد خواجه کوتاه کن دست آرد
 کسیه را که درج طمع در نوشت
 تو قیوم براند ز هر مجلس است

پس گفتش اے بابک نابجوه
 ز گفتنی که قبلا است خاکِ حجاز
 مبر طاعت نفس شتهوت پرست
 مبر اے برادر بفرمانش دست
 قناعت سرا فرزند اے مزد و هوش
 طمع آبروے تو اثر بر دست
 چو سیراب خواهی شدن زاب حجه
 مگر کن تنم شکبیا نشوی
 زرد خواجه کوتاه کن دست آرد
 کسیه را که درج طمع در نوشت
 تو قیوم براند ز هر مجلس است

حکایت

کسی گفت شکسته بخواجه از طلا
 ز از بحر رودی منوش هر دم
 که رو از کجور برود سرکه کرد
 که حکیمین تن نور جان کاهت
 اگر هوشمندی عزیزش مدار
 ز دوراں بیس نامردای بری
 مصیبت بود روز نایافتن
 چو وقت فراخی گئی رنده تنگ
 وگر در نیاید کشد بار غم
 شکم پیش من تنگ بهتر که دل

کسی را تب آمد ز صاحبلا
 گفت اے پس تنم مزدوم
 شکم حافل از دست آنکس نخورد
 مرد در پیچ هر چه دل خواهدت
 کند مزد را نفس اماره خوار
 وگر هر چه باشد مرادش خوری
 تنم شکم و تبدم تا فتن
 به تنگی بر بزدانت رودی تنگ
 کشد مزد بر خواره بار شکم
 شکم بنده بسیار دینی خجل

حکایت در خوارے بسیار خواری

<p>چو آوردم از بصره دانی عجب تنی چند در خدمت راشان یکی زان میان بنده انبار بود میان بست مشکین و شد بهودت نه بهار خدما گواں بخورد و میزد و عیس ده آمد که را بر راکه گفت شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ شکم بنودشت است و ز شیر پای سراسر شکم شد بلخ لاجرم برو اندرون بدست آ پاک</p>	<p>حدیثی که شیرین تراشت از طیب گرفتیم بر طوب خورماشتان ز پیر خوارے خویش پر خوار بود وز انجا بخزدن در افتاد سخت لت انبان بد عاقبت خورد و میزد عظمت مزین بانگ بر ما میزد بود تنگدل رود گانه فراخ شکم بنده نادر پرستند خدای بپایش کشد مور کو چک شکم شکم پر نخواهد شد الا بخاک</p>
--	--

حکایت

<p>یکی نبشکه داشت در طبقری به صاحب دله گفت در عجب ده بخت آن خردمند نیکو پرست ترا صبر بر من نباشد مگر حلاوت ندارد شکر در بیش</p>	<p>چپ و راست گزید بر میختری که رشتان و چو دشت یابی بد جوابی که بر دل رباید نوشت ولیکن مرا باشد از بی فکر چو باشد تقاضای تلخ از پیش</p>
---	--

حکایت

<p>امیر خن جامه از حمیر به پیر سر فرستاد روشن ضمیر که بر شاه عالم هزار آفرین بهو شید دیوید دشت و زمین</p>	<p>امیر خن جامه از حمیر به پیر سر فرستاد روشن ضمیر که بر شاه عالم هزار آفرین بهو شید دیوید دشت و زمین</p>
---	---

چه خوب است تشریف بر شاه محنت
گر آذانه بر زبیس محشپ ولس
وزد خوب تر خرقه نویختن
کمن بهر قاپیس زبیس بوس کس

حکایت

یکی نا خوش چیز بیانی ندانست
پراکنده گفتش اے خاکسار
بخواه و مار از کس اے خواجہ پاک
قباحت و چالاک نوذوید و ست
شنیدیم که می گفت و خوش میگریست
بلا جوے باشد گر قنار آرز
حیینه که از سینه بازو خورم
چه دلتنگ محنت آن فردایه دوش
چه دیگر کساں برگ و سائے ندانست
ربرو طبقه از خوان یلغا بهار
که مضموع روزی شود شرمناک
قبایش دریدند و منتش شکست
که اے نفس خود کرده را چاره چیست
من و خانه من بعد مان و پیان
به از سبیه بر خوان اهل کرم
که بر سفره دیگران داشت گوش

حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت

یکی طفل دندان بر آزرده بود
که من نان و برگ از کجا آرمش
چه بیچاره گفت این سخن پیش محنت
خود بول ابلویس تا جاں دهد
نوانست آجر خداوند زور
یکبارند کودک اندر شکم
خداوند گایه که غنیه خورید
نرانست آرمکله بر کز و گار
شنیدی که در روز گایه قدیم
پدر سر بقرت فرد بزرده بود
مروت نباشد که بکزارش
نگرنا زن او را چه مردانه گفت
همان کس که دندان دهن تاں دهد
که روزی رساند تو چندی مشور
نویسنده عمر و روزی است هم
بارد فلک آنکه عابد آفرید
که مملوک را بر خداوندگار
شدے سنگ در دست ابدال بیم

<p>چو تالغ شوی سیم و شکست یکبشت چو مشت زرش پیش و چو مشت خاک که سلطان ز درویش میبیس تراست ز فریاد عجم نیم سیر گدا پاژشاه است و نامش گدا است به از پاژشاه که خود ستم نیست بدو که سلطان در آیوان شجاعت چه بر تخت سلطان چه در وقت کرد چه حققت کرد شب هر دو روز برو شکریه بدو آن آس تشکر است که بر نیز از دستت آزار است</p>	<p>نه پنداری این قول مقبول نیست چو طفل اندر من دارد از حوص پاک خبر ده بدو ویش سلطان پرست گدا را کند یک دم سیم سیر نگاه باند ملک و دولت بدست گدا که بر خاطرش بند نیست ز تحققت خوش روستائی و محقق چو سبیلای خواب آمد و هر دو بزد اگر پاژشاه هست و گر پاره دوز چو بینی توانگر سر از کبر مشت نداری بحدید الله آن دسترس</p>
--	--

حکایت

<p>فرد خواست رفت آفتابش بکوه که در دوده قارغم مقلد نداشت اگر ذوق در سنج خلوت نپید ولی پر دلال زو میدان گرفت که با جنگجویان طلب کرد جنگ و گر جمع گشتند و همراهی و پشت که عاچ شد از تیر باران و شک که صغیم فر مانده فریاد رس نه در هر و خاسته بود و دنگ چنانیم نمانی نفوذ و سخت</p>	<p>یکی سلطنت ران و صاحب شکوه به شیخ در آن بفتح کشور گزاشت همو خلوت نشین کوس دولت شنید چپ و است لشکر کشیدن گرفت پنهان سخت بازو شد و تیز جنگ ز خضم پراگند خلقه پشت چنان در حصارش کشیدند تنگ بر نیک مژده فرستاد کس بهجت مدد کن که شمشیر و نیز چو رشید عابد بخبرید و گفت</p>
--	---

نداشت قارون نعمت پرست که گنج سلامت به سنج اندر است

گفتار اندر صبر بر ناتوانی به اُمید بهر روزی

کمال است در نفس مزد کربیم میدار گر سفل قارون شود اگر در نیاید کرم پیشه نای سفاوت زمین است و سزای ترغ خدائے که از خاک مودم کند ز نعمت نهادن بلندی مجھے به بخشندگی کوش و کار رواں گر از جاه و دولت ریختند لبیم نوسر زینتی گوهری غم بار مکوح ارچ اُفتاده باشد براه وگر خود ز زر ز دندان کار بدر می کنند آبلگینه ز سنگ پسندیده و لغز باید خصال	گوش ز نباشد چه نقصان و بیم که طبع لبیمش وگر گوس شود کرم در نهادش بود بهر چنان پره کاصل خالی نماند ز فروع عجب دارم از مردوی گم کند که ناخوش کند آب استاده بوس به سبیش تیغ کند آسمان وگر یاره نادر شود مستقیم که ضایع نگزدانت روزگار نه بینم که در کس کند نس نگاه میقتد بشمعش رجوعینه باز سجما ماند آیین در زیر سنگ که گر آید وگر رعد جاه و مال
--	---

باب هفتم در تربیت

سحق در صلاح است و تدبیر و خوس چه با دشمن نفس بهنخام شنان باز بیجان نفس از حرام	در اسب و میدان و چکان و گوس چه در بشو پیکار و بیگانہ بمردی ز مرستم گزشتند و سام
--	---

کس از بچوں تو دشمن ندارد غم
 تو خود را چو کودک ادب کن بچوب
 دود خود تو شهرت پیر نیک و بد
 همانا که دوان گزیدن فراز
 رضا و درغ نیکنامان حر
 چو سلطان عنایت کند با بدان
 ترا شهوت و حرص و بکین و حسد
 گدازد دشمنان تر بیت یافتند
 هوا و هوس را خاند سستیز
 نه بینی که شب دزد و او باش و خس
 عیبی که دشمن سیاست نکند
 نخواهم درین نوع گفتن پس
 که با خویشانتان بر نیائی پس
 بگردد گراں مغز مردم کوب
 تو سلطان و دشمن دانا خرد
 درین شهر کبر اند و سودای از
 هوا و هوس رهزن کیسه بر
 کجا ماند آسایش و خرداں
 چو بچوں در رگ نند و جان در جسد
 سر از حکم و رای تو بر تافتند
 چو بینند سست پیچید عقل نیز
 نگردد جائے که گردد عس
 ہم از دشت دشمن ریاست نکند
 که حرف بس از کار بندد کس

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت کم گوئی

اگر پای در دامن آری چو کوه
 زبان در کش آس مردم بسیار داں
 صفت دار گوهر شناسان راز
 فراوان سخن باشد آگنده گوش
 چو نیا ہی که گوئی نفس بر نفس
 نیاید سخن گفت ناساخته
 ترا مثل گناں در خطا و صواب
 سرت ز آسمان بگذرد در شکوه
 که فزاد قلم نیست بر بے زبان
 دهن بجز بلو نه کردند باز
 نصیحت نگردد گم در غموش
 حلاوت نیایی نه گفتار کس
 نشاید بریدن نیبند اخت
 به از ترا خایان حاضر جواب

کمال است در نفسِ افسان سخن کم آواز هزنگز نه زبانی نخل خنده کن ز نادان ده مرده گوی صد انداختنی بنیر و هر صد خطاست چرا گوید آن چیز در حقیه مزد مکن پیش و پوز غیبت دلس درونِ دلت شهر بند است راز از آن مزد داناهاں دوخت است	تو بخود را بگفتار ناقص کن جوے مشکات بهتر که یک توده گل چو دانا یکے گوے و پزورده گوے اگر نهتمندی یک انداز و راست که گر فاش سگردد شود دُر مے زرد بُود کز پستش گوش دارد کسے نختر تا نه دیند در شهر باز که پند که شمع از زبان سوزت است
---	---

حکایت

تکش با غلامان یکے راز گفت بیک سالش آمد به دل بر دهاں بقدر نمود جلاد را بے وزنغ یکے زان میان گفت و زنیار خواست تو اول نه بستی که سر چشمت بود تو پیدامکن راز دل بر کسے جواب بر گنجینه داراں سپار سخن تا نگوئی برو درشت همت سخن دیو بندے است در چاه دل تو ازان باز دادن رو نرّه دیو تو دانی که پچوں دیورست از نفس یکے طفل بر دارد از رخس بند بزمیقان نادان چه خوش گفت زن	که ایں را نشاید کس باز گفت بیک روز شد مشت مشرد در جهاں که برادر سر پاسبان به تیغ کش بویگاں کیس گند از تو خواست چه سیلاب شد پیش بشتن به مود که او خود بزدید بر هر کسے وے راز بانویشتن پاس دار چو گفته شود باید او بر تو دست ببالای کام و زیانش رمل وے باز نشواں رگرفت زن به ریلو نباید به لاول کس باز پس نیاید بعد مرستم اندر کش بدانش سخن گوے یا دم مزن
---	---

گو آنکه گر بر ملا اوقتد و مجودے از آں در بلا اوقتد

حکایت سلامت جابل در پزده سکوت

یک خوب خلق و خلق پوش بود
خردمند و دژم و نژدیک و دور
تفکرش با دل خویش کرد
اگر سن چنچین سر خود در بیم
سخن گفت و دشمن بداشت و دوست
تسلیمش پریشان شد و کار داشت
در آینه گر خویشتن دیدے
چنین داشت آں پزده بدو شتم
کم آواز را باشد آواز تیز
ترا خاشی اے خداوند بوش
اگر عالمی به بیت خود بر
ضمیر دل خویش شناسد زود
و لیکن چه پیدا شود راز مرد
قلم بر سلطان چه نیکو نهفت
بهائیم خویش اند و گویا بشر
چو زدم سخن گفت باید بهوش
به نطق است و عقل آدمی زاده ناش

که در حضر یک چند خاموش بود
بگذردش چو پزدها جویان نور
که پوشیده زیر زبان است مرد
چه دانند مزوم که دانشمورم
که در حضر نادان تراز و کس هم اوست
سفر کرد و بر طایق مسجد نهفت
به بیدارشی پزده ندریدے
که خود را نیکو زود پنداشتم
چو گفتی و رونق نماندت گریز
فتار است و نا اهل را پزده پوش
و گر جابل پزده خود بر
که بزرگ به خواهی جوانی نمود
بکوشش نشاید بهما باز کرد
که تا کار بر سر نهفتش نگذشت
پراکنده گو از بهائیم
و گرنه شدن چو بهائیم خاموش
چو طوطی سخن گوے و نادان بهاش

حکایت

یکه نامزد گفت در وقت جنگ
که بهان در دیده دے را بهنگ

<p>تفا چو زده خویان و گزیاں رشت چو غنچه گرت بسته بودے دهن سراسیمه گوید سخن پر گزاف نه بینی که آتش زبان است و بس اگر هست مزد از هنر هنر در اگر مشک خالص تو داری گوی بسوگن گفتن که ز مغربی است بگویند ازین حرف گیراں هزار روا باشد از بولوشینم درند</p>	<p>جهان دیده گفتش اے خود پرست دریده ندیدی چو گل پیرین چو طنبور بیند و یسار لاف تا به تو اس گفتش در نفس هنر ندید و گوید نه صاحب هنر که گر هست خود فاش کرد و بوی چه حاجت محاکم خود ندید که چیست که سندی نه اهل است و آمیزگار که طاقت ندارم که مغرم برند</p>
---	---

حکایت عضد الدوله دیلمی

<p>عضد را پسر سخت رنجور بود یک بار گفتش از روی چند تفتمای مرغ سحرخواں شکست نگهداشت بر طاق بستان سراس پسر مجرم صوبه بستان شناخت بخندید کای بلبل خوش نفس ندارد کسے با تو ناگفته کار چو سندی که چندے زبان بسته بود کسے گبرو آرام دل در کنار مکن عیب خلق اے خردمندش</p>	<p>شکست از خداد پدر دور بود که بجز از مرغان وحشی ز بند که در بند ماند چو زهداں شکست یکے نامور بلبل خوش سراس چو آن مرغ بر طاق ایوان نیافت تو از گفت خود ناند و در نفس دیکن پو گفتی دلپیش بهار ز طعن زبان آواں رسته بود که از صحبت خلق گیرد کنار بعیب خود از خلق مشغول باش</p>
--	---

<p>چو باطل سرایند گمار گوش</p>	<p>چو بے رسته بینی بصیرت رهوش</p>
--------------------------------	-----------------------------------

حکایت در فضیلت ستر پوشی

<p> کہ دیدم قلال صوفی آفاده مشیت گروه سگال حلقہ پیرانش ز گوینده امروز ہم در کشید بکار آید امروز یار شفیع کہ در شرح نمے اشت و برزخ قمار عنان طریقت ندارد پادشست بفکریت فرو رفت چوں خر بکل ز رعیت کہ مشیت اندر آرد بدوش رہ سرکشیدن ز فداں ندید در آورد شهرے پرو عام جوش ز ہے یار سائی و تقوے و دین مرقع لپسی گرو کزده اند کہ این سرگران است و آن نیم مشیت به از شلعت شهر و جوش عوام بنا کام بردش بجائے کہ داشت و خنید طائی و گروز و گفت کہ دهرت نرزد بشهر آبروے </p>	<p> یکے پیش داؤد طائی ز شست نئے آلوده دستار و پیرانش چو فزخده خورایں حکایت شنید زمانے بر آشت و گفت کے رفیق برو زان مقام شنیش بسیار به پشتش بر آرد چو مرداں کہ مشیت زینوشنده شد زین سخن تنگدل نه یار کہ فداں نیگرد بگوش زمانے به پیچید و دزماں ندید میاں بست و به اخنباش بدوش یکے طخه میزد کہ درویش ہیں یکے صوفیاں ہیں کہ مے خورده اند اشارت گناں این و آن را بدست بگردن بر اند کور دشمن حسام یا خورده و روزے بخت گزاشت شب از شرمساری و فکر تحفت مرید آبروے برادر بگوے </p>
--	--

در معنی نا دیدن عجیب کس

<p> بد اندر حق مردم نیک و بد کہ بد مزد را خضم خود مے گنی </p>	<p> گو آکے جو امروز صاحب خرد و گرنیک مزد است بد مے گنی </p>
--	--

ترا هر که گوید فلان کس بداشت که نفل فلان را باید بیا به بد گفتن خلق چوں دم زدی را پیر دانا می شد شهاب یکه آنکه بر خویش خود بین مباش دوم آنکه بر غم بد بین مباش	بغین دال که در پستین خود است درین نفل بد می ترابد عیا اگر راست گوئی سخن هم بدی دو اندرز فرمود بر روی آب دوم آنکه بر غم بد بین مباش
---	--

حکایت

زبان کلد و شصه به رغبت دراز که باد کسا پیش من بد کن گر کنم ز تنگین او کم نبود	بد گفت داند و سر فراز را بد گما در حق خود کن خواهد بجا تو اند فرمود
---	---

حکایت

کسے گفت و پنداشتم طبیعت است بد گفتم اے یار آشفته بوش بناراستی در چه دیدی رهبری چفتا که دزدان تنور کشت ز رغبت چه میخواهد آن ساده مزد	که و زدی بسا ترا رغبت است تنگت آید این داستا بگوش که بر رغبتش مزیت می ریزی بازو می مودی شکم پر کنند که دیواں سیاه کلد و چیزه بخورد
---	--

حکایت

ما در نظر می آزار بود راشتاد را گفتم اے پیر خرد چو من داد معنی دهم در حدیث شنید این سخن پیشوا ب ادب	شب و روز ملهین و تخرار بود فلان یار بر من حسد می برد بر آید بهم اندرون خبیث یمنندی بر آشفته وقت اے عجب
--	---

حسودی چشمت نیاید نه دوست
گر او راه دوزخ گرفت از حس
ندانم که گفتت که غیبت نکوست
ازین راه دیگر تو در دسرسی

حکایت

کسی گفت حجاج مخموره اینست
نترسد همه ز آه و فزاید خلق
جهان دیدم بر بیره دیرینه زاد
کزو داد منظوم مشکین او
تو دست از دس دروزگار پاره
نه بیداد ازو بشو اندر آدم
بدوزخ برده مهر بره را گناه
در کس بغیبت پیش میدود
دلش همچو سنگ سیاه ایست
نماید تو پستان ازو داد خلق
جوان را بیت پند و پیرانه داد
بخوابند و از دیگران بکین او
که خود ز بر دستش کند روزگار
نه نیز از تو غیبت پسند آدم
که پستی پر کند دیوان سیاه
مبادا که نذر بدوزخ رود

حکایت

چه پیش گفت دیوانه مرغوی
من از نام مزدوم برشتی برم
که دانند پروردگان زخرد
رفیق که غائب شد ای نیکو نام
بچه آنکه مالش به باطل خوردند
هر آن کو برد نام مزدوم بخار
که آنقدر تقاضی تو گوید همان
که پیش تو گفتت از پس مزدوم

کسی پیش من در جهان نایب است
که مشکوول شود در جهان نایب است

حکایت

<p>بچه گفت یا صوفی یا صفا گفتنا نخوش که برادر رحمت کسائی که پیغام دشمن بر ما کسے قول دشمن نیارد بدوست نیا رست دشمن جفا گفتنم تو دشمن تری بکاروری بر دهن سخن چیں کند تازه جنگ قدیم از آل بهمنشیں تا توانی گریز سیک چال و مزد اندر و بخت پائے میدان دون جنگ چوں آتش است</p>	<p>ندانی خلالت چه گفت از وفا ندانسته بهتر که دشمن چه گفت ز دشمن رسنا که دشمن ترند جز آنکس که در دشمنی یار اوشت چنان که شاییدن یارزد تنم که دشمن چنیں گفت اندر زمان دشمن آورد نیک مزد سلیم که مر فتنه حقت را گفت نیز به از فتنه از جائے بزدان بجای سخن چیں بدخت بهیزم کش است</p>
--	--

حکایت

<p>که روشن دل و دور بین دیده داشت دیگر پاس فرمان شد داشته که تند و بیرون است و تو غیر گنج گزشت رسنا هم از پادشاه که هر روزت آسایش و کام باد تر از زمان دشمن است این وزیر که بیم و زور از کس ندارد بلام بهیرو دیند آن زور و بیم باز مبادا که نقشش نیاید بدست</p>	<p>بزیاده و میسر پندیده داشت رخصت حق اول بخت داشته رهند مایل سفل بر خلق رنج اگر جانب حق نداری زنگاه سیک رفت پیش ملک با نداد غرض نشو از من نصیحت پذیر کس از خاص لشکر نماند است و عام بشرطیک چوں شاه گردون فراد نخواهد تر ازنده آل خود پرست</p>
---	---

<p> بیکی سوسه دستور دولت پناه که در شریعت دوستی پیش من زین پیش تختش بوسید و گفت چنین خواهم که نامور پادشاه چه حرکت گوید و عهده بیم من خوابی که مردم بصدق در نیاز غنیمت شمارند مردان دعا بشمارند از و شهریار آنچه گفت ز قدر و مکانی که دستور داشت ندیدیم ز غماز سرگشته تر ز نادانی و تیر و زانی که اوست گفت این دال خوش دیگر باره دل میان دو کس آتش افروختن چه سعدی کس ذوق خلوت چشید بگو آنچه دانی سخن سودمند که فزودا پیشماں بر آرد خروش </p>	<p> چشم سیاست رنگ کرد شاه بخاطر چرایی بر اندیش من چه پزیریدی اکنون نشاید رفعت که باشد خلقت همه نیک خواه بفا بیش خواهند از بیم من سرت بشن خواهند و سعادت دران که جوشن گوید پیش زینر بلا عجل قبولیش از تازگی بر شکفت مکانش بقیف رود و قدرش فراشت رنگون طالع و بهشت برگشته تر خلاف افکند در میان دوست و آن اندر میان کور محبت و خجل ز عقل است و خود در میان سخن که از هر دو عالم زبان در کشید و گر هیچکس را نیاید پسند که آیا چپا حق نگوید بگوش </p>
--	--

گفتار در بیان تنزیهیت اولاد

<p> پس چوں زده بر گزشتش زمین بر پیش آتش نشاید فروخت چه خوابی که نامت زماند بجای که گز عقل و رایش نباشد بکس بسا روزگاران که سختی برد </p>	<p> ز نامحربان گو خاثر زمین که تا چشم بر هم زنی خانه سوخت پس را خردندی آموزد و اس درگیری و از تو نماند کس پس چوں پیر نازکش پزورد </p>
--	---

خردمند و پرهیزگارش برابر
 بخودی درش زجر و تعلیم کن
 تو آموز را ذکر تحسین و بزه
 پیاموز به و زده را دست برنج
 مکن نکیه بر دستگاه که هست
 بپایان رسد کیسو بیم و زور
 چه دانی که گردیدن روزگار
 چه بر پستی باشدش دشواری
 ندانی که سعدی مکان از چه یافت
 بخودی بخیزد از جزوگان فغا
 هر آنکس که گردن بفرمان بند
 هر آن طفل کو جوهر آموزگار
 پسر را یکو دار و راحت رسا
 هر آنکس که فروزنده را غم نخورد
 نگه دار ز آموگار بدش
 پسر کو میان قلندر نشست
 درینش مغرور بر هلاک و تلف
 گرش دوست داری بنارش مار
 به نیک و بدش دهنه و عیم کن
 ز تو بپنج و تهنید اشتادیه
 و گر دست داری چو قارون برنج
 که باشد که نعت نماید بدست
 نگردد تهنی کیسه پیشه و زور
 به عزت بگره دانش در دیار
 کجا دست حاجت بردیش کس
 نه ناموس نوشت و نه دریا شکافت
 خدا دادش اندر مروتی صفا
 بس بر نیاید که فرمان دهد
 نه بیند جفا بیند از روزگار
 که چشمش نماید بدست کمال
 دیگر کس غمش خورد و آوازه کرد
 که بدست و بے ره گند چو خودش
 پدر گوید خیرش فرو شوست
 که پیش از پدر مژده به ناخلف

خردمند و پرهیزگارش برابر
 بخودی درش زجر و تعلیم کن
 تو آموز را ذکر تحسین و بزه
 پیاموز به و زده را دست برنج
 مکن نکیه بر دستگاه که هست
 بپایان رسد کیسو بیم و زور
 چه دانی که گردیدن روزگار
 چه بر پستی باشدش دشواری
 ندانی که سعدی مکان از چه یافت
 بخودی بخیزد از جزوگان فغا
 هر آنکس که گردن بفرمان بند
 هر آن طفل کو جوهر آموزگار
 پسر را یکو دار و راحت رسا
 هر آنکس که فروزنده را غم نخورد
 نگه دار ز آموگار بدش
 پسر کو میان قلندر نشست
 درینش مغرور بر هلاک و تلف

گفتار در عدم التفات بر قول اهل دنیا

در از خلق بر خلیفتن بسته ایست
 اگر خود نمایی است و گرنه پرست
 بدامن در آویزدت بد گمان
 نشاید زبان بد اندیش بست

اگر در جهان از جهان رسته ایست
 کس از دستت بجز دبا نداشت
 اگر بر پستی چو ملک و آسمان
 بکوشتن توان دجله را پیش بست

فراهم نشینند تر دامن
 تو را از پرنسپین حق پیچ
 چو رامن شد از بنه یزدین پاک
 بداندیش خلق از حق آگاه نیست
 از آن به بجائے نیاورده اند
 دو کس بر حدیثه نگارند گوش
 یکے پند گیرد و گرنه ناپسند
 فرد مائده در گنج تاریک جاے
 میقدار گر شیر و گرنه رو بهی
 اگر گنج خلوت گریند کس
 مذمت کنندش که زرق است و پیر
 و گرنه خنده و روزه است و آمیزگار
 غنی را به رغبت بکاوند بدست
 و گرنه مزد و دوش در سختی است
 و گرنه کامرانے در آید ز پایے
 که تا چند ازین جا و گرنه دشمنی
 و گرنه شکسته میخواب مایه
 سخاوتش از کینه دندان بزهر
 چو بیند کارے بدست در است
 و گرنه دست بهمت بدای ز کار
 و گرنه ناطق طبل پند یا ده
 تحمل گنار را سخاوتند
 و گرنه در سرش بول مزدانگ است

که این دین خنک است و دامن
 بهل تا نگیرند خلقت به پیچ
 گر اینها نگردند رامن چه پاک
 ز غوغای خلقش سخن راه نیست
 که اول قدم بکے غلط بده اند
 یکے ممکنه چین و دگر مزد و ش
 نه پندارد از حرف گیری پند
 چه ورنه باید از جام گیتی شایے
 کزیناں بزدی و حیلت رهی
 که پند و ایص صفت ندارد بے
 ز مزد چنان میگزید که دیو
 عقیفش ندانند و پند هرگز
 که فروغون اگر هست در عالم است
 بگویند ز اذبار و بدبختی است
 غنیمت شمارند و فضل حلالے
 خوشی را بود در قفا ناخوشی
 سعادت بلندش کند پایے
 که دوش پند و است این فرومایه
 در صفت شمارند و دنیا پرست
 گدا پیشه خوانند و پخته خیار
 و گرنه خامشی نقش گره ماوه
 که بیچاره از بیم سر بر نکرد
 گریزند از و کیس چه دیوانگی است

که مالش مگر موزی دیگر است
 خشم بنده خایند و تن پرورش
 که زینت بر اهل تمیز است عار
 که بد بخت زرد دارد از خود دروغ
 تن خویش را کشتن خوش گند
 که خود را پای راست همچون زنان
 سفر که دکانش سخیانند مزد
 کد امش نهر باشد در لے دفن
 سه سو گشته بخت برگشته اوشت
 زمانه نماندے ز شمشیر بظفر
 که میل زدن بخت و خیزش بین
 بگویند در افتاد چون غریب
 نه تنها زنا مزدوم نیست که

تفت کنندش گر اندک خود هست
 و گر نفرد پاکیزه باشد خوش
 و گر بے تکلف زید مالدار
 زبان در بندش باز چو تیغ
 و گر کاخ و آیواں منقش کند
 بجا آید از دست طعمه زنان
 و گر باز سائے سیاحت مکود
 که نارفته بیرون ز آغوش زن
 جهان دیده را هم پند پوشت
 گرش حظ ز اقبال بود و بهر
 عوب را بخورش کند خنده بین
 و گر زن کند گوید از دست دل
 نه از خود مزدوم ره نیست که

حکایت

که چشم از حیا در بر افکنده بود
 ندارد بهماش به انقیاس خوش
 همو گفت مشکین بخورش بکشت
 سراسیمه خواندند و بنیره لے
 بگویند غیرت ندارد بے
 که فردا دودشت بود پیش پس
 به تشنیه خطی گیرندار گشت
 که دنیا را کوه و حشرت پرورد

غلامی برضرائرم بنده بود
 کسی گفت بهیچ این پسر عقل و هوش
 شبی بر زدم با هم بر فک دشت
 گرت بر کند خشم و دزے ز جله
 و گر بر دباری گنی از کسی
 سخی را باز ز گویند بس
 و گر قانع و خویشتن دار گشت
 که پنچون پدر خواهر این سغله مزد

که پیمبر از جنت دشمن ترست
رگفتار را چاره صبر است و بس

که یارد به کج سلامت نشست
رهائی نیابد کس از دست کس

حکایت

که در وعظ چالاک دمه دانه بود
خط عارضش نحو شتر از خط داشت
و له حرف ابجد نیکو در دست
که دندان پیشین ندارد فلان
کزین جنس بهوده دیگر گوی
ز چندان پسر چشم عقلت و بشت
نه بیند بدی مردم نیک پس
گوش پارسه عصمت بقدر زحمت
بزرگان چه گفتند خد ماصفا
چه در بند خاری تو گدشته بند
نه بیند ز طاعتس مجزایه رشت
که نماید آینه تیره رود
نه حریفی که انگشت برقه رنی
که چشمت فرو دوزد از عیب خویش
چه در خود شناسم که تردانم
چه خود را بتادیل پیشی کنی
پس آنکه بهمسایه گو بد کن
بروون با تو دارم درون باضه
تصرف کن در کره و راستم

جوانی هنر مند و فزانه بود
نکو نام و صاحبول و حق پرست
قوی در بلاغات و در نحو چست
یکه را یکتا نم زد صاحب لال
بر آمد ز سودای من مژده
تو دروے هاش عیب دیدی که بشت
یقین بشنو از من که روز یقین
یکه را که حکم است و تدبیر
بیک خورده پخته برقه جفا
بود خار و گل با هم لے هوش
کر ازشت حوئی بود در سرشت
صفائی بهشت آور لے خیره لے
طریقه طلب که عقوبت رهی
منه عیب خلق آسے فرو بایش
چرا دامن آلوده را حد زخم
نشاید که بر کس دوشی کنی
چه بد ناپسند آید خود مکن
من ار حق شناسم و گر خود لے
چه ظاهر به عفت بیماراشتم

که خجل شود و زیان خودم
 خدایم بسر از تو دانا تر است
 که بنیم بجزم از تو چندی غدا
 یکے سادہ سے بنوید خدایے
 بہ بینی ز دہ عیبش اندر گزر
 جانے فضیلت بر آور بہ پہنچ
 بہ نفرت کند ز اندرون تیاہ
 چو حرفے پہنید بر آرد خردش
 حسد دیدو نیک بینش یکد
 سیاہ و سپید آمد و خوب و زشت
 بخور پستہ معطر و بندہ از پست

تو خاموش اگر من بہ ام یادم
 وگر سیرتم خوب وگر شکر است
 نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب
 نگو کاری از مردم نیک لے
 تو نیز آے عجب ہر کرا یک ہنر
 نہ یک عیب اورا با نکشت تیج
 چو دشمن کہ در شتر سعدی بگاہ
 ندارد بصد مکتبہ لغز گوش
 جز اس علتش نیست کاں بدیند
 نہ مخلوق را صانع باری برشت
 نہ ہر چشم دابر و کہ بینی نگوشت

باب ہشتم در شکر

کہ شکرے ندانم کہ در خورد اوشت
 چگونہ ہر موئے شکرے کنم
 کہ موجود کرد از عدم قبلہ را
 کہ اوصاف مستغرق شان اوشت
 روان و خرد تجشہ و ہوش و دل
 نگر تا چہ تشریف داد ز غیب
 کہ نگاہ است ناپاک رفتن بخاک
 کہ مضطر نگیرد چو زنگار خورد
 اگر مردی از سر بر کن منی

نفس بر نیارم زد از شکر دوست
 عطا کینست ہر موئے زو بر تنم
 ستایش خداداد و بخشندہ را
 کہ کرا قوت و صفت احسان اوشت
 بر بے کہ شخص آفریند ز گل
 ز پشت پدر تا بہایان شیب
 چوپاک آفرینت ہوش باش و پاک
 پیائے پیشان ز آیینہ گرد
 نہ در ابتدا بودی آب منی

کُن تکیه بر زور با زورِ خویش
که یارد بگردش در آورد دست
بجوین حق دامن از سینه خویش
پس از حدادند تو رفیق گوی
ز غیبت مدد میرسد دهم
همه روزی آمد بجویش ز نات
به پستان مادر در آویخت دست
به آرد و هند آیش از شهر خویش
ز انبواب رعد خویش یافت است
دو چشم هم از پرورش گاه است
بهشت است و پستان دروچه شیر
پسر میوه نازیب در برش
پس از بنگری شیر خون دل است
منبرشته دروچه خورشید خویش
بر آیدش دایه پستان به مهر
که پستان شیرین فراموش کند
به نیت فراموش گردد گناه

چو روزی بسنه آوری سینه خویش
چرا حق نماند بینی آینه خود پرست
چو آید بکوشیدنت جگر پیش
بسر زنجی کس نبزد است گوی
تو قائم بخود نیستی یک قدم
نه بلفک زبان بسته برده ز لان
چو نانش هم پند و روزی گشت
خریب که رنج آردش دهر پیش
پس از رشکم پدرش یافت است
دو پستان که از روز دگر او است
کنار و بر مادر دلپذیر
درخت است بالای جاں پرورش
نه رگهای پستان درون دل است
جویش زو برده دماں چویش
چو با زو قوی کرد و دماں سطر
چنان صبرش از شب خاموش کند
تو نیز آید در تو به طفل راه

حکایت

دل درد مندش چو آرد بتانت
که آه سست مهر و ذاموش عند
که تنها ز دست تو خواهم ببرد
گس را نزن از خود محالت نبود

جوانی سرازیر مادر بتانت
چو بچاره شد پیشش آورد هند
نه بزیار و در مانده بودی و خورد
نه در دند شیر و سیه حالت نبود

کہ امروز سالار سر پشیم
 کہ تنوائی از خویشتن دفع مور
 چو کرم لحد خورد پیر و مار
 نازد همه وقت رفتن ز چاه
 و گرنہ تو ہم چشم پوشیده
 بر پشت این صحت در وجود مخد
 حقت عین باطل نمودے بگوش

تو آئی کز آن یک نفس رشیم
 بجائے شوی باز در تفر گور
 و گر دیدہ چو بر فروز در چراغ
 چو پوشیدہ چشمے پوینی کہ راہ
 تو گر شکستہ کردی کہ با دیدہ
 مستم نیاموخت فہم و راے
 گرت متع کردے ولی حق نبوش

حکایت

بگردن درش مکرہ در ہم دتا
 نگشتے سرش تا نگشتے بدن
 مگر کیسوئے ز یوناں زبیں
 و گروے نبودے زمین خوانت شد
 نکرد آن فرومایہ دروے بگاہ
 شنیدم کہ مے رفت و میگفت نرم
 نہ پیچیدے امروز روستے اندیش
 کہ باید کہ بر عود سوزش زنی
 سرو گردنش ہنچھاں شد کہ بوا
 بچشتہ بسیار و کم یا فتنہ
 کہ روز پسین سر بر آبی بچ

نبرد آزمائے ز اہم دتا
 چو پیش فرو رخت گردن بہ تن
 پیر شکاں پمانند گیراں دریں
 سرش باز پیچید و تن راست شد
 و گر توبت آمد بنزدیک شاہ
 خردمند را سر فرو شد ز شرم
 اگر دی نہ پیچیدے گودنش
 ز استاد مخفی نہ نسبت رہی
 یک را یکے عطش آمد ز دود
 بعد از چہ مرد بشتافتہ
 تو ہم گردن از شکستہ منعم پیچ

حکایت

مہ روشن و نہ یقینی

شب از ہر آسایش توت و روز

<p> صبا از برائے تو فرستش دار اگر باد و برف است و باران و سیل ہمہ کار داران فرہ ماں برآمد و مگر تشنہ مانی نہ سختی مجوش ز خاک آورد رنگ و بوسے و طعام غسل دادند از نخل و نخل از ہوا ہمہ نخلبندان بخایند دست خیزد دماہ و پیرویں برائے تواند ز خارت گل آورد و از نافہ مشک بدست خودت چشمت و ابرو و گچشت توانا کہ آن نافرینہا پرورد بجاں گفت باید نفس بر نفس خدایا دلم خویش شد و دیدہ ریش نگویم درد دامن و مور و سرک ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند پر و سقریا دست و دفتر نشوے </p>	<p> ہے گشترا ند بساط بہار و گھر رعد چو گاہ زند بوق تیغ کہ گچتم تو در خاک مے پرورند کہ سقائے ابر آب آرد بدوش ماننا کہ دیدہ و مغز و کام رطب دادند از نخل و نخل از ہوا ز حیرت کہ نخل چنیں کس نہ بست قنادیل سفت سراے تواند زر از کان و برگ ترا چوب مشک کہ محرم با غیار ننواں گزاشت بالوان رنعت چنیں پرورد کہ مشکش نہ کار زبان است و پس کہ مے پیمن انعامت از گفت بیش کہ کویج ملائک بر آوج فلک ز میور ہزاراں کیے گفتہ اند برائے کہ پایاں ندارد مہوے </p>
---	---

حکایت

<p> یکے را عس دست بر لبہ بود بگوش آمدش در شب تیرہ رنگ بخندید دژد سیہ کار و گفت پر و شکر یزدان کن آئے تنگ دست مکن نالہ از بینوائی پسے </p>	<p> ہمیشہ پریشان و دل خستہ بود کہ شخصے ہے نالہ از دست تنگ تو بارے ز دوراں چہ نالہ سخت کہ دستت عس تنگ بریم نہ بست ہجو بینی ز خود بینوا تر کسے </p>
---	---

گفتار در سابقه حکم ازل و توفیق خیر

<p>پس این بنده بر آستان سر نهاد کس از بنده خیرے پیغمبر رسد و بسین تا زبان را که گفتار داد که یکشاده بر آستان و نسی است گر این در مکره دے بر صبه تو باز درین بود پنهاد و در وکے سجود محال است که سر سجود آمد که باشند صدوق دل را کلیه کس از سر دل کے خبر دانسته خبر کے رسیدے سلطان ہوش مگر اسمع دراک دانندہ داد ز سلطان بہ سلطان خبر میرند انراں در نگہ کن کہ تقدیر اوست بہ شرف خبر ہم زو بستان شاه</p>	<p>توفیق او ارات بدل در نهاد گر از حق نہ توفیق خیرے رسد زبان را چہ بینی کہ اقرار داد در معرفت دیدہ آدمی است کینت فہم بودے نشیب و فراز سر آورد دست از عدم در وجود و گرنہ کے از دست مجود آمدے بحکمت زبان داد و گوش آفرید اگر نہ زبان قصہ برداشته و گر نیستے سے جاسوس گوش مرا لفظ شیرین خوانندہ داد مدام این دو چوں حاجباں بردند چہ اندیشی از خود کہ فحکم نکوست برو بوستانباں بہ ایران شاه</p>
---	--

باب ششم در توبہ

<p>مگر حقیقت بودی کہ برباد رفت بہ توبہ رفتن نیز داغی منازیل بہ اعمال نیکو دہند و گر مفلسی شہ ساری بری</p>	<p>بیا آنکے کہ عورت بہفتاد رفت ہم بزرگ بودن سے ساختی قیامت کہ بازار میں نہند بضاعت بچند آنکہ آری بری</p>
--	---

رستی دولت را دل پر آکنده تر
 ندانم که فوید چه حاصل کنی
 پیشدیده آس باده طاعت فرست
 دولت ریش سر بجز غم بود
 نصیحت شمر پنج روزه که هست
 به فریاد و زاری نمان داشته
 سب از ذکر چو سروده جزم گفت
 تو بایست دشت چند فرصت شمار

که بازار چند آنکه آکنده تر
 چو سرمایہ امروز باطل کنی
 با بازار محشر بصاعت فرست
 ز بچه درم پنج اگر کم شود
 چو پنجاه سانت پروں شد ز دست
 اگر مژده رشکیں زبان داشته
 که لے دندہ چوں جنت امکان گفت
 چو مارا به غفلت بشد روزگار

حکایت پیر مزد و محشر بر روزگار جوانی

جوانان نشستم چند سے ہم
 ز شوخی در آئینہ غفلت کئے
 ز دور فکر یل مویش نهار
 نہ چوں مال از خندہ چوں پستہ بود
 چہ در پنج دست نشین بہ درد
 ہ امام دل با جوانان نہ ہم
 جوابش بیکہ تا پہ پہ نہ گفت
 چہیدان درخت پروں را مزد
 شکستہ نمود چوں بز زدی رسید
 بریزد درخت کمن بوگ شکستہ
 کہ بر سایہ ضمہ خلیج پیری دیدہ
 دامد سیر رشتہ خود بد رہ بود
 کہ از تنہم بشتستیم

تہ در جوانی و طیب لغم
 چو بلبل سراپاں چو گل تازہ سے
 جہان دیدہ پیر سے ز ما برکنہ
 چہ گفتن زبان از سخن بشتہ بود
 جولنے بدو گفت کاسے پیر مزد
 یکے سر بہ آر از بر بیان غم
 ہر آورد سر سا نمود از بخت
 چہ باد صبا بر گشتاں وزد
 چہ تا جوان است و سر متوجہ
 ہماراں کہ بید آورد بید مشک
 نزیدہ مرا با جواناں چہید
 بقید اندرم مجرہ بازے کہ بود
 شماراںست نوبت بریں خواں نشست

<p>دگر چشم عیش جوانی مدار نشايد چو بنبیل تاشایه بارغ چه میخوای از باز برکنده بال نظارا کنوں مے دم مہزہ کو کہ گلدسته بند چو پژمرده گشت دگر تکیه بر زندگانی خطا شست کہ پیراں برقد استغاثت بدشت فرد رفت چوں در شد افتاب چنان زشت نبود کہ از پیر خام نہ شرم گناہاں نہ طفلانہ ریشتم یہ از سالہا بر خطا زنیستن یہ از سود و سواہی دادن زودست برد پیر مشکین سپیدی بگور</p>	<p>چو بر سر نیست از بزرگی غبار مرا برفت بارید بر پتہ زارغ کنند جلوه طاووس صاحب جمال مرا غلہ نیک آمد اندر درو گلستان مارا طراوت گزشت مرا مکیه جان پدر بر عصا شست مسلم جواں را نشت بچہ جنت محل سرخ رویم رنگ زرد ناب ہوس پختن از کودک تا تمام مرا مے سپاید چو طفلان گریشت نکو گفت نقشاں کہ ناز یستن ہم از باناداں در کلبہ بشت جواں تا رساند سیاہی بہ نور</p>
--	---

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعیف و پیری

<p>کہ فردا جوانی سیلید بہ پیری چو مہال فروغ است گوئے بزن پدا فتنم کنوں کہ در با ختم کہ ہر روز ازوے شب قند بود تو مے رو کہ بر باد پائی سوار نیارد خواہد بہاے دروست</p>	<p>جوانا رو طاعت امروز گیر فراخ دولت ہشت و نود مے تن من این روز ساقدر نقشاں ختم قضا روزگار مے ز من در بود چہ کوشش کند پیر غریب بار نیکستہ قدح گر بہ بندہ چشت</p>
---	--

گنوں کو قتادت بغفلت و دشت
که گفت به بخوش در انداز تن
بغفلت پدازی ز دست آب پاک
چه از چابکان در دویدن گزو
گر آن باد پایاں پر فتنه تیز
نوبه دست و پا از نشستن بخیز

حکایت در معنی اذراک پیش از فوت

شبه خوابم اندر بیابان کید
شتر با نه اند به هوش و ستیز
مگر دل ز نادانی بزدن نه پس
مرا همچو تو غیاپ خوش در سرشت
تو که غیاپ نوشی بباغ رحیل
فرو گفت طفل شتر سادواں
خفاک هوشیاران فروخته سخت
بره خفاک تا بر آرند سر
سبک مجود سهر و که برخاست شود
چه لیبست در آمد بروی شباب
من آن روز بر کدم از عمر امید
درینا که بگذشت عمر عزیز
گذشت آنچه در ناصوابی گزشت
گنوں وقت ختم است اگر پروی
بشتر رقیامت مرو تنگ دشت
سرت چیت عقل است تدبیر گور

فرد بخت پاسبان دیدن بقید
ز نام شتر بر سرم زد که خیز
که بر سه نخیزی به باغ جرس
و لیکن بیابان به پیش انداخت
نخیزی دیگر کس در سیل
بنزل رسید اولیس کارواں
که پیش از دهل زن رساند رخت
نه بیند ره افتگان را اثر
پس از نقل بیدار بودن چه سود
شبت نوز شد دیده بر کن ز خواب
که افتادم اندر سیاهای سپید
مخوابد گذشت این دم چند نیز
وین نیز دم در نیابی گزشت
گر امید داری که خون بری
که و نه ندارد محبت نشست
گنوں کن که چیست نخورد است مود

چه سود افتد آنرا که سرزمایه خیزد
نه وفتی که سیلاب از سرگزشت
زبان در دهان است عذر سربار
نه همواره گره دو زبان در دهن
که خزه دایکیت بر پره سد نه پهل
که بے مزرع قیمت ندارد قفس
که قرصت عزیز است و الوقت سیف

بمایه توان آسے پسر سود کرده
گوش کوش کاب از کمر درگشت
گشونت که چشم است افشکے پیار
نه پیوسته باشد روان در بدن
نه دانشدگان بشنود امر و نه قول
غنیمت شمار ریس گرگامی نفس
مکن عمر ضائع به افسوس و حیف

حکایت

وگر کس بمرگش گریبان در پی
چه فریاد و زاری رسیدش بگوش
مرگش دست بودے دریدے کن
که روزے دو پیش از تو که دم بسج
که مرگ منت نا توان که دور پیش
نه بر وے که بر خود پیروز دلش
چه نالی که پاک آمد و پاک رفت
که بنگ انت ناپاک رفتن بخاک
نه وفتی که سر رشته بزدت زنت
نشیند بجای تو دیگر کسے
نخای پی برزد والا کفن
چه در ریگ ماند مسود پایے بند
که پایت نرفت است در ریگ گور
که گنبد نباید برو گره دگاں

قضا زنده ما رگ جان برید
چنین گفت بریننده نیز هوش
نه دست شما مرده بر خویشتن
که چندین نه بیمار و دردم پیچ
فراموش کردی مگر مرگ خویش
محقق چه بر مرده ریزد گلش
نه بهر آن طفلے که در خاک رفت
تو پاک آدمی بر خند باش دیاک
گشوں باید ریس مزرع راپایے بنت
نشستی بجای وگر کس بے
اگر بهنوائی وگر تیغ زن
خیز و خش گر بگسلاند کمنه
ترا نیز چنداں بود دست زور
منه دل بریں سانچ مرده مکاں

چو دی رفت و فردا نیاید بدست حساب از عیسی یک نفس کن که هست

حکایت

بیان دو تن دشمنی بود و جنگ
 ز دیدار هم تا بحدی رما
 یکے را اجل بر سر آورد جیش
 بد اندیش وے را دودن شاد گشت
 شمشیر گورش در اندوده دید
 ز روستی عداوت ببار روستی نذر
 سر تا جور دیدش اندر مخاک
 و جودش بگر فتار دندان گور
 ز دور فلک بدر روستی پلال
 کف دست سر پیچ زور مند
 چنانش برو رحمت آمد ز دل
 پشیمان شد از که دو حوے زشت
 سخن شادمانی بر لب کس
 شنید این سخن عابد هوشیار
 عجب گر تو رحمت نیازی برو
 تن ما شود نیز روزه چنان
 مگر در دل دوست رستم آیدم
 بجای رسد کار مرد و زود
 زدم تیشه یک روز بر تنی خاک
 که ز نهار اگر مردی آیدت تر

سراز ریز بر یک دیگر چون بنگ
 که بر سر دو تنگ آمدی آسمان
 سر آمد برو روزگار این عیش
 بگورش پس از مدتی بر گرفت
 که رفتی ملبش ز اندوده دید
 یکے تنه بر کنش از روستی گور
 دو چشم جها بینش آگنده خاک
 تنش طعنه کردم و تا ساج موب
 ز جور زما سر و قدش خلال
 جدا کرده ایام بندش ز بند
 که بپرشت بر خاکش از گره پیکل
 بفرمود بر شکی گورش بپرشت
 که دهرت پس از روستی غاند به
 بنالید کاسی قادی که دگار
 که بگریخت دشمن بزاری برو
 که بروی بسوزد دل دشمنان
 چو بیند که دشمن بپشتایدم
 که گوئی درو دیده بگریز نبود
 بگوش آدم ناله دزدانک
 که چشم و عینا گوش و روستی است و سر

حکایت پدر و دختر

شبِ حُفَّتہ بُودم بعزمِ سفر
برآمد یکے سہنگیں بادِ گرد
برہ بریکے دخترِ خانہ بُود
پدرِ تفتش آے ناغہیں چہرمن
بچنداں نشیند دریں دیدہ گرد
ترا نفسِ رعنا چو سرکشِ ستور
اجلِ نکستِ عسلاند یہ کیب
خبر داری از اُسٹخوانیِ تفس
چو مرغ از تفس رفت و پستِ کید
نگہدارِ دُرُصت کہ عالمِ دیمت
سکندر کہ بری لمے صم داشت
مبسترِ نبودش کردو عالمے
برقندہ و ہر کس دُرود آسجہ کشت
چرا دلِ برہی کارواں گہ نیم
پس از ماہیں گلِ وہد بستان
دلِ اندرِ دلا رام دُنیا مہند
چو در خاکدانِ لحدِ حُفَّتِ مزد
سرازِ جیبِ عقلت برادرِ گنوں
تو چوں خواہی آمد بشیر از در
پس آے خاکسایِ گنہ عتقِ ریب
ہراں از دو سر چشمہ دیدہ جسے

گر فتم پڑے کاروانے سحر
کہ بر چشمِ مزدّم جہاں تیرہ کوہ
برغیرِ غبار از پدے زرد
کہ شوریدہ داری دل از ہرمن
کہ بازش برغیرِ توں پاک کرد
دواں مے برد تا بسرِ شیبِ گور
عناں باز نہ توں گرفت از نشیب
کہ جانِ تو مرغِ اشت و تماشِ نفس
دگر رہ مگر ددہ سچے تو صید
دے پیش دانا بہ از عالمِ اشت
در آندم کہ بگوشت و عالمِ گزاشت
ستانند و تملت دہندش دے
نماند بجز نامِ نیکو و زشت
کہ یاراں بر رفتند و ما ہر رہیم
نشینند با یکدگر دوستان
کہ تفتشت با کس کہ دلِ بر مکتد
قیامت بقیشتان از روے گرد
کہ فرہدا نماند بہ حسرتِ گنوں
سر و تنِ بشوئی نہ مگر و سفر
سفر کردہ خواہی بشہرِ غریب
ہر آلائیے داری از خودِ بشوے

حکایت

<p>یکے بزد بر پاؤ شاہے ستیز گر غنار در دشت آں یکہ تیز اگر دوست بر خود نیاز دے تو از دوست گز عاقلی برگز بناچار دشمن بدزدش پوست تو با دوست یکدل شو و یک سخن نہ پندارم ای دشت نامی نکوست</p>	<p>بدشمن سپردش کہ خوش بریز ہے گفت با خود ہزاری و سوز کہ از دست دشمن جفا بھوے کہ دشمن نیارد یکہ در تو کرد رفیقے کہ بر خود پیازد دوست کہ خود بخ دشمن برآوردین بجوشتندوے دشمن آزار دوست</p>
---	--

حکایت

<p>ہے یادم آید نہ عہد صغر بازیچہ مشغول مردم شدم بر آردم از ہول و دشت خروش کہ آے خون چشم آخرت چند بار بہ تنہا نماد شدن طفل خرد تو ہم طفل را ہی بسنے آے فقیر مکن با فردا یہ مردم زشت بغیر کہ پا کاں در آویز چنگ مردہ اس بقوت نہ طفلان کماند بیا موز رفتار زان طفل خرد نہ نجیر تا پار سایاں پرست اگر حاجت داری ایں حلقہ گیر برد خوشہ چیں باش سعدی صفت</p>	<p>کہ عیدے مردوں آدم با پدر در آشوب خلق از پدرم شدم پدر ناگمانم بہار لید گوش مخفتم کہ دشم نہ دامن مدار کہ طفل بود راہ نادیدہ بزد برو دامن نیک مرداں بگیر چو کردی نہ ہیبت فروشنے دشت کہ عارت ندر نہ در پورہ جنگ مشاخ چو دیوار مستقیم آمد کہ چون استعانت بر دیوار بزد کہ در حلقہ پاڑ سایاں نشست کہ سلطان ایں در ندر کردیر کہ گزد آوری خروین معرفت</p>
--	---

حکایت خرمن سوز

<p>یک غلہ سردادہ مرہ تودہ کرد شبے مشت شد و آتش بر فروخت وگرہ روز در خوشه چیدن نشست چو سرگشته دیدند درویش را نخجای که باشی چنیں پیره روز گر از دست عزت شد اندہ بادی نیشہ بود خرمن اندوختن مکن جان من ختم دیں لیزداد چو برگشته بختی در آفتد بہ بند تو پیش از عقوبت در عقوب بر آسازد کہ بیان غفلت سرت</p>	<p>ز تیار وے خاطر آسودہ کرد نگوں بخت کایوہ خرمن بسوخت کہ یک بخور خرمن نمائش بدست یک غفلت پزوردہ خویش را بہ دیوانگی خرمن خجہ مسودہ تو آئی کہ در خرمن آتش زدی پس از خرمن خویشتن سوختن بدہ خرمن نیک نامی بہ باد ازو نیک بختاں رنگہ نہ پند کہ سودے ندادہ فضاں نمریر چوب کہ فردا نماند خجل در بہرت</p>
--	---

حکایت

<p>یکہ متمفق بود بر منکرے نشست از خیالت عرق کردہ لعل شبنمہ ریس سخن پیر روشن رواں نیاید ہمسہ شرم از خویشتن نیاسای از جانب بیچ کس چنان غمزدہ وار از خداوند خویش</p>	<p>مکرہ کرد بہر وے نیکو محضرے کہ آیا بخل عشق از شیخ کوے برہ بر پشورید و غفلت لے جواں کہ حق حاضر و شرم داری نرین برہ جانب حق نگہ دار و پس کہ شرم از بیگانگان بہت و خویش</p>
---	--

حکایت

<p>پایہ می کند گز بہ بر جاے پاک</p>	<p>چو زشتش نماید رچو شہ بہ خاک</p>
-------------------------------------	------------------------------------

<p>نترسی که بر وے رفته دید که از خواجه آریق شود چندگاه بزرعجیر و بندش نیارند باز که از وے گزیرت بود یا گزیر نه و فتنه که مشکوه گردد کتاب که پیش از قیامت غم خود بخورد نشود روشن آیین دل به آه که روز قیامت نترسی نه کس</p>	<p>نه آزادی از ناپسندید میندیش از آن بعد و پیر گناه اگر باز گردد بصدق و نیاز به کیس آدمی با کس به ستیز گنوں گردد باید عمل را حساب کس گزیر چه بد کرد و بد هم نکرد گر آیین از آه گردد سیاه بترس از گناهان خویش پس نفس</p>
--	---

حکایت

<p>دل از دهر فلایع سراز قیاس خوش ریا باں گر گزیرم چه مرغ از قفس تنه چند رشکیں در و پاسه بند نصیحت نگیرند و حق نشنودند مگر اگر جهاں شهنه گیر و چه غم بترس از خدا و متوس از امید نیزدیش از رفیع و یونانیان زبان حسابش نگردد زبیر نیزدیشم از دشمن تیره راس عزیزش یار دارد خداوندگار نه جانداری اُنند بخیر بندگی که گر باز مان ز دد کتری</p>	<p>غریب آدم در سواد حبش بسج سفر کرد و اُمده نفس هره بر یکے دگر و بدیم باشد یکے گفت کاین بندریاں شب رواند چه بر کس نماند نه دشت رستم نکو نام را کس نگیرد اسیر نیارنده عامل غش اُمده ریاں و گر عفتش را از غیب است زیر چه خدمت پسندیده آرم بحال اگر بنده کوشش کند بنده دار و گر کند راسه است در بندگی قدم پیش نه کند ملک پیکری</p>
--	---

حکایت

بزد تا چو طبلش بر آمد نقال
 برو پاڑسائے گزدر کرد و گفت
 گنہ آبرویت نبودے بروز
 کہ شبها بدرگہ برد سوز دل
 شب تو بہ نقویبر روز گنہ
 در عذر خواہاں نہ بندد کریم
 عجب گر بیفتنی نگرفت دست
 وگر شد مسار آب حشرت پیار
 کہ سبیل ندامت نہ شستش غماہ
 کہ ربزد گنہ آب چشمش بے

یکے را بہ چو گاہاں شہ دامن
 شب از بیقارای نیارشت حُفّت
 بشب گر بہ بزدی بر شخنہ سوز
 کسے روزی بخشہ نگردد خجل
 اگر ہوشمند سی ز داود بخواہ
 ہموزد از سر صلیح داری چہ بیم
 کر یے کہ آزدت از نیست ہشت
 اگر بندہ دشت حاجت برآہ
 نیاد ہر یں در کسے عذر خواہ
 نریزد خدا آبرو بے کسے

باب دہم در مناجات

کہ نتوان بر آورد خدا ز رکع
 کہ بے بزرگ ماند ز سہلے سخت
 ز رحمت نکرود و تہیدشت باز
 کہ تو مید گزدد بر آوردہ دشت
 پیا تا بدر گاہ و مشکبں نواز
 کہ بے بزرگ انیس بیش نتوان نشستن
 کہ مجرم آمد از بند گاہ در مجرود
 بہ اُمید عفو خداوند گاہ
 بہ اُحلام و لطف تو نحو کردہ لیم

پیا تا بر آریم دشت ز دل
 بقفل خزاں در نہ بینی درخت
 بر آرد تہی دشتہای زیار
 مہندار انیس در کہ ہرگز نہ ہشت
 ہمہ طاعت آرنہ و مشکبں نیانہ
 چو شاخ ہر ہنہ بر آریم دشت
 خداوند گارا نظر کن بہ مجرود
 گنہ آید از بندہ خاکسار
 کہ بہا بہ ورق تو پزودہ ایم

گذا چوں کرم بیند و لطف و ناز
چو مارا بُلُفیا تو کردی عزیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس
خدا یا به عزت که خوارم کن
مُسلط کن چوں منے بر سرم
بگیتی بتر زین نباشد بدے
مرا شرمساری ز روی تو بس
عزم بر سر آفتد ز تو سایه
اگر تاج بخشی سرا فرادم

مُدد ز دُشمال بخشیده باز
به تحقیرا همیں چشتم داریم ریز
عزیز تو خواری نہ بیند ز کس
به ذلِ گند شرمسارم کن
ز دشت تو به گم عُقوبت برم
جفا بزدان از دشت همچوں غصه
و گم شرمسارم کن پیش کس
بچهرم بگم دستِ پایی
تو بزداہ تا کس نبیند از دم

حکایت

مُتاجات شوریدہ در حرم
میکن که دستم بگیرد کسی
ندارد بجز آستان سرم
رفرد مانده با نفس اتاره ام
که عفلش تواند گر زمن عنال
نمود پلکان نباید ز مود
دنیس دشمنانم پناہ پور
به اوصاف بے عقل و مابذین
مذقین یغرب علیہ السلام
که مود و غار شمارند زن
به صدق جوانان تو خاست
ز نجب دو دشمن به فریاد رس

ستم سے بلشرد چو یاد آورم
کہ مے گفت با حق به زاری بسے
به گلفم و چنواں یا ہراں از درم
تو دانی کہ دشکین و بیچارہ ام
منے تازد این نفس سرکش چنواں
کہ با نفس و شیطان بر آید بہ زور
مزدان راہت کہ راستہ پور
خدا یا به ذات خداوندیت
به بتیک مُتجاج بیت الحرام
به تنبیس مردان شمشیر زن
به طاعت رہبران آراستہ
کہ مارا درواں در طریک نفس

که بے طاعتان را شفاعت کنند
و اگر فتنه رفعت مخدور دار
ز شرم گشته دیده پر پشت پا
ز باقم به وقت شهادت میند
ز بد کرد و دشمن دشت کوتاه دار
بیده دشت برنا پندیده ام
و بید و عدم در هلام بیکه است
که حجت در شفاعت نه پندیدم
گدا را ز شاه ارتقا تے بهشت
بنالم که عفو ت نه رایس وعده داد
که صورت نه بند و دیر و بیکرم
گنبدی کادم در برویم میند
مگر سحر پیش آورم کاسے غنی
غنی را نه هم بود بر فقیر
اگر من ضعیفم پناهم قوی است
چه زور آورد با قضا دشت چند
هچان محنت بس عذر تقصیر ما
چه قوت کند با خدا ای خودی
که محنت چنیں مے رود بر سرم

آسیر راست از آمانیک طاعت کنند
به پا کال کن آلاشیم دور دار
به پیران پشت از عبادت وقتا
که چشم ز کوسه سعادت میند
چه ایش تقویم فرا راه دار
یکه دال ز نا و بینی دیده ام
من آن دژه ام در هوای تو پشت
نه خجسته شیر لطف شفاعت بسم
بدی را نگه کن که بهشت کشت
مرا که رگبری به اوصاف و داد
خدایا به ذلت مرا از درم
ور از جهل غارت شدم روز چند
چه عذر آرم از تنگ نه دامن
فقیرم به مجرم گناهم تبیر
چرا باید از ضعیف عالم رزیت
خدایا به غفلت شکستیم عذر
چه بر خیزد از دست تدبیر ما
همه هر چه کردم تو برهم زدی
نه من سر ز محنت بدرم برم

حکایت

جوابی بگفتش که جبرای پنهانند
که عین شماری که بد کرده ام

بسیه چوده را کس زشت خواند
نه من صورت خویش خود کرده ام

ترا با من از رشتِ مودیم چه کاه
از آنم که بر سرِ پیشانی ز پیش
تو دانائی آخر که قاصد نیم
گرم ره نمائی رسیدم به خیر
جہاں آفرین گر زیاری کند

نه آخر متم زشت و زیبا رنگار
نه کم گزودا کے بندہ پزور نہ پیش
تو انے مطلق توئی من ریکم
وگر گم سخی باز ماتم نو سیر
سجا بندہ پزور گاری کند

حکایت

چہ چویش گفت درویش کوتاه دست
گر او تو بہ بخشد بماند در دست
بحقت که چشمم ز باطل پزور
ز مشکبندیم روستے در خاک رفت
تو یک تویت لے اندر رحمت بہار
ز جہنم دریں مملکت جاہ نیست
تو دانی ضمیر زباں بستگان

کر شب توبہ کزد و سحرگ شکست
کہ پیمان مابے ثبات است و سست
بخورت کہ فزودا بنارم مسوز
غبار گناہم بر افلاک رفت
کہ در پیش باماں تپاید غبار
دیکر بہ ملک وگر ماہ نیست
تو مزہم غنی بر دل غنیمت

حکایت

فہیدم کہ مشتے ز تابِ نبید
بنا لید بر آستانِ کرم
مکون گریہاں گر نقش کہیں
چہ شایسته کردی کہ خواہی رشت
بگفت ریس سخن پزور بگفت مست
عجب داری از لطف پزور دگار
ترا مے گویم کہ محرم پزیر

مقصود مسجد سے در دوید
کہ یا رب بفر دوس اعلیٰ برم
سگ مسجد لے فارغ از عقل و دین
نخے زبیدت ناز با حق زشت
کہ مشتم پزار از من لے خواجہ دست
کہ باشد گنہگار سے امتداد
دو توبہ باز است و حق و تقیر

ہے شرم دارم نہ تلف کریم
 کسے را کہ پیری در آرد نہ پائے
 من آنم نہ پا اندر افتاده پیر
 نگویم بزرگی و جاہم رجش
 اگر یارے اندک زل داند
 تو بیناؤ ما خائف از بیدگر
 بر آورده مودم نہ بیوں خروش
 بنادانی ار بندھاں سرکشند
 اگر جزم بخشی بمقدار وجود
 اگر خشم گیری بقدر گناہ
 گرم دست گیری بجائے رسم
 کہ زور آورد گر تو یاری دہی
 دو خواهند بود بخشش فراق
 عجب گر بود ماہم از دست راست
 دلم میدہد وقت این امید
 عجب دارم از شرم دارد نہ من
 نہ یوسف کہ چندین بلا دید و بند
 گنہ عفو کرد آل یعقوب را
 بکہ دار بد شان مقتید نہ کرد
 نہ تلفت ہمیں چشم داریم نیز

کہ خوانم گنہ پیش عفو عظیم
 چو دشتش نگیرد غجد نہ جاے
 خدایا بہ غفلت تو ام دستگیر
 فروماندگی و پناہم رجش
 بہ نادگر دی شہرہ گرداندم
 کہ تو پزودہ پوشی و ما پزودہ
 تو بینندہ در پزودہ پزودہ
 خدایا نگارں قلم در کشند
 نامہ گرفتارے اندر وجود
 بدوزخ رفت و ترازو خواہ
 دگر بگنی بر نگیرد کسم
 کہ گیرد چو تو رشنگاری دہی
 نداتم گدای دہندم طریق
 کہ از دست من جز کثی برخواست
 کہ حق شرم دارد نہ مجھے سپید
 کہ شرم نمی آید از خویش
 چو محکمش رواں گشت و قدرش بلند
 کہ معنی بود صورت خوب را
 بضاعت مزاجت شان مد کرد
 بدیں بے بضاعت رجش کے عزیز

بضاعت نیا دردم الا امید
 خدایا نہ عفو ممکن نا امید

منتخبات شاہنامہ

گفتار ائمہ فراہم آوزدن شاہنامہ

<p> بر بارخ دانیش ہر رفتہ ائمہ بیابم کہ از ہر شہان نینت سال ہماں سایہ زو بانہ داد سخنور بر شاخ آں سرور سایہ فغن بہ گیتی بہاغم بیستہ یادگار بہ پیماس روش در زمانہ دلیں وگر بر دو رنزد معنی بر دو فراواں بدو ائمہ دوان داستان ازو ہر دو پزودہ ہر دگر دے دلیر و بزرگ و خردمند و باد گوشتہ سخنہا ہمہ باز جُشت </p>	<p> سخن ہر چہ گویم ہم گفتہ اند اگر بر درخت برودند جاے کسے کہ شود زہر نخل بلند تو اغم مگر پایگہ ساختن کزین نامہ نامور شہر یار تو ایں را دروغ و فسانہ ملاں ازو ہر چہ ائمہ خورد با خرد یکے نامہ صمد از گر پانتاں پر آئندہ در دشت ہر موبدے یکے پنتواں بود و ہفتاں نژاد پزود پیدو روزگار محنت </p>
--	---

برباد و در این نامہ را گرد کرد
 در آن نامہ اران و رخ سواں
 کہ ایدوں بہا خوار بگوشتند
 بر ایشان ہمہ روز کنند آوری
 سخفہای شان و گفت جہاں
 یک نامہ نامہ افکند بکن
 بہ او آفرین از کہان و جہاں

نو ہر کشورے موبدے ساخورد
 بہر سبب شان از روزادو کیاں
 کہ گیتی بہ آغاز پچوں داشتند
 چہ گوئہ سر آمد بہ نیک اختری
 بگفتند ہمیشہ یکا یک جہاں
 چو بشنید از ایشان بہر سبب سخن
 چنان یادگارے شد اندر جہاں

گفتار در سرگزشت و قتی شاعر

ہمے خواند خوانندہ بر ہر کسے
 ہماں و شرفان و ہماں را شان
 سخفہ و خوش طبع و روشن رویاں
 از شادماں شد دل انجمن
 ابا بد ہمیشہ بہ پیکار بود
 نہادش بسر بر یکے تیرہ تنگ
 نبود از جہاں و نش یک روز شاد
 بدست یکے بکہدہ بر گشتہ شد
 بگفت و سر آمد برو روزگار
 چنان بخت پدید آمد حقتہ ماند

چہ از دفتر این داستانہا بست
 جہاں ول نہادہ بدیں داستان
 جوئے پیادہ گشادہ زباں
 بنظم آرم این نامہ را گفت من
 جو انیش را نحوے بد یاد بود
 برو تا حقن کرد ناگاہ مرگ
 بدان نحوے بد جان رہبریں بہاد
 یکا یک از بخت برگشتہ شد
 نہ گفتاسب و از جاسب بیتہ ہزلہ
 رفعت او و این نامہ ناگفتہ ماند

بکن عفو یا رب گناہ و را
 بیفراے در حشر جاہ و را

گفتار اندر مہنیا د نہادین کتاب

و اندرز دوست دریں باب

ویل روشن من چو پُر گشت از دے
که رامی نامہ را دشت پیش آدم
بہر رسیدم از ہر کسے بے شمار
مگر خود و رنگم نباشد بے
و دیگر کہ گنجم وفادار نیست
زمانہ سراے پُر از جنگ بود
ہمیں گوئی یک چند بگذاشتم
بہر ہم کسے کش سزاوار بود
نہ تیکو سخن نہ چہ اندر جمال
اگر نہ بودے سخن از خداے
بشہم یکے ہزار ہاں دوست بود
مرا گفت خوب آمد این راے تو
نوشتہ من را ہیں۔ نامہ بہ ہندی
گشادہ زبان و جوانیت ہشت
شو این نامہ خوشرواں باز دے
چو آورد این نامہ نزدیکو من

سوی تخت شاہ جہاں کردے
نہ دفتر بہ گفتار خویش آدم
بہر رسیدم از گزودش گزودگار
بہاید رسیدن بہ جوئی کسے
ہماں رنج را کس خردیار نیست
بجوئی گاہ ہر جہاں تنگ بود
سخن را نہفتہ ہے داغتم
بگفتار این مرا یاد بود
برو آفریں از دکان و دہان
نہی کسے بدے نثر مار ہنماے
تو گفتی کہ با من بیک دوست بود
بہ نیکی خراہ مگر پاسے تو
بہ پیش تو آدم مگر نغوی
سخن گفتن پہلوایت ہشت
ہمیں جوے نزد ہماں آہوے
بر اخروخت این جان تاریک من

اندر ستایش منصور بن محمد

ہمیں نامہ چوں دشت کردم دراز
یکے ہنترے بود گزودن فراز

خبر دشنه و بیدار و روشن روان
 سخن گفتن خوب و آواز نرم
 که جانت سخن بر گمراہی ہے
 یکوشتم نیازت نیادم بہ کس
 کہ از باد ناید بمن ہر نہیب
 از آن نیک دل تاندار از محمد
 کہ تخی بدو یافتہ زیبا و فر
 جو نمرود بود و وقادار بود
 چو از باد سوز سسی در چمن
 در رخ آں کشتی بوز و بالای شاہ
 بدست زنگین مودم کشتاں
 رواں لڑ لڑاں لڑاں بکدوایہ بید
 گجا ہر تن شاہ شد بد سگال
 نہ کشتی رواں سوے داد آدم
 اگر گفتہ آید بشاہاں بسیار
 روانم بدیں شاد و پدراں شد
 دلم گشت از پیشہ او راہ و شاد
 بنام شہنشاہ گزیدن فرانہ

جوان بود از گویہ پہلوواں
 خداوند راے و خداوند شرم
 مرا گفت کہ من چہ آید ہے
 بچیزے کہ باشد مرا دسترس
 ہے داشتہم جوں یکے تازہ سیب
 بکیواں رسیدم ز خاک نژند
 پشتمش ہماں خاک و ہم بیم و در
 سراسر جہاں پیش او غبار بود
 چنان نامور گم شد از الجمن
 در رخ آں کر بندہ آں گود گاہ
 نہ ز زندہ رہیم نہ ز مردہ نشان
 تر گرفتار دل زو شدہ نا امید
 رستم باد بر جان آں ماہ و سال
 یکے پند آں شاہ یاد آورم
 مرا گفت کاہیں نامہ شہر یار
 دل من بگفتار او رام شد
 چو جان رہی پند او کرد یاد
 بدیں نامہ من دشت کردم دراز

در ستایش سلطان محمود

چمنو شہر یارے قیامد بپردہ
 جہاندار و پیچو پدہ و بیدار محنت
 زمین شد بکندہ دار تا بندہ حاج

جہاں آفریں تا جہاں آفرید
 خداوند تاج و خداوند تخت
 جو خورشید بر گاہ و محمود تاج

چه گوئی که مخور شد تابان که بود
 با تو افتادیم آن شاه و پیروز تخت
 ز خادم بیداشت تا با تخت
 مرا تخت تخت بیدار نشست
 بجز در انصاف آمد زمان سخن
 بر اندیشد شهریار ز بهی
 دل من چه دور اندر آن بیره شب
 چنان دید روشن روانم بخواب
 امه درو سیه گیتی شب لاخورد
 در دخت بر سان دیبا شد
 ز شمشیر برو شهریار سه به راه
 رده بر کشیده پیاه از دو میل
 بیک پاک و شور پیشش پیاسه
 مرا خیره گشته سرانده فر شاه
 چه آن چهره خسروی ز دیده
 که این جیغ دماه است یا تاج و گاه
 بیکه تخت این شاه روم است دیشد
 به ایران و نودان دورا برده اند
 بیار است محضه نهی را به داد
 جهاندار محمود شاه یزدگ
 ز کشمیر تا پیش دریاسه چس
 چون کودک لب اندر شیر مادر نشست
 تو نیز آفریس کن که گویند

کرد و در جهان روشنائی فرود
 درماد از بر تاج فر شید تخت
 پیوید آمد اندر از کان زده
 بمقتل اندر اندیشه بسیار نشست
 انوار تو شود زنده تا به سخن
 به خفتن شیه دل پر اند آفریس
 ز خفتن کشاده دل و بشن لب
 که ز خفته شسته بر آمد تر آب
 از آن شمع گشته چو یاقوت نرود
 بیکه تخت پیروزه بیدار شد
 بیکه تاج بر سر سیمایه نکند
 بدست چیش مفت صد زنده و پیل
 به داد و به نیرین شاه را در شک
 و زان زنده پیلان و چندان سپاه
 انوار ناکه اراں رهبر سید رس
 ستاره است پیش اندرین با سپاه
 ز رفیع تا پیش دریاسه رسد
 به راسه و بفرمان از زنده اند
 بیدار تخت زان تاج بر سر نهاد
 به آفریند آرد همه پیش و دگر
 برو شهریاران گشته آفریس
 به گهواره محمود گوید نشست
 بدو نام جاوید جویند

بیار دگر شستن زیر پیمان او سے
 چو مایہ شب تیرہ بودم بہ پایے
 نبودم درم جاں بر افشاندہ ام
 کہ آوازہ اش در جہاں فروغ است
 بر آں سخت بیدار تاج و تکیہ
 ہوا پُر نہ اثر و نہیں پُر نگار
 جہاں شد یکصدارہ بایضہ و رم
 جہاں شادمان از ویل فادہ است
 بر دم اندروں تیز دم از دہشت
 بکف اہو بہمن بہ دل روم و بیل
 چو دینار خوار است بر چشم لعل
 نہ دِل تیرہ دارد ز دم و نہ رنج
 از آزاد و از نیک ول بزرگوار
 بقدمان بدستہ کمر استوار
 رواں نام شاں بر ہمہ رہبرے

تہجد کسے سر نہ فرمان او سے
 بچو بیدار گشتہ بہشتہ نہ جاے
 بر آں شہزادہ آفریں خواندہ ام
 بدل گشتہ راس خواب را پانچ است
 برو آفریں کو کند آفریں
 ز فرش جہاں شد چو بارخ بہار
 ز اثر اندر آمد بہنگام غم
 بہ ایماں ہمہ خوبی از داد دوست
 بہ برم اندروں آسمان وفا شست
 بہ تن زندہ بیل و بجاں بہر میل
 سر سخت بد خواہ با خشم او سے
 نہ کند آوری گیرد از تاج و گنج
 ہر آنکس کہ دارد ز ہزدادگان
 شہنشاہ را سر بسر دوست دار
 شدہ ہر یکے شاہ ہر کشورے

بر سخت نشستن جمشید پسر طہمورث و پیداکردن

آلات جنگ و آموختن و یکم ہنر را را بہ مردم

پسر شد بجایے پدر نامدار
 کمر بستہ و دِل پُر از پیشہ لعل
 بہ رستم کیاں بر سرش تاج زد
 جہاں سر بسر گشتہ او را رہی

چو رفت از رمیاں نامور شہزادہ
 گرا تراہ جمشید فروزد او سے
 بر آمد بر آں سخت فروغ پدر
 کمر بستہ با ذی شاہنشہ

زمانه بد آسود اند داوری
 جهان را فروزده بدو آبرو می
 منم گفت با خرد ایزدی
 بدان را ز بد دشت کوه گم
 نخست آلت جنگ را دشت بزد
 بفرستی نزم کرد آهنا
 چون خندان و چون دوزخ و بر گشتوان
 بدین اندرون سال پنجاه رنج
 و گر پنج اندیشه جنگ کرد
 ز کتان و ابریشم و مخم و قز
 پیاموخت شاه رستم و تاختن
 چو شد یافته شششتن و دوشستن
 چو این کرده شد ساند دیگر نهاد
 ز هر پیشه در انجمن گردد کرد
 گردی که کانونیای خوانیش
 جدا کرد شاه اند میان گروه
 بدان تا پریشان شود کار شاه
 صفی بر دگر دشت پشاندند
 شجای شیر مردان جنگ آور اند
 کز ایشان بود تحت شاهی بکلی
 نمودی رسد دیگر گروه را شناس
 بکارند و در زند و خود بدرونند
 ز فرمان سرانده خود زنده پیش

به فرمان او دلب و مرغ و پری
 فروزان شده تحت شاهی بدو
 بهم شهزادگی و هم مهر پری
 روان را سوسه روشنی ره گم
 در نام مجنتن به گزیدان سپرد
 چو خود و زنده کرد و چو جوشنا
 هم کرد پیردا به روشن روان
 ببرد و ازین ساز نهاد گنج
 که پوشند بهنگام جنگ و بزد
 نصب کرد پیرمایه دیبا و خز
 تار اندرون پود را بافتن
 گرفتند ازو بکسر آموختن
 زمانه بدو شاد و او نیز شاد
 بدین اندرون سال پنجاه خیزد
 به رسم پرستش گاه داریش
 پرستنده را جایگاه کرد کوه
 توان پیش روشن جهاندارش
 همه نام رئیساریان خواندند
 گردیدند لشکر و کشور اند
 در ایشان بود نام مودی بکلی
 گنج نیست بر کس از ایشان سیاس
 بگاه خویش سرورنش نشوند
 ز آواز بیغاره آسوده گوش

بر آسوده از داور و گفت و گوئی
چه گفت آن سبکدوش آزاد مرد
چهارم که خوانند اهنو خوشی
کجا کار شان همگنان پیشه بود
بدین اندرون سال پنجاه نیز
ازین هر یک را یک پایگاه
که تا هر کس اندر او خویش را
ازاں پس که اینها شد آراشته
ز خارا گهر جشت یک روزگار
بچنگ آمدش چند گوند گهر
ز خارا بافتن بر دهن آردید
وگر بویهای خوش آمد و باز
چو بان و چو کافور و چو مشک ناب
پیش لشی و در مان هر درد مندر
همه رازها نیز کرد آشکار
گزم کرد از ازاں پس بکشتی بر آب
چنین سال پنجه روزه نیز
همان کرد و نهها چو آمد پدید
چو آن کارهای وای آمد بملک
بقدر کیانی یک تخت ساخت
چو خورشید تابان میان هوا
جهاں افشمن شد بر تخت او
به جمنید بر گوهر افشاندند

تن آباد و آباد گیتی بدو
که آزاده را کاپلی بند کرد
هماں دخت و زناں ابا سرکشی
رواں شان همیشه میر اندیشه بود
ز سحر و جادو و جادو بسیار و جید
سزاوار پند و دینمود راه
به پند پند کم و بیش را
شهنشاه با دانش و خواسته
همی کرد زو روشنی خوانندار
چو یاقوت و بجایه و سیم وزر
شد آراشته بند را کلبه
که دارم مردم بیویش رها
چو عود و چو عطر و چو دهن گلاب
در تشه رشتی و راه گزم
جهاں را نیامد چنود خواستار
ز کشور به کشور بر آمد شتاب
تدید اندهنر بر خرد بسته چیز
به گیتی مجز از خویشین را ندید
ز جاسی دی بر تر آفرید پاس
چه مایه بد گوهر اهد رشافت
شسته بر د شاه قوماں روا
ازاں بر شده فرد بخت او
مر آن روزه را روز و خواندند

<p>سر سال نو هرگز فرد و پس بنوروز نو شاه گیتی فرور بزرگان به شادی پیا را هشتاد چنین جشن فرسخ از آن روزگار چنین سال سی صد هجرت کار نیارشت کس کرد بیکار سئ بقوامش مردم نهاده و گوش چنین تا بر آمد برین سالیان جهان مبد بآرام زان شاد کام</p>	<p>بر آسوده از رنج تن دل زبک بر آن تخت نشست بغیر و روز مے و رُود و را شکران خیر استند رسانده از آن خُشرداں یادگار ندیدند موگ اندر آن روزگار نه مبد دردمندی و بیماری نه رادش جهان پیر و آویس نش همه طاقت از شاه فر کیان نه بزرگان بدو نو بخوبی پیام</p>
--	--

برگشتن جمشید از فرمان خدا و برگشتن روزگار از نو

<p>چو چندی بر آمد برین روزگار جهان سر بسر گشته او را دمی یکایک به تخت می پیگرید منی کرد آن شاه بزرگان شناس زکراتایگان را ز لشکر رنجواند چنین گفت با سائو زده جهان همن در جهان از من آمد پدید جهان را بخوبی من آراشتم خور و خواب و آرام تا از من است بزرگی و دهمیم و شاهای داشت بداد و دزدان جهان گشت داشت جز از من که بزر داشت مرگ از کس</p>	<p>ندیدند جز خوبی از شهریار رنشته جهاندار با فرهای به گیتی جز از خویشتن کس ندید ز بزرگان به پیچید و شد تا پیاس چه مایه سخن پیش ایشان برانند که نیز خویشتن را ندانم جهان چو من تا بخور تخت شاهای ندید ز رُوسه زبک رنج من کاشتم همان پریشش و کام تا از من است که گوید که نیز من کس یا دشمن است که بیماری و مرگ کس را نکاشت زگر بر زمین شاه یا شد بے</p>
---	--

یمن یکرود هر که آهمن است
 مرا بخاند باید جہاں آفریں
 چرا کس نیارست گفتن نہ چوں
 گفت و جہاں شد میرا ز گفت و گوی
 پر آئندہ گفتند یکسر رسپاہ
 شکست اندر آورد و برگشت کار
 چو مختصر شدی بندگی را بکوش
 بدیش اندر آید نہ ہر سو ہراس
 ہے کاشت زو فرستہ بیتی فروزہ
 بدانت و شد شاہ باترس و پاک
 ہاں دزد و دغاں نہ بدند لے
 ہے کزد پوزیش میر کزد کار
 بر آوردہ بر سے شکوہ بدی

شہار ازمن ہوش و جاں دقت است
 گر ایدوں کہ دایند من کزوم این
 ہمہ موبداں سرنگندہ رنگوں
 چو این گفتہ شد فریزداں از سے
 رسہ و ریشت سال از در باہگاہ
 منی چوں پیر پیرشت با کردگار
 چہ گفت آن سخن گوے باترس و پیش
 بہ یزدوں ہر آہن کہ شد ناسپاس
 بہ جہشید بر تیرہ گوں گفت آرد
 از د پاک یزدوں چو شد خشنک
 چو آئندہ شد پاک یزدوں اندے
 ہے رائد جہشید خون در کنار
 ہے کاشت زو فرستہ ایزدی

داستان فریدوں

بخش کردن فریدوں جہاں را بہ پسراں خود

بسہ ہزہ کزد آفریدوں جہاں
 رسوم دشت گودان و راہاں نہیں
 ہمہ روم و خاور مرا ادا نہاید
 گر از ان سوے خاور اندر کشید
 ہے خواندندیش خاور خدای

رفتند چو بیرون کشید از نہاں
 کے روم و خاور و گر شوک و چین
 بخشیں بہ سلم اندرون پیکرید
 بغر نمود تا لشکرے بر کشید
 بہ تخت کیاں اندر آورد پاسے

دگر تُو را داد تُو را زبیں
یکے لشکرے نام زد کرد شاه
سیاہ بہ تخت کئی بر نشست
بُزُرگاں برو گوہر افشا نند
وز آں پس چو نوبت باریج رسید
ہم را بیان دہم دشت بیزہ و فیض
بدو داد کو را سزا و بد تاج
سراں را کہ بد پوش و خد ہنگ و لے
نشستند ہر سہ با دام شاہ
بر آمد بریں روزگارے دراز
فرخ وین خزانہ شد سال خورد
بریں گوئہ گردد سراسر سخن
چو آمد بکار اندر دہوں زبیرگی
نگوئوں باز گردم بکو داد و سلم

دُرا کرد سالارِ تکران و چین
کشید آئینکے تُو را لشکر براہ
کہ بر میاں بہت و بکشد دست
جہاں پاک تُو را شہش خوانند
سر او را پدر شہر را بریں گزید
ہماں تخت شاہی و تاج سراں
ہماں تیغ و چہرہ ہماں تخت علاج
مرا و را چہ خوانند را بریں گھٹک
چُناں موز بانانِ محض و رشاد
زمانہ بدل در ہے داشت راز
بیارغ بہار اندر آورد گرد
شہود سست نبڑو چو گرد دہن
رگر فتنہ پڑو مایگاں زبیرگی
کہ چوں ریخت ز را بریں چہ سخن گزیم

ریشک بزورِ سلم بر ابرج و راے زدن با تُو در کارِ او

دگر گوئہ تر شد بآیین و راے
باندیشہ بہشت با رہنمویں
کہ دادش بکند پسر تاج زدہ
فرشتہ فرشتہ ذی شاہ چیں
کہ جاوید زی خرم و شاد کام

بجائید مر سلم را دل ز جاے
و لہ چوں فرو شد باز اندر دہوں
نبودش پستیدہ بخش پدر
بدل پر زبکی شد برنج پڑو چیں
فرستاد مژدہ برادر پیام

ہیونے بران سوہر اٹھند رُود
 کہ بود از دیش راسے و اندیش دور
 گشت دل روشن از بہ گزینیں
 منیش پست و بالا چو سرو بلبل
 گزینیں گوئے نشینیدی از باستان
 یکے کہنتہ از مارہ آمد بہ سخت
 زمانہ بکھر من اندر خور د
 نزیبہ مگر بر تو اسے پاؤشاہ
 گزینیں ساں پدر کردہ بر ماستم
 یاد میرج دہد گروم و خادر من
 کہ از ما سپہ سالار لیراں نہیں
 معز پدوت اند گویں راسے نیست
 رہیامہ بنزدیک نوران ٹھیلے
 سر فور بے معز پرم باد کرد
 بر آشفٹ ناگاہ چوں تندر شبیر
 بگو این سخن ہمچیں یاد دہ
 ازہیں گوئے بفرشتہ اے دادگر
 سجا بارہ ادھون و بدگش کہشت
 رہیامہ برو اندر آورد دوسے
 ہیونے بر اٹھندہ نزدیک شاہ
 فرشتاد نزدیک شاہ جہاں
 کہ اسے شاہ بینا دل و شاد کام
 بجائے فرونی و جائے رخصب

بگفت آنچہ اندر دل اندیشہ بود
 بنزد برادر چنانکیر نور
 بدان اسے شہنشاہ توکان و چین
 ز گیتی زیاں کردہ مارا پسند
 بہ بیدار دل بنگہ راہی داشتاں
 رسہ فزوند بودیم زبیا بے سخت
 اگر ہنترم من سال و خرد
 گزشتہ زمن سخت و تاج و گلاہ
 سزد گر ہمانیم ہر دو دژم
 چو راہبان و دشت بلان و سمن
 سپارد تیرا دشت توکان و چین
 بدیں بخشش اندر مرا پائے نیست
 ہیونے فرشتاد و بگزارد پاے
 بچہ بی شنودہ ہمہ پیاد کرد
 چو ایں راز بشنید فور و لیر
 چنین داد پاسخ کہ با شہزبار
 کہ مارا بگاہ جوانی پدر
 درخت است ایں خود نشانہ بہشت
 تیرا با من آنتوں بدیں گفت و گوے
 زدن راسے و ہشیار کردن نگاہ
 زباں آورے چہرے کہ اسے ازہاں
 بدو گفت کز من بگو ایں پیام
 تباہد کہ یابد و لاوہ شکیب

که خام آید آسایش اندر هیچ
برهنه شد آن رُوس پوشیده باز
بیزهر اندر آمیخته انگبین
سُخن را نندند آشکارا و راز

نقاید و رنگ اندر پس کار هیچ
فرستاده چو پاشخ آورد باز
رفت ایمن برادر زردم آن زچین
رسیدند پس یک بزرگد فراز

پایان فرستادن سلم و تور به فریدون

سُخن گوسه و پنا دل و یاد گیر
سگالیش گرفتند هر گونه راس
ز شوم پدر و پندگان را پشت
نیاید که یابد ترا باد و گرد
بجز راه رفتنت کاره میاد
خجسته ز هر دو پسر ده دُرود
بباید که باشد بهر دو سرا
نگردد بسیه مُوس گشته رسپید
شود تنگ بر تو سرا و رنگ
ز تابنده خورشید تا تیره خاک
نزدی بهزمان میزدان نگاه
نزدی به بخش آمدن رُوس رانستی
بزرگ آمده نیز بنیاد ز خرد
لجبا دیگر سه زو فرو بزد سر
یکه را بانبر اندر اخراصحتی
بد گشته روشن جهان بین تو
که بر تخت شاهی نه اندر خیر

گزیدند پس موبدے تیز ویر
ز بیگانه پر دخت کز دند جاس
سُخن سلم پیوند کرد از تخت
فرستاده را گفت ده در نورد
برو زود نرد فریدون چو باد
چو آئی بکاخ فریدون خرد
و دیگر بگویش که تزدن خدا
جوان را بود و خرد بیری امید
چو سازی و رنگ اندر پس علی تنگ
جهان مر ترا داد بزدان پاک
بنم باز زو خواستی دشمن در راه
نجستی بجز از کژی و کاستی
رس خورند بودت خردمند و گود
نویدی همنر یا یکے بعشتر
یکه را دم اندر کاستی
یکه ناتج بر سر بیابین تو
نه باز و برام و پدر کمتر سم

ایا داد گر شهنه یار زبیں
 اگر تاج زان تارک بے بها
 بسیاری بد و گوسش از جہاں
 و سگر نہ سواران گزکان و چین
 فراز آدم لشکرے گزدار
 جو بشنید موبد پیام درشت
 بدانسان بزیں اندر آوند پایے
 بدر گاه شاه آفریدوں رسید
 باہر اندر آورده بالایے اوے
 نشسته بدر بر گراں سبکاں
 بیک دشت بر بشت شیر و پلنگ
 ز چنہاں گرا تاہ گزدار و ببر
 سپہریشنت پنداشت ایواں بجایے
 بر قنند بیدار کار آگہاں
 کہ آمد رفتادو نزد شاه
 بغر نمود تا پندہ بزدا شنتند
 بچو چشمش بروے فریدوں رسید
 ببالا چو سزو و چو خورشید روے
 دولب پر ز خندہ دو مخ پر ز شرم
 رفتادہ بجوں وید سجده نمود
 نشاندش فریدوں ہما گم نہ پایے
 بپڑ رسیدش از دو گرامی نخست
 دگر گفت کایں دشت و راہ دراز

میں داد ہرگز مباد آفریں
 شود دور یا بد جہاں زور ہا
 نشیند چو ماسکتہ از تو نہاں
 ہم از روم گردان جو پندہ کیں
 از ایران و راج بر آرم دمار
 زبیں را بوسید و بنمود پشت
 کہ از باد آتش و چنبد نہ جلے
 بر آوردو وید سرنا پدید
 زبیں کوہ تا کوہ پنتایے اوے
 پردہ دروں جائے پرمایگان
 بدست دگر زندہ پیلان جنگ
 خرو شے بر آمد چو آوایے شیر
 بدے لشکرے گردش اندر پایے
 بگفتند یا شهنه یار جہاں
 یکے پرمیش مود با دشتگاه
 نہ اشبش بزرگاہ بگزاشتند
 ہم دیدہ و دل پر از شاه وید
 چو کافر گردو علی مزخ روے
 کیانی نہاں پر نہ گفتار نرم
 سراسر زبیں را بوسہ نمود
 سزاوار کردش یکے خوب جائے
 کہ ہشتاد شاواں دل و نذر دست
 چگونہ سپردی لطیف و فراز

فرستاده گفت آے گرانمایہ شاہ ز ہر کس کہ پڑسی بکام تو آند منم بیدہ شاہ را تا سزا پیام درشت آوریدم بشاہ گویم چو فرمایدم شہزیار بفرمود پس تا زباں بر گشتاد	مبیناد بے تو کسے پیشگاہ ہمہ پاک زندہ بنام تو آند چہیں بر تن خویش تا یازسا فرستندہ پر خشم و من بیگناہ پیام جوانان نا ہو شیار شنیدہ سخن سرسبز کرد یاد
---	--

پیغام گزار دین فرستادہ سلم و تور بہ فریدوں

فریدوں بدو بہن پانند گوش فرستادہ را گفت کاے ہوشیار کہ من چشم خود ہم چہیں دآشتم گو آں دو ناپاک بہنمودہ را ابنہ کہ کردید گوہر پدید ز پند من ار مغز تاں شد رفتی ندارید شرم و نہ ترس از خداے ما بیشتر بقیر گوں بود آدمے پہرے کہ پشت مرا کرد گوز شما را نماند ہماں روزگار بداں بر تریں نام یزدان پاک بہ تخت و گلاہ و بناہید و ماہ یکے انجمن کردم از بھر دواں بسے روزگار اں شد انت اندیش ہمہ راستی خواستم توں سخن	چو بشنید مغزش بر آمد بوش ترا خود نیابت پوزش بکار ہمیں بر دل خویش ہما شتم دو آہز من مغز پانودہ را درو از شما خود بد بئساں منہ چرا از خرد تاں نماند آگہی شما را ہمانا خرد نیست و راے چو سرو سی قد و چوں ماہ روے نشد پشت گردواں بجایست توڑ نماند خمائندہ ہم پایدار بر خستہ خورشید و تاریک خاک کہ من بد نہ کردم شما را نگاہ ستارہ شناسان و ہم مودیاں کہ کردیم بر داد بخش زبیں ز کوشی نہ سر بود پیدانہ بن
---	--

همه تزیین بزدان بد اندر نهان
 چو آباد دادند گیتی به من
 مگر همچو تان غفتم آباد تحت
 شما را کنوں گردل از لای من
 به برینید تا کرد کار بد بشد
 بیکه دانتال گویم از بشعوبید
 چنین گفت با ما سخن رهنمای
 به تحت خرد بر نشست آن تان
 بتوسم که در جنگ ایس از دها
 مرا بخود زیگیتی گره رفیقن است
 و بیکن چنین گوید آن سال خورد
 که چوں از گردن ز دلها رفتی
 کسے کو برادر فرد شد بجاک
 جهاں چوں شما دید و بیند بے
 کنوں هر چه دانید که کردگار
 بگوئید و آن تو شیء ره گنبد
 فرشتا ده بشنید گفتار اوے
 ز پیش زبیدوں چنان باز گفت

سخن گفتن زبیدوں با ابرج از پیغام سلم و تور

شهنشاه فرشت و پشاد راز
 همه بودنی پیش او باز خواند
 ز تاد سوے ما نهادند روے

فرستادو سلم چوں گفت باز
 گرامی جهاں جوے ما باز خواند
 ورا گفت کان دو پسر جنگ جھے

از اختر چنین است شال بنه خود
 و گر شال زدو کشور آشخور است
 برادرت چنداں برادر بود
 بچ پز نموده شد مے رنگین تو
 تو گر پیش شمشیر عذر آدمی
 دو فزون من کن دو گوشت جهان
 گرت سربکار است پیسج کار
 تو گر چاشت رادشت یازی بجم
 نباید ز بختی ترا یار مجت
 رنگ کرد پس ایریج پز هنر
 چنین داد پاسخ که آس شهریار
 که بچاں باد بر ما همی بخزد
 همه پز مراند گل از خواں
 با غار گنج است دوزخ جام رخ
 چون بنظر رخاک است و بالین زخشت
 که هر چند بجزخ از برش بخزد
 خداوند شمشیر و گاه و گیس
 از آن تاجور نامداران پیش
 چو دستور یایم من از شهریار
 نباید مرا تاج و تخت و کلاه
 رنگیم که آس نامداران من
 به پیونده از شهریار نه پس
 به گیتی چه دادید چندین امیه

که باشند شاداں یکدوایر بد
 که آن بوم اما جوشتی مراشت
 گجا مرثرا بر سر افسر بود
 نگردد که نکر و بالین تو
 سرت گردد آسوده از داری
 بدینسان گفتاوند بر من نهان
 در غنج پشایه و بر بند باد
 و گردن خود آس پسر بر تو شام
 بے آزاری و راشتی یار گشت
 بدان مهربان پاک و فرخ پدر
 رنگ کن بدین گزشتش دوزکار
 خردمند مردم چرا غم خود
 گند تیره دیدار روشن رواں
 پس از رخ رفتن ز جاک پیسج
 در خفته چرا باید از روز گشت
 تنش خول خورد بار کیس آورد
 چو مادید پشاید و پند نه پس
 ندیدند کیس اندر آیین خویش
 بهماں بگزرا نم به بد دوزکار
 شوم پیش هر دو دواں بے سپاه
 چناں چو گرامی تن و جان من
 دادید خشم و محو شبه کیس
 رنگ تا چه بد کرد با جمشید

نماندش ہماں بخت و تاج و کمر
 رہا بد چشیدن بد روزگار
 شویم اسیر از یمن بد گماں
 سزاوار نہ را بیکہ کیں آورم
 دلش شادمان شد بدیدار اے
 برادر ہمے نرم جوید تو سوز
 نہ رہ روشنائی نباشد شکیفت
 دلت نہر و یکوہو ایشاں گزید
 ہمہ دگر اندر دم آرد با
 کہ از آفرینش چنبن است ہر
 بر آوے کار و پہرہ دار جلے
 ہر ماسے کا بند با تو براہ
 نویسم فرستہم بدان انجمن
 کہ روشن روانم بدیدار نشست

بفرجام شد ہم نہ گیتی بد
 مرا با شما ہم بفرجام کار
 بیایم با بندہ شادمان
 دل رکنہ در شاں بدیں آورم
 فریدوں چو بختید گفتار اے
 بدو گفت شد آے خرد مقد پور
 مرا ایں سخن یاد باید گرفت
 نہ تو ہم خرد پا صبح آیدں مزید
 ولیکن چو جان و سرے بہا
 چہ پیش آیدش مجر گزایدہ زہر
 ترا اے پسر گر چنبن است لے
 پر شندہ چند از میان سپاہ
 نہ دلد دل انکوں یکے نامہ من
 مگر بارہ بینم ترا تنہا رشت

رفیق ایرج با نامہ فریدوں نزد سلم و تور

بخاور خدا و بسالار چین
 بنزد دو خور شیر گشت بلند
 میان کیاں چوں درخشش گبین
 شدہ آشکارا ہر دو بر زبان
 فروزندہ نامدار افسراں
 کشاید و گنج بیش از امید
 برو خلق گیتی در آورده لے

یکے نامہ بنوشت شاہ زمیں
 چنبن گفت کارں نامہ پند شد
 دو جنگی دو جنگی دو شاہ زمیں
 نہ آں کس کہ ہر گونہ دیدار جہاں
 گم بندہ تیغ و گداز گراں
 نمایندہ شب بروں سپید
 گنوں رہنما گشت آساں بروے

نخواهم همه خوشیستن را نگاه
 رسد فزونند را نخواهم آرام و ناز
 برادر کزو بود دل تاں بدرد
 دواں آمد از بهر آزار تاں
 ریختند شاهای شما را گزید
 ز تخت اندر آمد بزیب بر نشست
 بدان کو بسال از شما کشته است
 گرامیش دایید و توشه خوید
 چو از بودنش بگذرد روز چند
 نهادند بر نام بر مهر شاه
 بشد با تنی چند بر ناو پیر
 چو تنگ اندر آمد بنزد یک شان
 پذیره شدنش با بین خویش
 چو دیدند روستی برادر به مهر
 دو پر خاش جو با یک نیک نغمه
 دو دل پر لرزین یک دل بجای
 با بروج نگه کرد پلستر سپاه
 بے آرام شان دل شد از مهر ای
 سپاه پراکنده شد جفت جفت
 که ایست سزاوار شناختنی
 به لشکر نگه کرد سلم از کراں
 به لشکر که آمد و لے بزرگین
 سر پنده بزدانخت از ایمن

نه آکنده گنج و نه تخت و سپاه
 از آن پس که بزدیم رنج دراز
 و گزچه نژد بر کسے باد سرود
 بجان آرد و مشد ویدار تاں
 چنان کز ره نامداران میرید
 برقت و میاں بندگی را به بشت
 به مهر و نوازندگی در خور است
 چو پزودند تن شد روان پزودید
 فرستید نژد منش از بخت
 با یواں بر رایرج گزین کرد راه
 چنان چو بود راه را ناگزیر
 نبود اگر از راه تاریک شان
 سپه سر بسر بانه بزدند پیش
 یکے تازه تر بر کشادند چهر
 رگرفتند بزرگش نه بر آرزو
 بر رفتند هر رسد به پزوده سرای
 که اوید سزاوار تخت و نگاه
 دل از مهر و دیدید پیر از چهر ای
 همه نام رایرج بید اندر بخت
 جز این را مبادا نگاه دمی
 سرش گشت زان کار پلستر گراں
 چار پند ز چو ابرو دال پیر نه چیں
 خود و نواز بخت با یک زن

نر شاهسی و تاج و تیر هر کشور
 که یک یک سپاه از چه گشتند جفت
 همانا نه کردی به لشکر نگاه
 بیکه چشم نر ایرج نه بر داشتند
 بدان تا بدو بنگرد هر کس
 بدول بر گزیدند پیوند او
 و گزید و دیگر باز آمدن
 بر اندیشه اندیشها بر فرود
 ازین پس جز او را نخواهند شاه
 نه تحت بلند ادفتی زیر پله
 همه شب همه چاره آراشتند

سخن شد بزد و پیده از هر دس
 بنور از میان سخن سلم گفت
 بهنگام باز گشتن نر راه
 که چنداں سجا راه بگذاشتند
 هم از چاره تدبیر کردش بس
 و بیند این فرس و آهسته ای
 سپاه دو شاه از پذیره شدن
 از ایرج دل با هم تیره بود
 سپاه دو کشور چو کز دم نگاه
 اگر پنج او نگسلانی نه جا
 برین گونه از جا بر خاستند

گشته شدن ایرج بدشت برادرانش

رسیده بر آمد بهایوده خواب
 که دیده بشوید هر دو نر شرم
 نهادند سر سوبه پرده سار
 بر از مهر دل پیش ایشان دو به
 سخن بیشتر بر چار رفت و چون
 چرا بر نهادی کلاه روی
 مرا بر در حدیك بسته میان
 بسر بر کمر افسر و نهیر گنج
 همه سوبه کهنه پسر گوسفند کرد
 بیکه خوب تر پاسخ آهسته بین

چو بزد داشت پرده ز پیش آفتاب
 دو پهلو ده را دل بر آن کار گزم
 بر رفتند هر دو گز از نر جل
 چو از نیمه ایرج بره بنگریه
 بر رفتند با او به نیمه در و دل
 بدو گفت تو از تو از ما کسی
 نرا باید ایران و سخت کیان
 برادر که هنتر بخاور بر رخ
 چنبرین بخشش کآن جهات کرد
 چو از تو بشنید ایرج سخن

بدو گفت کاسه رهنم نام جو
 نه تاج سخی خواهی نمکون نه گاه
 من ایراں نخواهم نه خاور نه چین
 بزرگی که در جام آن تیر گشت
 سپهر بلند از کشد زمین تو
 مرا سخت ایراں اگر بود زیر
 سپهر دم شما را کلاه و نگین
 مرا با شما نیست جنگ و نزو
 زمانه نخواهم باز ای تال
 مجز از رهنم نیست آیین من
 چه بکشید نور این همه سر بر
 نیامدش گفتار ایرج پند
 ز کدوسی بخشم اندر آورد پای
 یکایک بر آمد ز جاسه رهنم
 ریزد بر سر خضر و تاج دار
 نیامد گفت ایچ نرس از خدای
 کش مرمر اکست سر انجام کار
 کن خویشتن را ز مردم نمش
 پسندی و هم دانستنی گنی
 بسته گنم زین جهان گوشه
 میازار مورے که فانه کش است
 سیاه اندرون باشد و سنگدل
 بخون برادر چه بندی کمر

اگر کار دل خواهی آرام حبه
 نه نام بزرگی نه ایراں سیاه
 نه شاهی نه کشنده دوسه زمین
 بدان رهنم بر پاید رهنم
 سر انجام خشت است بالین تو
 کنون گشتم از تاج و از تخت سیر
 مداید با من شما نیز رکن
 نباید بمن هیچ دل رنج کرد
 وگر دود مانم ز دیدار تال
 نیاشد مجز از مردمی دین من
 بگفتارش اندر نیارزد سر
 نه نیز آشتی نزد او از خمد
 همیگفت و می جفت هرماں ز جال
 گرفت آن گراں کدوسی ز رهنم
 از و خواست ایرج بجا نرهنم
 نه شرم از پدر خود همین است لاله
 بگیرد بخون منت زور کار
 کین پس نیایی خود از من نشان
 که جان داری و جان رسانی گنی
 بکوشش فراز آدم تو شمع
 که جان دارد و جان پیش خوش است
 که خیال که مورے شود تبدیل
 چه سوزی دل پیر گشت پدر

<p>جہاں خواستی یافتی خوٹں مرید سخن چند بشنید و پاسخ نداد یکے خنجر از موزہ بیڑوں کشید بدان تیز زہر آنگوٹں خنجرش فرود آمد از پای سرو سہی دواں خوٹں بر آں چہرہ انگوٹں سر تاجور از تن پہیل واد جہان پیر و ویش در کنار رہانی ندانم ترا دوست کیست چو شالماں بکینہ کشی خیرہ خبر بیارگند معوش بہ مشک و عیر پینیں گفت کا یک سر آں نیاز گلوں خواہ تاجش وہ و خواہ تخت بر رفتہ باتہ آں دو بیدار شویم</p>	<p>مکن یا جہان پیر یزدان رستید دلش بود پیر خشم و سر پہ زیاد سراپا سے او چادر خوٹں کشید چہے کرد چاک آں کیانی برش گشت آں کر کاو شاہ ہشتی شاہ آں نامور شہزادہ جہاں بہ خنجر جدا کرد و برگشت کار وز آں پس ندادی جہاں زہر باز بر آں آشکارت پہاید گرہ بست از میں دو رستکارہ اندازہ گیر رفتہ نداد نرو جہاں بخش پیر کہ تاج ریا گاہ بدو گفت یارہ شد آں شاخ گفت زبازی درخت یکے سہوہ چین و یکے سہوہ دوم</p>
---	--

آوردن تابوت ابرج نرود فریدیوں

<p>فریدیوں نہادہ دو دیدہ براہ چو ہنگام بر گفتن شاہ بود ہے شاہ را تخت فیروزہ ساخت پیویرہ شدن را بیاراشتند تیمیرہ پیروند و پہیل از درش بیوس اندر میں بود شاہ و سپاہ ہیونے بیڑوں آمد از تیرہ گزہ</p>	<p>سپاہ و کلاہ آژر و مشہ شاہ پیر زان سخن خود کے آگاہ بود ہماں تاج را گوہر اندر نشاخت سے ورود و راہ مشہاں خواستند بہ بستند آفیں ہمہ کشور ش یکے گزہ تیرہ بر آمد زہ راہ رشتہ بر و بر سوارے پزد</p>
---	---

خروشاش بنزادی و دل سُوگوار
 بتابوت زر اندروں پوزنیاں
 ابا نال و آه و بار و بے زرد
 ز تابوت زر نختہ پزداخته
 ز تابوت چوں پوزنیاں بر کشید
 ریختند ز اسب آفریدوں بخاک
 سپید شد رخاں وید کال شد سپید
 چو خشم و پداں گون آمد ز راه
 دیریدہ دُرُفش و رنگسار کوس
 تیریدہ سپید کردہ و دوس پیل
 پیادہ سپید پیادہ سپاہ
 خروشدین پهلوانان بدرد
 بر خود بہتر زمانہ گمان
 بدین گونہ گزرد سما بر سپہنر
 چو دُشمنش رگیی نمایدت چہ
 یکے چند گویم ترا من دُرُشت
 سپید داغ دل شاه با لے نمے
 بر وزے کجا جستن شاهان بدے
 زدیوں سر شاه پلور جوان
 بر آن تخت شاهنشاهی بگداید
 بر افتادہ بر تخت خاک سپاہ
 ہے سوخت کاخ و ہے خست کفے
 رہیاں ما بزنایہ خویش بہ بہت

یکے زرد تابوتش اندر کنار
 رہادہ سر لایمہج اندر رہیاں
 بہ پیش رفیدوں شد آن شوق مزد
 کہ گفتار ادب خیرہ پنداشتند
 بویہ سر لایمہج آمد پدید
 سپہ سر ہر جامہ کز دند چاک
 کہ دیدن و گد گونہ بودش امید
 چچیں باز گفت از پیوہرہ سپاہ
 رُخ نالداراں برنگ آہووس
 پراگندہ بر تازی اسبان شبیل
 پد از خاک بر سر گرفتند راہ
 کنار گوشت بانہ بر آن راہ مزد
 نہ نیکو بود راستی از کماں
 نہ خواہد گدودن چو رنمود چہ
 و گر ددست خوانی نہ بینیش دہر
 دل از دہر گیتی بیایدت شکست
 سوے بارغ لایمہج رہادند کفے
 دُرا بیشتر جشنگاہ آن بدے
 رہادہ بر بر سر گرفتہ نواں
 سر تخت را تیرہ بے شاه دید
 بیکواں بر آمد ثنائ سپاہ
 ہے رخت اشک و ہے کفہ کفے
 نگد آتش اندہ سر اسب نشست

گشتش بر کند و سرواں بسوخت
 زباده سبز ابروج اندر کنار
 ہے گفت کاسے داویر داد گر
 ہ خنجر سرش خستہ در پیش من
 دل ہر دو بیدار آئیں بسوخت
 بدایغ جگہ شاں سمنی آردہ
 ہے خواہم آے داویر کردگار
 کہ از تخم راجہ یکے نثار
 چو راہیں بے گتہ را بریدند سر
 چو رہیم چناں ز آں سپس شاید
 برویں گونہ رگہ ریت چنداں بزار
 زبیں بستر و خاک باہیں اوی
 در بار بستہ گشتادہ زباں
 کس از تاخدا راں بدینسان نمود
 سرت را بریدہ بزور اہرمن
 خروش و فغان و دد چیم پر آب
 سراسر ہمہ رکشورش مود و زن
 ہمہ دیدہ پر آب و دل پر خون
 ہمہ جامہ کردہ کیود و سیاہ
 چہ مایہ چنیں روز یکناشتند
 بر آمد برویں نیز یک چہ گاہ
 فریدوں شیشاں سراسر یکشت
 یکے خوب چہرہ بہر شستہ دید

بیکبارگی چشم شادی بدوخت
 سر خویش کردہ سوے گرد و گار
 بدیں بے گتہ گشتہ اندر یک
 تفتش خوردہ شیران آں انجمن
 کہ ہرگز نہ بیندہ جز تیرہ روز
 کہ بخشایش آرد بہ ایشان دودہ
 کہ چنداں اماں یا ہم از گردگار
 بہ بدینم بدیں کہینم بشتہ بکر
 بے سرو سر آں دو بیداد گر
 کجا خاک بالا بہ یکما بیدم
 ہے تا گیا رشتش اندر کنار
 شدہ تیرہ روشن جہاں بہین اوی
 ہے گفت زار آے نیرودہ جوان
 کہ تو مودی کے نام بزدار کرد
 نعت ما شدہ کام شیراں کفن
 ز ہر دام و دد بزدہ آرام و خواب
 ہر جاے کردہ یکے انجمن
 رشتہ بہ تیمار مرگ اندروں
 رشتہ بائدوہ با سوگ شاہ
 ہے زندگی مرگ پشداشتند
 شیشاں ایسج رگہ کرد شاہ
 ہر آں ماہ رویاں ہے ہرگزشت
 کجا نام او بود ماہ آفرید

کر ایسے ہی بروہتر بسیار داشت
 پری چہرہ را بچہ بہ در جہاں
 از آن خوب رُخ شد دلش پُر امید
 چو ہنگامہ زادون آمد ہرید
 شد اُمید کوتاہ بر شاہ دہان
 جہانے گرفتہ پزد و زدنش
 دنیا را بے لُود اندہ گسار
 مر آن لالہ رخ را ز سرتا پیای
 چو بر رشت و آفرش ہنکام شوی
 نیا نامزد سزو شویش پشتگ
 پشتگ آنکہ بلور بردارش لُود

گوے لُود از حکیم جمشید شاہ
 مزا و ایر شاہی و تخت و کلاہ



[Handwritten signature or mark]

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مضموم کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا۔ اول یاے مچھول کے ماقبل۔ دوسرے یاے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	دیر۔ یکے۔ شاہی +
۸	حرفِ مضموم کے بعد اگر واو مچھول نہیں ہے۔ تو اُس پر پیش لکھا گیا +	شکر
۹	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دور
۱۰	واوِ مچھول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	زور
۱۱	الف۔ واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے۔ اُس پر جوڑم لکھا گیا +	صبر
۱	استقہام کی علامت	؟
۲	زید۔ تعجبِ حسرت۔ دُعا۔ قسم۔ خوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پورے وقفے کی علامت	+
ہدایت۔ جہاں پورا وقفہ ہے۔ وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیکڑنا چاہئے۔ باقی جگہ کم +		

نکات لطیفہ ۲۰۰
۵۵۵

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUHID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY
LALA MOTI RAM, MANAGER.

CALL No.

ACC. No.

AUTHOR

TITLE

1915 5-1

2282

1915 5-1

2282

2282

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

